تاریخ فرخ سیر

و اوائل عہد محمد شاہ

معروف بہ

شاہنامہ منور کلام مصنفہ شیو داس لکھنوی

مرتبہ

پروفیسر سید حسن عسکری

اقبال بک ڈپو، پٹنہ۔۴

تاریخ فرخ سیر

و اوائل عہد محمد شاہ

معروف بہ

شاہ نامہ منور کلام مصنفہ شیوداس لکھنوی

مرتبہ

پروفیسر سید حسن عسکری

اقبال بک ڈپو۔ پٹنہ-٦

مطبوعہ
لیبل لیتھو پریس۔ رمنہ روڈ
پٹنہ ۔ ۴
۱۹۷۴ء

۷۸۶

دیباچہ

آج سے ۲۵-۲۶ سال پہلے مجھے محبی نجیب اشرف صاحب ندوی ایم۔ اے سے ایک نہایت خوش خط لیکن ناقص الطرفین نسخہ شاہ نامہ منور کلام مصنفہ شیو داس لکھنوی کا ملا، میں نے اپنے استاذ محترم آں جہانی سر جدوناتھ سرکار کو اطلاع دی اور موصوف نے ہمت بڑھائی اور تحریری ہدایت بھیجی کہ اس کے اور نسخوں کا پتہ چلا کر ساری کتاب کا مکمل انگریزی ترجمہ کر کے معہ مقدمہ حواشی و اشارات انہیں موصوف کے پاس بھیج دوں تاکہ ان کی وساطت سے گیکواڑ بڑودہ کے سلسلہ اشاعت میں شامل ہو کر زیور طبع سے آراستہ ہو جائے، میں نے رام پور کے نسخہ کی نقل مکرمی عرشی صاحب کے ذریعہ منگوائی جس کا نام اقبال نامہ فرخ سیر ہے۔ کاتب نہایت خوش خط لیکن کچھ حد تک کم سواد تھے، اصل نسخہ بھی نقائص سے خالی نہ تھا اس لیے اس نقل کے بہت سے الفاظ، جملے، اشعار اور عبارتیں عسیر الفہم ثابت ہوئیں۔ ضرورت تھی کہ رام پور جا کر اصل نسخہ سے اس کا مقابلہ کیا جائے لیکن یہ نہ ہوا۔ جب یونیورسٹی گرانٹ کمیشن سے مجھے کچھ کام کرنے کے لیے روپے کی منظوری حاصل کی گئی، مجھے پھر خیال شیو داس لکھنوی کی کتاب کا ہوا اور چند نسخے میں نے لندن، حیدرآباد اور علی گڑھ سے حاصل کیے، اقبال نامہ کا فوٹو گراف اپنا خاص آدمی رام پور بھیج کر منگوایا، اور نسخوں کا بھی پتہ چلا لیکن اُن کے فوٹو یا ان کی نقل دستیاب نہ ہو سکی۔ رام پور کا نسخہ شاہ نامہ سے بالکل مختلف ہے

اور اس کی عبارت سے صاف پتہ چلتا ہے کہ کسی دوسرے ہم عصر شخص کی تالیف ہے، مصنف نے اپنا نام کہیں نہیں دیا ہے، لیکن اپنے رشتہ داروں کا کئی جگہ ذکر کرتا ہے اپنے متعلق بھی کئی اشارات کیے ہیں۔ میدان جنگ میں شیر افگن خان پانی پتی اور خود بادشاہ کے ساتھ اپنی موجودگی کی طرف اشارہ کرتا ہے اس کے متعلق تفصیل سے اس کتاب کے مقدمہ میں کچھ عرض کیا جائے گا۔ جن صاحب نے اقبال نامہ کی کتابت کی تھی نہیں معلوم کس بنا پر اس نام کے آگے " فرخ سیر" کا اضافہ کیا، اصل کتاب میں کسی جگہ بھی اس کا جواز نہیں ملتا اور فرخ سیر کے حالات جو زیادہ تر شیوداس کی کتاب منور کلام سے ماخوذ ہیں اور ۵۰۔۶۰ صفحوں سے آگے نہیں بڑھتے۔ فوٹو کاپی میں کسی دوسرے کے ہاتھ کا لکھا ہوا اور بھی غلط نام " تاریخ محمد معز الدین شاہ" مندرج ہے، معز الدین جہاندار کے متعلق کوئی خاص یا کچھ زیادہ بات اس میں پائی نہیں جاتی۔ ابتداء میں کسی حد تک شیوداس کی کتاب سے استفادہ کیا ہے، لیکن فرخ سیر کی معزولی اور وفات کے بعد اور محمد شاہ کے تقریباً آخری دور تک کے واقعات کو وہ اپنے طور پر مرصع عبارت میں لکھتا ہے، شیوداس کی عبارت کی سلاست و روانی اور سادگی اس میں نہیں پائی جاتی۔ فرخ سیر کے زمانے کے کچھ واقعات کی مزید تفصیلات اور کچھ نئی باتیں اقبال نامہ میں ملتی ہیں جو شاہ نامہ منور کلام میں نہیں پائی جاتیں۔ اقبال نامہ کا انگریزی ترجمہ زیر تکمیل ہے، اور مع مقدمہ اشارات و حواشی شایع کیا جائے گا۔ اور شاہ نامہ منور کلام کا ٹکسٹ چھپ چکا ہے، اس میں بھی ایک سیر حاصل مقدمہ اور زمان و مکان و اشخاص کے متعلق کافی اشارات کی ضرورت تھی، آں جہانی ولیم اروِن کی کتاب لیٹر مغل کی دو جلدیں جو متعدد کتابوں کے مواد کی چھان بین اور ناقدانہ مطالعہ کے بعد مرتب کی گئی ہیں اس ضرورت کو بہت حد تک پوری کر دیتی ہیں۔

خدا بخش خان مرحوم کے کتب خانہ میں شاہ نامہ یا اقبال نامہ کا تو کوئی نسخہ

نہیں ہے، مگر خافی خان کی منتخب اللباب، کامور خاں کا تذکرہ سلاطین چغتہ، مرزا محمد کی تاریخ محمدی اور قاسم لاہوری کی عبرت نامہ اور دوسری کتابیں واقعات کے تقابل و تطابق تفتیش و تصحیح کے لیے بہت مفید ہو سکتی ہیں۔ سردست تو بعض چند باتوں پر اکتفا کی جاتی ہے۔

سب سے پہلے پیش نظر مختلف نسخوں کے اختلافات پر ایک نظر ڈالنا ضروری ہے اور یہ بتانا ہے کہ بہ حیثیت مجموعی حیدرآباد کے کتب خانہ (سرسالار جنگ) کا نسخہ کیوں زیادہ قابل اعتبار ہے۔

قلمی نسخہ بمبئی | یہ نسخہ سرجدوناتھ سرکار کی نظر سے گذر چکا ہے اس لیے کہیں کہیں حاشیے پر موصوف کے ہاتھ سے پنسل سے لکھی ہوئی تاریخ اور واقعات انگریزی میں موجود ہیں۔ کتاب مجلد ہے کاغذ بہت موٹا تعداد مسطور ۱۹ اور صفحات ۴۰۶ ۔ لیکن دس جگہوں میں کہیں دو تین اور کہیں بہت زیادہ اوراق غائب ہیں۔

قلمی نسخہ علی گڑھ | علی گڑھ کا یہ نسخہ لندن کے فوٹو اسٹاٹ کی نقل ہے۔ لیکن متعدد جگہوں پر کاتب نے الفاظ کچھ کے کچھ کر دیئے ہیں۔ کہیں جگہیں ایسی ہیں کہ جہاں دو تین سطریں بھی غائب ہیں۔

فوٹو کاپی برٹش میوزیم | برٹش میوزیم لندن کے نسخہ کا یہ نہایت عمدہ فوٹو گراف ۹۰ اوراق پر مشتمل ہے، تعداد سطور ۱۵ ہے خط عمدہ نستعلیق۔ کاتب نے آخر میں اپنا نام محمد رشید لکھا ہے، تاریخ کتابت مندرج نہیں ہے۔

فوٹو کاپی کتب خانہ سالار جنگ | سب سے بہتر مکمل اور قابل اعتبار سالار جنگ مرحوم کے کتب خانہ کا یہ نسخہ ہے، جس کی فوٹو کاپی کے اوراق کی تعداد ۱۵۰ ہے، صفحات کے سطور کی تعداد کہیں تیرہ اور کہیں چودہ ہے

تمہ عبارت خود کاتب اصلی کے ہاتھ کی لکھی ہوئی حسب ذیل ہے "کیفیت نعایت سال چہارم جلوس میمنت مانوس بادشاہ غازی خدا آگاہ محمد شاہ خلد اللہ ملکہ و سلطانہ برائے یادگاری نوشتم و شاہ نامہ منور کلام را بالاتمام رسانیدم" اور نسخوں میں بھی اختتام کی عبارت ایسی ہی ہے لیکن حیدرآباد کے نسخہ میں نہایت قابل غور اور اہم حسب ذیل اضافہ ہے" تا یادگارے بماند و در وقت خواندن یاد آید بست و دوم ذی قعدہ سنہ جلوس والا...... خلافہ شاہ جہان آباد"۔

آخری سطر کے چند الفاظ فوٹو میں نہ آسکے کیونکہ وہاں پر کاغذ پھٹا ہوا ہے اس کے بعد خلافہ شاہ جہاں آباد صاف طور پر پڑھا جاتا ہے، لیکن بعد کے دو لفظ سیاہ دھبہ آجانے کی وجہ سے ماتیز نہیں ہے، لیکن آخری الفاظ" خلیل خاں ہمراہی امارت و ایالت پناہ نواب سنجر خان،، بالکل واضح ہیں، ممکن ہے کہ کاتب نے اپنا نام لکھا اور ۲۲ رذی قعدہ سنہ محمد شاہی شاید سنہ کتابت ہو گو تیقن کے ساتھ یہ نہیں کہا جا سکتا مگر شبہ ہوتا ہے کہ یہ نسخہ خود مصنف کے ہاتھ کا ہے یا اسی نے کسی سے دہلی میں بیٹھ کر لکھوایا ہو۔

اگلے صفحہ پر ایک قدرے مختلف لیکن خط شکست میں کچھ بیربل اور اکبر کے متعلق ایک لطیفہ کسی نے لکھا ہے، اصل کتاب سے اس کا کوئی واسطہ نہیں ہے، نسخہ بہت کہنہ اور خستہ تھا اور مجلد تھا اس لیے فوٹو میں ایک طرف کے کچھ الفاظ نہیں آسکے لیکن اس معمولی کمی کی تلافی دوسرے نسخوں سے ہو جاتی ہے۔

اب ہم برٹش میوزیم لندن اور سالار جنگ کے نسخوں میں جو اختلافات ہیں اُن میں سے چند کا ذکر کر دینا مناسب سمجھتے ہیں تاکہ ایک کی فوقیت دوسرے پر واضح ہو جائے۔

چند اختلاف عبارت کی فہرست جو برٹش میوزیم لندن اور کتب خانہ سالار جنگ حیدرآباد دکن کے نسخوں میں پائے جاتے ہیں۔ اوراق کے اعداد کا شمار سالار جنگ کے نسخہ کا ہے۔ اشارات س م سالار جنگ۔ ب م برٹش میوزیم

ورق ۴ "واز مصاحبان" س م ۔ "مخاطبان" ب م ۔
" ۴ پرگنہ س م ۔ ترکہ ب م ۔
" ۴ بایزید خیل س م ۔ بازید خیل ب م ۔
" ۸ پنجاہ ہزار سوار س م ۔ پنج ہزار سوار ب م ۔
" " از سرداران س م ۔ از برادران ب م ۔
" ۱۱ شاہزادہ محمد عظیم س م ۔ شاہزادہ عظیم الدین ب م ۔
" ۱۳ از مدتے س م ۔ از بددلی ب م ۔
" " درانجا تغیر نشستہ س م ۔ بغیر نشستہ ب م ۔
" ۱۴ قلعچہ س م ۔ قلعہ ب م ۔
" " از حسن تردد س م ۔ از جنس تردد ب م ۔
" ۱۵ میواتیان س م ۔ نواتیان ب م ۔
" ۱۶ حکم والا بر قید شدید آنہا س م ۔ حکم والا بقید آنہا ب م ۔
" ۱۷ آہنگران را مردم چبوترہ کوتوالی حاضر می داشتند س م ۔ آہنگران را مردم حاضر میداشتند ب م ۔
" " رتن چند س م ۔ ریختند ب م ۔
" ۱۹-۲۰ چور مذکور سوائے جمعیت خود دہ دوازدہ ہزار جنگی از گروہ سناسیان اندرون قلعہ تھون گرفتہ س م ۔ چور مذکور ...... گرفتہ ب م ۔
" ۲۷ ہرگاہ خان مذکور بحضور می آمد نوازش تازہ و عنایت بے اندازہ ممتاز می گشت روز بروز خان مذکور س م ۔ ہرگاہ خان مذکور در دیوان خاص بار یافت ب م ۔
" ۳۷ جان نثار س م ۔ خان نیاز ب م ۔
" ۵۳ با چہار ہزار سوار س م ۔ با ہزار سوار ب م ۔
" ۱۰۳ بموضع نیکھور س م ۔ سیہنڈہ ب م ۔
" ۱۱۹-۱۲۰ خلعت خاصہ و جیغہ مرصع و عرب علی خان و مخلص خان و نعمت خان و جان نثار خان

بہر یک خلعت خاصہ و ہوشیار خان - س ج - خلعت خاصہ و ہوشیار خان ب م -

ورق ۱۲۴ افغانان جلالک س ج - افغانان جدالک ب م -

" ۱۲۵ ہشتم شہر مسطور س ج - بستم شہر مسطور ب م -

" ۱۲۷ و نظام الملک صوبہ جات دکھن و فرمان خلعت خاصہ و سرپیچ مرصع و جیغہ مرصع س ج - و جیغہ مرصع و محمد غازی الدین خاں ب م -

---

آخر میں چند الفاظ اس کتاب اور اس کے مصنف کے متعلق بھی کچھ عرض کر دینا مناسب ہے - ایک ہم عصر اہل سیر یا صاحب تاریخ کی یہ تالیف ہے - اس کی کتاب کی تالیف فرخ سیر کے ابتداء عہد سلطنت سے شروع ہو کر محمد شاہ کے سال چہارم جلوس پر ختم ہو جاتی ہے - لیکن ایک نسخہ کے تتمہ عبارت کی بنا پر بعضوں نے قیاس کیا ہے کہ اس تالیف کا سلسلہ سن بارہ سو سترہ ہجری مطابق ۱۸۰۲ء تک جاری رہا، جس انداز سے ۱۱۲۴ھ سے ۱۱۳۴ھ کے سانحات اور مراسلات کو مولف حوالہ قلم کرتا ہے اور شاہی لشکر کے ساتھ فتح پور سیکری میں اپنی موجودگی کا ذکر ملتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ آنکھوں دیکھی باتیں اور حکام و امراء سے اپنی کسی حد تک وابستگی کی بنا پر سنی ہوئی باتیں اور حقیقی واقعات پر اختصار کے ساتھ روشنی ڈالتا ہے، اگر تینے دنوں وہ زندہ رہا تو محمد شاہ " خلد اللہ ملکہ و سلطانہ " کے چوتھے سال میں اپنا قلم کیوں رکھ دیتا - ڈرسن اور ایلیٹ کی تاریخ جلد ۷ صفحہ ۳۴۱ میں اس کتاب پر ایک مختصر نظر ڈالی گئی ہے - تاریخی واقعات سوانح اور مراسلات ایک سلسلے سے ملتے ہیں لیکن تاریخیں بہت کم دی گئی ہیں - اس کتاب کی سب سے بڑی خصوصیت کے حامل وہ مراسلات، خطوط و فرامین ہیں جسے مولف نے اشخاص متعلقہ یا دفاتر سرکاری سے حاصل کر کے اس میں شامل کیا ہے - مصنف اپنے متعلق کچھ مفید مطلب باتیں نہیں

بتاتا۔ خدا کی تعریف کے بعد اپنے بارے میں خاک سارانہ طور پر حسب ذیل چند اشارات پر اکتفا کرتا ہے "اگر در طاقت و قدرت ایں بے بضاعت ذرہ حقیر عقیدت آساس شیوداس لکھنوی نیست و نہ بود اما چوں مدتے در مجلس والا منشیان عالی فطرت تربیت یافتہ و عمرے در خدمت با فیض نہ برکت بزرگان کسب انشا و اختیار کارہا گذرانید از تاثیر صحبت ایشاں شمہ از اں بقید قلم آورد و بہ شاہ نامہ منور کلام موسوم ساخت از فیض منشیان عظام والا فرجام امید و آرزو دارد کہ ہر جا و ہر کجا سہوے و خطائے کہ خلاصہ بشریت است راہ یافتہ باشد قلم اصلاح بداں جاری فرمایند و منت بر احقر بگذارند"

آگے چل کر صفحہ ۲۴۷ میں ہمیں ایک کام کی بات ملتی ہے، جب سید برادران فتح پور سیکری سے محمد شاہ کو ساتھ لے کر اکبر آباد وارد ہوئے ہمارا سوانح نگار ان کے ساتھ تھا لکھتا ہے "دریں سفر راقم نسخہ با جماعہ یاران از زیارت درگاہ قدوۃ الواصلین حضرت سلیم شاہ چشتی کہ در قصبہ فتح پور سیکری آسودہ اند بہ دو نمونی طالع و بہ مساعدت بخت سعادت حاصل نمود" ایک اور امر جو قابل ذکر ہے، مصنف کا انداز تحریر بوقت اندراج واقعات و مراسلات مثلاً "از روے سوانح الہ آباد بہ عرض رسید"۔ "از روے اتراد وقایع و سوانح خجستہ بنیاد اورنگ آباد بعرض اقدس اعلیٰ رسید" "از روے سوانح و التماس ہرکارہ صوبہ پٹنہ بہ عرض مقدس و معلےٰ رسید" "و خلاصہ مضمون فرمان کہ بطلب خان مشارالیہ (سربلند خان بہادر ناظم صوبہ پٹنا) رفتہ" وغیرہ۔ ظاہر ہے کہ شیوداس لکھنوی کو عمائدین سلطنت سے رسوخ اور دفاتر سرکاری پر کسی طرح دسترس حاصل تھا۔ ہمیں معلوم نہیں ہے کہ خود اس کی حیثیت کیا تھی، محض اتنا مترشح ہوتا ہے کہ وہ ایک صاحب فہم و بصیرت منشی تھا اور بزرگوں کی خدمت میں اس نے فن انشا میں مہارت حاصل اور اخبارات و سوانح کی فراہمی کا ذمہ اپنے سر لیا۔

کسی دوسری جگہ ہندو مورخین شعرا یا منشیان، شعرا نثر نگاران منشیان کی فہرست میں اُس کا نام نظر نہیں آتا اور اُس کے ذاتی حالات پردہ خفا میں مستور ہیں، ممکن ہے کہ اس کتاب کی اشاعت کے بعد کچھ کھوج کی جائے اور کسی جگہ اس کا نام یا ذکر نظر کے سامنے آجائے۔ رام پور کے نسخہ کے مولف نے بھی اس کے متعلق کچھ نہیں لکھا، حالانکہ اُس کی کتاب کے شروع کا حصہ شاہ نامہ منور کلام سے لفظ بہ لفظ ماخوذ ہے، وہ چند مقامات پر ضرورت سے زیادہ اختصار سے کام کیا گیا ہے۔

شیوداس تنہا صاحب بصیر ہے جس نے میر جملہ کے عہد حکومت بہار کا حال بڑی تفصیل سے لکھا ہے۔ نو وارد چغتائی مغلوں کے مظالم کی لرزہ خیز داستان اور عبرت آموز تفصیلات ہمیں کسی دوسری جگہ نہیں ملتی ہیں۔ سادات بارہہ کی کارروائیاں اسے نہ بھائیں، جن الفاظ میں مقتول حسین علی خاں کی لاش کے ساتھ لچوں کی بیہودگی اور فرخ سیر کے جنازے کے واقعات کا ذکر کرتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ باوجود ہندستانی پارٹی کے سربراہ ہونے کے سید برادران سے اُس سے کوئی خاص ہمدردی نہیں تھی۔ اس سے مغلیہ حکومت سے اس کی عقیدت کا اظہار ہوتا ہے۔ جس تفصیل سے وہ جزیہ اور اس کی منسوخی کے جواز اور احکام کا ذکر کرتا ہے، اُس سے اُس کی اپنے ہم مذہبوں سے ہمدردی اور شیفتگی کی غمازی ہوتی ہے۔ مگر وہ واقعات کو کہیں توڑ مروڑ کر پیش نہیں کرتا، اُس نے اپنے طور اس کا خلاصہ اپنی کتاب میں شامل کر دیا۔

جن خصوصیات کی بنا پر شاہنشاہ اورنگ زیب کے پڑپوتوں کی یہ تاریخ انفرادی حیثیت رکھتی ہے اس کا اقتضا تھا کہ اس سے بہت پہلے مکمل صورت میں منظر عام پر لایا جاتا۔

فہرست مضامین

جلی حرفوں میں جابجا لفظ "وقایع" کے تحت خاص خاص واقعات کا اندراج

۴۳ سید عبداللہ کا سلطان محمد ابراہیم خلف شاہزادہ رفیع الشان کی تخت نشینی کا دہلی میں اعلان کرنا۔ سکہ و خطبہ۔ فوجوں کی فراہمی۔ صفحہ ۸۲

۴۴ ۱۳ محرم ۱۱۳۳ ہجری کی جنگ میں عبداللہ خان کی شکست، اس کا اور سلطان ابراہیم کا مقید ہونا۔ صفحہ ۸۹

۴۵ تقسیم خدمات و مناصب وغیرہ۔ صفحہ ۹۳

۴۶ جماعہ ہنود کی وزیر اعتماد الدولہ کے تظلم کے خلاف شکایت، معافی جزیہ، اور یومیہ و معاش کے واگذاشت کی درخواست۔ راجہ جے سنگھ اور گردھر بہادر کی کوششوں سے چار کروڑ حاصل جزیہ کا کل ممالک محروسہ میں معافی کا حکم۔ صفحہ ۹۷

۴۷ نورنجن نقیر کی محمد امین خان وزیر الممالک کے ضرب شلق سے وفات، وزیر کی ایک ہفتہ کے اندر درد شکم سے موت۔ عنایت اللہ خان عالم گیری کو خلعت نیابت وزارت۔ صفحہ ۹۹

۴۸ شیر افگن خان صوبہ دار ملتان اور دوسرے عمائدین حکومت کی زمینداران نرو کی سرکوبی کے لیے تعیناتی۔ مفسدان کی تنبیہہ۔ صفحہ ۱۰۰

۴۹ دلیر خان متبناد محمد خان بنگش ناظم صوبہ الہ آباد کی نواحی سبہندہ میں راجہ ستر سال بندیلہ کے خلاف مہم اور شہادت۔ صفحہ ۱۰۱

۵۰ ۹ شوال ۱۱۳۲ھ روز یکشنبہ کو جشن نوروز کے موقعہ پر امراء کے نذور و پیشکش اور ان پر عنایات خسروانہ۔ صفحہ ۱۰۳

۵۱ راجہ گردھر بہادر ناظم اودھ کے عرض داشت پر تاکیدی احکام کا اجرا کہ سنگھا کو زمیندار خیر آباد پرگنات کھیری و لاہر پور اور اس کے ہم نوا قطاع الطریقان کی غارت گری انہدام مساجد و امتناع اذان اور ملوک شرفاء رعایا پر تعدی اور تصرف املاک کے لیے قرار واقعی سزا دی جائے۔ قلعہ کیتھر کو مسمار کیا جائے اور مفسدین کا استیصال کیا جائے۔ صفحہ ۱۱۰

۵۲ خانہ زاد خان پسر سربلند خان ناظم صوبہ کابل کی جنگ افغانان حید الک میں قابل تحسین کامیابی پر ان کے منصب میں اضافہ خطاب اور دیگر عنایات۔ صفحہ ۱۱۲

اس کے بعد روز بروز کے چھوٹے بڑے احوال بقید تاریخ حوالۂ قلم کئے ہیں جن میں قابل ذکر واقعات حسب ذیل ہیں :-

۱۔ ثابت خان فوجدار سکندرآباد کی فتح سنگھ زمیندار کثیر معمولہ پرگنہ کول پر کامیاب تاخت۔ صفحہ ۱۱۴

۲۔ راجہ اجیت سنگھ راٹھور زمیندار جودھ پور کا صوبہ گجرات و اجمیر سے تغیر اور اور ان پر حید علی خان اور مظفر علی خان کا تقرر۔ صفحہ ۱۱۷

۳۔ اجیت سنگھ کی سرکشی، اجمیر کو خالی نہ کرنا۔ مظفر علی خان کی بے بسی۔ راجہ جے سنگھ کی طرف سے عدم امداد و کومک۔ ۱۱۷

۴۔ چورامن جاٹ کی انتہائی موت۔ اس کے بیٹوں اور جانشینوں کے درمیان نزاع اور خانہ جنگی۔ صفحہ ۱۱۸

۵۔ صوبہ اجمیر میں مظفر علی خان کی جگہ سید نصرت یار خان بارہہ ہفت ہزاری کا تقرر راٹھوروں کا نارنول اور الور میں غلبہ۔ وزیر اور امیر الامراکی نا اہلی۔ بالآخر اجیت سنگھ کا اجمیر کو خالی کرنا۔ صفحہ ۱۱۹

۶۔ بانس بریلی اور سنبل مراد آباد کے نواحی میں روہیلہ افاغنہ کی غارت گری عظمت اللہ خان فوجدار مراد آباد کی ان پر کامیاب تاخت۔ صفحہ ۱۲۰

۷۔ نیل کنٹھ ناگر نایب سعادت خان ناظم اکبرآباد کا محکم سنگھ پسر چورامن جاٹ کے ہاتھوں مارا جانا۔ سعادت خان کی بدن سنگھ برادرزادہ چورامن کی ہمت افزائی کرنا۔ صفحہ ۱۲۱

۸۔ شاہ جہاں آباد میں بارہ روز تک دو تین بار روزانہ زلزلے کے جھٹکے۔ جامع مسجد میں نماز زلزلہ اور دعاء خیر۔ صفحہ ۱۲۲

۹۔ ایک کروڑ اسی لاکھ روپیہ خزانہ بنگالہ مرسلہ جعفر خان عرف مرشد قلی خان کو امراء کا بہ حفاظت پہنچانا۔ صفحہ ۱۲۲

۱۰۔ سال چہارم میں نظام الملک کا عنایت اللہ عالم گیری کی جگہ وزیر الممالک کی حیثیت سے تقرر۔ صفحہ ۱۲۳

۱۱۔ نظام الملک کی وزارت سے راجہ اجیت سنگھ کا مرعوب ہونا۔ عذر خواہی اور حاضری دربار۔ صفحہ ۱۲۸

۱۲ نظام الملک کے ساتھ راجگان چندیری، اوند، نرور اور برادر رام چندلہ پسر راجہ دلپت کا دربار میں آنا۔ صفحہ ۱۳۰

۱۳ نظام الملک کا بعد دریافت کیفیت وتنقیح سررشتہ کاغذات بادشاہ کو مشورہ دینا کہ خلد مکان اورنگ زیب کے دستور و ضوابط کو پھر بروے کار لایا جائے۔ صفحہ ۱۳۲

۱۴ ختا دزد قوم گاؤ قصاب کی ڈاکہ زنی کے واقعات اس کا اسیر کیا جانا حکم قتل۔ شیر سے مقابلہ کا دعویٰ۔ نظام الملک کی راے کہ شیر سے اس کی جنگ جائز نہیں۔ صفحہ ۱۳۳

۱۵ شیخ زادہ قریش خان کی خواجہ سرای شاہی سے نزاع اور حفظ آبرو کے لیے اول الذکر کی بزادیوں سے جنگ اور شہادت۔ صفحہ ۱۳۴

علاوہ بریں تقریباً پچاس شاہی فرامین اور امراء عظام کے مراسلات کا متن کتاب کے مختلف اوراق میں مناسب موقع پر درج کیے گئے ہیں۔ اس میں سے بیشتر رام پور کے نسخے میں بھی موجود ہیں، گو محمد شاہی دور کے اولین چار سال کے سارے مراسلات اس کے لامعلوم مولف نے نہیں دے اور واقعات کی ترتیب اور مواد و عبارت کی نوعیت میں بھی بہت سے اختلافات ہیں ان پر رام پور کے نسخہ کی اشاعت پر اس کے مقدمہ میں روشنی ڈالی جاے گی۔

سنہ ۱۹۶۸ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سپاس بے قیاس ایزد کارسازے بے نیاز بے چون بے چگون بے شبہ و بے نمون صاحب فضل و کرم خداوند معظم منصف مطلق عادل برحق رہ نمائے گمراہان بادیہ ضلالت ہادی طریق دین و ملت مراد بخش حاجت مندان کام بخش آرزوئے مستمندان کہ جمیع کائنات مشمول عنایات اوست و تمامی مخلوقات در ظل حمایت او منتقم حقیقی نامند و منصف تحقیقی خوانند زبان را چہ یارا کہ در وصف ذاتش لب برکشاید و جان را چہ طاقت کہ از عہدہ ادائے شکر عدالت برآید ؎

از دست زبانے کہ برآید — کز عہدہ شکرش بدر آید
اوصاف کرم وے بزبان نگنجد — عدل و لطف وے در بیان نگنجد
ہر چند کنی قصد کہ از فیضش — دریابی در میزان عقل ز ہوش سنجد

تحریر مقدمات تازہ فیض عدالت او کہ موجب تنبیہ جفا کیشان و باعث عبرت کوتہ اندیشان گشتہ اگرچہ در طاقت و قدرت این بے بضاعت ذرہ حقیر عقیدت اساس تشیو داس لکھنوی نیست و نہ بود اما چوں مدتے در مجلس والا منشان عالی فطرت تربیت افتادہ و عمرے در خدمت بافیض و برکت بزرگان در کسب انشاء و اختیار کارہا گذرانیدہ از تاثیر صحبت ایشان شمہ ازاں بقید قلم آوردہ بہ شاہنامہ منور کلام موسوم ساخت از فیض منشیان و نظام والا فرجام امید آن دارد کہ ہر جا و ہر کجا سہوے و خطائے کہ خلاصہ بشریت است راہ یافتہ

باشد قلم اصلاح بران جاری فرمایند و منت بر احقر گذارند ؂

من نوشتم صرف کردم روزگار — من نمانم این بماند یادگار

از عنایات ایزدی و تفقدات صمدی چون انتظام امور سلطنت و سرانجام مهام خلافت بذات بابرکات بادشاه بحر و بر فرخ سیر تعلق گرفت عبداللہ خان و حسین علی خان پسران عبداللہ خان سادات بارہہ کہ در جنگ محمد معز الدین مصدر انواع تردد و جان فشانی بودند مشمول تلطفات و تفضلات شاہنشاہی گردیدند بہ نیروی آسمانی و توجہات خاقانی عبداللہ خان بخدمت وزارت و خطاب قطب الملک بہادر یمین الدولہ ظفر جنگ سپہ سالار یار با وفا و بمنصب ہشت ہزاری ہشت ہزار سوار دو اسپہ سہ اسپہ و جاگیر خلاصہ از صوبہ دار الخلافہ وغیرہ و حسین علی خان بمنصب بخشیگری اول و خطاب امیر الامرا بہادر سپہ سالار منصور جنگ و ہفت ہزاری ہفت ہزار سوار و جاگیر سیر حاصل از صوبہ دار السلطنت لاہور و دار الخلافہ شاہ جہان آباد وغیرہ افتخار یافتند و خواجہ عبداللہ کہ در عہد حضرت خلد مکان منصب قضاء صوبہ بنگالا داشت نسبت معرفت سابق و حسن خدمت و تردد بمنصب ہفت ہزاری ہفت ہزار سوار و جاگیر خلاصہ زرخیز از صوبہ لاہور وغیرہ و بخدمت داروغگی خواصان و غسل خانہ و دیوان خاص وغیرہ خدمات عمدہ حضور عز امتیازی یافت و بخطاب میر جملہ بہادر سر باوج عزت و افتخار بر افراخت و صاحب دار و مدار و اختیار امور سلطنت و منتظم کل کارہای خلافت گشت خواجہ عاصم کہ از امیران جز عہد حضرت خلد مکان و خلد منزل بود و بحلیہ صلاحیت و دیانت آراستگی و از علوم دینیہ بہرہ کمال داشت نیز بمعرفت سابق و ظہور تردد بخدمت بخشیگری مردم والاشاہی و بمنصب ہفت ہزاری ہفت ہزار سوار و جاگیر خلاصہ از صوبہ دار الخلافہ و مستقر الخلافہ وغیرہ امتیاز سے یافتہ بخطاب صمصام الدولہ خان دوران بہادر منصور جنگ مخاطب گشت و از مصاحبان خاص و مخلصان با اختصاص حضرت گردید و چھبیلا رام ناگر برادر دیارام کہ از ہمراہی سلطان اعز الدین خلف محمد معز الدین

از کوره جهان آباد برخاسته باخزانه سعادت ملازمت دریافته شریک جنگ و تردد شده
بمنصب هفت هزاری هفت هزار سوار و بخطاب راجلی و صوبه داری صوبه اوده عز امتیازی
یافت و میر مشرف لکهنوی از همراهیان بخشی الممالک امیر الامرا حسین علی خان بهادر که در
جنگ با برادران خود رفیق حضرت بود مظهر تردد و جان فشانی شده زخمها برداشته
بعنایت خلعت خاصه و منصب پنجهزاری پنج هزار سوار عز امتیازے یافت هرچند از راه عنایت
و مهربانی تکلیف خطاب خانی فرمودند قبول نکرده بر اسم سابق قناعت نمود محمد خان بنگش
آورده قطب الملک یمن الدوله ملازمت نمود به منصب پنج هزاری پنج هزار سوار سرافراز گشت
دلاور خان لکهنوی که پیش از فتح و جنگ سلطانی در صوبه اوده مظهر تردد و جانفشانی گشته
احکام سلطانی و سکه و خطبه رائج بنام نامی ساخته نیز با جمعیت شایسته بحضور رسیده بوساطت
صمصام الدوله خان دوران بهادر سعادت ملازمت دریافته بعنایت خلعت خاصه و جیغه مرصع
و بمنصب دو هزار و پانصدی ذات دو هزار سوار و دو صد سوار منصبدار برادری و بخطاب شمشیر خانی
و جاگیر محال وطن رتبه حاصل نمود خلیل خان بایزید خیل ملیح آبادی از همراهان بخشی الممالک که در
جنگ تردد نمایان کرده زخمها برداشته بود بعنایت خلعت و بمنصب دو هزاری ذات هزار سوار
و جاگیر در صوبه اوده ممتاز گشت و شیخ ثناء الله لکهنوی نیز بوساطت صمصام الدوله ملازمت
نمود به منصب دو هزار و پانصدی ذات و دو هزار سوار منصبدار برادری و پرگنه حویلی لکهنو در جاگیر
سرفرازی یافته بندگان حضرت به کمال همت و سخاوت و عدالت و شجاعت بیشتر به شکار اشتغال
میداشتند و در هفته دو روز شنبه و سه شنبه بلاناغه سوار شده در نواحی دار الخلافه به شکار
می پرداختند **وقایع** چون راجه اجیت سنگه راتهور زمیندار جودهپور بنود کثرت جمعیت
عرایض نیاز مبارکباد با پیشکش و نثار بدرگاه گیتی پناه ارسال نداشته به بخشی الممالک امیر الامرا
بهادر به استیصال راجه مذکور حکم والا زینت نفاذ یافت امیر الامرا بهادر بعض مطالب خود را
معروض داشته جمیع مطالب ملتمسه او درجه پذیرائی یافته چهل امیر از هزاری تا پنج هزاری تعینات

او فرمودند و سه کرور روپیه نقد از خزانه عامره و پنجاه زنجیر فیل همراه او داده خلعت خاصه شش
پارچه و شمشیر مرصع و جیغه مرصع و خنجر مرصع معه علاقه مروارید قیمت لک روپیه و ده راس
اسپ عراقی و عربی با ساز طلا لطف فرمودند و پنجاه ضرب توپ از خورد و کلان و جمعی از عمله
و فعله کچهری دیوانی و بخشی گری با سررشته‌ها تعینات فرمودند بداون جاگیر و اضافه مردم
متعینه و همراهی و تجویز مناصب آنها مختار فرمودند امیر الامرا بهادر نیابت بخشی گری اول
به صمصام الدوله مقرر کرده مهر خود حواله نمود بعد حصول رخصت روانه دار الخیر اجمیر گردید امیر
الامرا بهادر سوای سه کرور روپیه امداد حضور یا نصد منزل عرابه شش گاوی خزانه با خود دیگر
همراه داشت و جملة الملک مدار المهام بر سبیل هندویات خزاین علیحده بادی فرستاد
امیر الامرا بهادر مردم متعینه خود را سوای طلب از خود جدا رعایت می نمود و طلب ماه بماه
می داد مردم را فرصت گرفتن و قبض جاری ساختن نه بود امیر الامرا بعد قطع منازل و طی
مراحل چون دران سرزمین با پنجاه هزار سوار و زیاده ازین پیاده رسید راجه مذکور تاب جنگ
نیاورده و خرابی ملک خود دیده راه سلوک و اطاعت پیش گرفت به دادن ڈوله دختر و
پیشکش راضی شد آخر چون این معنی را امیر الامرا به جناب اقدس معروض داشت منظور شد
امیر الامرا بهادر پنجاه لک روپیه نقد و پنجاه راس اسپ عراقی و عربی با ساز طلا و نقره و میناکار و
ده زنجیر فیل معه حوضه طلا و نقره و جواهر قیمت پنجاه لک روپیه پیشکش با ڈوله دختر راجه
مسطور آورده شرف ملازمت دریافت به عنایت خاصه ممتاز شد و موجب تحسین و آفرین
گردید **وقایع** حکم والا زینت نفاذ یافت که لوازم شادی و نکاح ما بدولت با دختر راجه
اجیت سنگه تیار نمایند چنانچه یک لک روپیه را آتش بازی و یک لک روپیه را روشنائی
و دیگر لوازم شادی تیار شده سه روز و شب هنگامه شادی در میان ماند بندگان حضرت
قدر قدرت خود بدولت در برج مثمن نشسته بازی که در ریتی کناره دریای جمنا آراسته
بود و رقص طوایف و نتوها ملاحظه می فرمودند و خوشبوے و پان و خلعات و جواهر آلات

و دیگر انعامات به بندها لطف می فرمودند بعد سه روز نکاح حضرت با دختر راجه اجیت سنگه بمیان آمد صدر الصدور و قاضی القضاة و مفتیان و دیگر ارباب شرع شریف حاضر شده بعد ایجاب و قبول نکاح خوانده پنجاه کرور اشرفی زر طلا مهر بستند و بندگان حضرت جمیع ارباب شریعت را مخلع ساخته برخاستند قطب الملک یمین الدوله لک روپیه و مالا مروارید قیمت پنجاه هزار روپیه نثار گذرانید خلعت خاصه و جیغه مرصع مرحمت شد بخشی الممالک امیر الامرا حسین علی خان بهادر پنجاه هزار روپیه نقد و خنجر مرصع قیمت سی هزار روپیه پیشکش کرد بخلعت خاصه شش پارچه و بالابند مرصع ممتاز شد ظفر خان بهادر بخشی دوم یک هزار اشرفی گذرانید بعنایت خلعت خاصه امتیازی یافت امین الدین خان یک هزار اشرفی نثار کرد خلعت خاصه انعام شد میر جمله بهادر یک لک روپیه نقد پیش کش گذرانید خلعت خاصه و جیغه مرصع عنایت گردید صمصام الدوله خان دوران بهادر یک هزار اشرفی گذرانید خلعت خاصه و سرپیچ مرصع لطف گشت سید صلابت خان بهادر میر آتش پنجاه هزار روپیه نثار نمود خلعت خاصه انعام شد میر مشرف پانصد اشرفی گذرانید خلعت خاصه عطا گردید شمشیر خان عرف دلاور خان ملیح آبادی پنجاه اشرفی گذرانید خلعت خاصه و جیغه مرصع انعام شد **وقایع** چون چندے برایں گذشت با قطب الملک یمین الدوله عبد الله خان بهادر و میر جمله بهادر بهمدگر تقاص و عناد درمیان آمد و قطب الملک امیر الامرا بهادر هر دو برادران اتفاق براں کردند و قرار آں دادند که میر جمله را از حضور باید بر آورد بودنِ او در جناب خلافت خوب نیست این معنی را معروض جناب قدسی نمودند که معامله دو صوبه یکے صوبه دکهن و دوم صوبه پٹنا و نواحی آں ابتر است ازیں هر دو جا یکے به فدویان و دیگر به میر جمله بهادر حکم شود که به نظم و نسق آنجاها پردازند و در انتظام مهام آں صوبه جات لازمه فدویت و جاں فشانی بجا آرند هر چند مزاج اقدس برایں نبود که میر جمله بهادر از حضور جدا شود اما چوں دیدند که مقدمه سلطنت برهم می شود به مقتضاے مصلحت وقت منظور

فرمودند نظم و نسق کل صوبه جات دکهن به امیر الامرا تفویض یافت و بندر پٹنا و نواحی ان
میر جمله بهادر زامز گشت در معدود الایام هر دو کس به عطاے خلعات و افیال و جواهر الات
اسپ و شمشیر ممتاز گردیده از جناب مقدس و معلی رخصت حاصل نمودند از آں جا که
جدائی میر جمله بهادر بر مزاج مقدس بسیلے شاق گذشت ارشاد فرمودند که بالفعال در پٹنا
رفته استقامت نماید و منتظر حکم حضور باشد هرگاه ایما شود خود را زود به آستان فیض نشان
رسانیده سعادت اندوز ملازمت گردد امیر الامرا را به موجب حکم اقدس نیابت بخشی گری به
صمصام الدوله خان دوران بهادر مقرر نموده مهر خود حواله مشار الیه نمود بعد حصول رخصت
با جمعیت شایسته روانه صوبه جات دکهن شد میر جمله بهادر نیز سپاه با خود فراهم آورده
عازم محال متعلقه خود گردید و به اعیان آں طرف و نواحی آں بهر یک خطوط نوشت و بر همه را
امیدوار مناصب و افیال و زر نقد و خلعات و جواهر آلات نموده طلب داشت اکثر عمده ہاے
صوبه جات آں ضلع و بسیارے از سرداران و اهل تمن صوبه اوده با فوج شایسته در
کوڑه و کره و اله آباد و بنارس و شهسرانوں رسیده میر جمله بهادر را دیدند همه را بقدر مراتب
و جمعیت خلعات و افیال و جواهر و زر نقد رعایت نمود زیاده از پنجاه(۱) هزار سوار و همیں قدر
پیاده با مشار الیه فراهم امدند نزدیکی بنارس یک کرور و هشتاد لک روپیه خزانه و دو صد
زنجیر فیل حلقه بادشاهی مرسوله مرشد قلی خان ناظم صوبه بنگالا رسید میر جمله بهادر خزانه و چند
زنجیر فیل از حلقه چیده گرفت و زر نقد و اکثر افیال و جواهر آلات به خلعات به مردم سپاه و همراهی
دریغ نداشت در نواحی اودل چوں دایره لشکر رسید گروهے از رعایا دیهی از دیهات
آں جا از دست غارت گراں نالش کناں آمدند میر جمله بهادر به مغلے فرمود تا متعدیاں را بسته بیارد
مغل مسطور سیزده کس را که چند کس دراں سبزی فروش و کاه فروش بودند بے تحقیق بسته
آورد نزد میر جمله بهادر حاضر ساخت میر جمله بهادر چوں حکم قتل آنها نمود سنجر خاں از سرداران

(۱) دو نسخوں میں بجاے "پنجاه هزار" "پنج هزار" لکھا ہوا ہے۔

و اہل تمن عمدہاے صوبہ اودہ کہ با جمعیت دو ہزار سوار و زیادہ ازیں پیادہ و عبد النبی خان
و دلیر خاں پسران خود کہ برآمدہ و صاحب شمشیر با ضبط آں دیار بودہ حسب الطلب در نواحی
اردل رسید و میر جملہ بہادر را دیدہ بود و از راہ خدا ترسی بخلاصی آں بے تقصیران پیادہ پا
دویدہ تا آنکہ خان مذکور برسد و کیفیت آنہا بگوید ہفت کس را ہماں جا بہ قتل رسانیدہ ازاں جملہ
سبزی فروش خیلے کہن سال و با پسر جوان نو آغاز گرفتار شدہ آمدہ بود در وقت کشتن پسر
براہ افتاد و الحاح نمود کہ بہ بدل ایں پسر مارا بکشند و ایں را بگذارند آں بے ترساں پدر
و پسر ہر دو را کشتند بعد ازاں کہ سنجر خان مذکور رسید و شفاعت باقی ماندہا نمود چندے
ازاں زندہ رہانیدہ آوردہ و خلاص نمودند وقایع چوں کثرت و ہجوم مغلاں اہل توران
بسیار بود آں جماعہ خانہ جنگی و خون ریزی ناحق می کردند و مال مردم را بغارت می بردند
در منزل سہسرانوں چوں لشکر رسید یک پہر روز باقی ماندہ آسمان ابر برگرفت بعد
ساعتے باران بہ شدت و تندی تمام و باد تند شروع شد آخر باران و باد و ژالہ بہ حدے
غلبہ نمود کہ خیمہ میر جملہ بہادر و دیگر لشکریاں در افتادہ اسپان و شتران تمام لشکر
رشتہ درہم برہم آمیختند یک پہر کامل قیامت برپا ماند اہل اسلام اذان می گفتند و ہنودان
پروردگار خود را یاد می نمودند عاقبت یک گھڑی روز باقی ماندہ چوں باران و ژالہ و باد کم شد
ہر ہمہ اسپان و شتران را جستہ شناختہ بہ مکان خودہا آوردند وقایع چوں میر جملہ
بہادر نزدیک شہر پٹنہ رسید تمامی مردم سپاہ و ہمراہی خود را جواب دادہ و رخصت نمود
و جماعہ ہندوستانی کہ بر امید منصب و خدمت اقامت داشتند بعد رسانیدن مشارالیہ
بہ بلدہ پٹنہ روانہ امکنہ خودہا گردیدند مغلیہ اہل توران چوں ہم از خود و ہم از تاراج زر بسیار
یافتند ہمانجا ماندند و دست تطاول بہ مال سکنہ شہر دراز کردند و در ہر مکان ہر مغلے کہ فرود آمد
او مالک آنجا شد مغلیہ چوں مایہ بسیار داشتند ہر ہمہ بہ عیش و عشرت پرداختند در
کوچہ و بازار و شارع عام از شراب مست و شیشہ شراب و پیالہ در دست خون مردم بناحق

می ریختند و خودش نیز همچناں اکثر کشته می شدند از غرایب آنکه مغلے در مین مستی به خانه درآمد شیشه شراب و پیاله در دست داشت اتفاقاً دراں جا غیر از زنے جوان دیگرے نبود زن چوں ایں حالت دید به تواضع و مدارا پیش آمد مغل را بر چهار پائی نشاند و خود به خدمتش حاضر ماند مغل بدکردار اجل گرفتار از سلوک او غافل شده شیشه و پیاله بدستش داد و خود به نوشیدن مشغول گشت زن مذکور خود را به حیله ها و فریب محفوظ داشته او را بے ہوش ساخت چوں دید که مغل در خواب و به عالم بے ہوشی رفته از کارد یکه با او بود کارش به انصرام رسانید و از خانه برآید بجائے دیگر رفت همچنیں در مکانے مغلے فرود آمده بود دراں جا کلالے بود دختر داشت نوآغاز صاحب جمال مغل او را خواست چوں در زوجیت و نکاح ایجاب و قبول شرعاً شرط است روزے مغل مذکور نزد کلال آمده گفت که از من تو خوشی و راضی هستی او بے چاره چوں از ایں ماهیت واقف نه بود به ساده دلی خود گفت که آرے راضی و خوشم مغل مسطور روز دیگر مغلاں چند همراه آورد و حضور آنها نیز همیں قسم به فریب از کلال مرقوم اقرار کنانید و شیرینی طلب داشته قسمت نمود از آں جمله قدرے موافق قسمت به کلال هم داد کلال نادان شیرینی بگرفت آخر کار مغل دست آں دختر کلال گرفته بجانب خود کشید کلال با زن و فرزند ناله و فریاد برآورد کیست که بغور حال او برسد مغل دختر وے را بزور گرفته برد و در گروه خود به نکاح درآورد از غرایب تر آنکه میر حلبه فوجے با سردار مغلے برائے بند و بست بیرون جات آں نواحی تعین نمود فوج مذکور چوں بیشتر مغل اهل توران بودند بے تحاشا دیہات و قصبات را لوٹ ساخت دیہه که از ارباب معاش متصل شاه راه واقع شده بود ارباب معاش آں دیہه در عین گذر آں دیہه خانه داشت و خود پیر و خیلے ضعیف بود چهار دختر و یک پسر صغیر داشت پیر بر دروازه خویش کوزه ها پر از آب نهاده تشنه لبان لشکر را با طفلان خود آب می رسانید مغلان چند آمدند آب از و خواستند طفلانش چوں آب به مغلان رسانیدند مغلان مسطور دست بر چهار دختر و پسر صغیر وے را گرفته

بر پشت اسپ سوار کنانیده ہر ہمہ اما از کمر خود محکم بستند چوں شور و فغاں برخاست بصیر بے چارہ بہ خلاصی آنہا نالش کناں دوید مغلان بنا بر نالش رفع نالش و فریاد او را بہ جان کشتند و بندی ہا را با خود بردند بفور طفلان ہیچ کس نہ رسید و کسے نہ پرسید چوں فوج از آں جا بہ پٹنا مراجعت نمود مغلان ہماں بندی ہا را بر کنارہ دریاے گنگ آوردند و بندی ہا را بر کشتی سوار کنانیدند چوں کشتی در نصف دریاے عمیق رسید از اشارہ و کنایہ باہمدیگر گفتند و مصلحت نمودند کہ جان دادن و ازیں بند رہائی یافتن بہ ازیں جاے دیگر نخواہد بود ہر ہمہ طفل صغیر را گرفتہ خود ہا را بہ دریا باید انداخت و جان باید داد ہمچناں کردند مغلان را تغافل دیدہ ہر ہمہ طفل را با خود گرفتہ بہ دریا افتادند و جان شیرین خود را بہ جان آفرین سپردند

وقایع شخصے از زمینداران آں نواحی شیر زندہ در قفس آہنی پیش میر جملہ بہادر فرستاد میر جملہ بہادر فرمود تا در صحن حویلی بارہ ایستادہ کنند بارہ شاہزادہ محمد عظیم[1] کہ دراں جا حاضر بود ایستادہ کردند شیر را دراں بارہ انداختند شیر غضب آلودہ اولاً ہر طرف برجست بعد آں ہر دو پا ہا دراز کردہ بر زمین نشست میر جملہ بہادر فرمود جاموشان ارنہ و فیلان را بیارند و در بارہ اندازند ہمچناں کردند اول مادہ جاموش را آوردہ دراں بارہ انداختند بر مادۂ جاموش نگاہ بانش سوار بود شیر جستہ زدہ سوار را گرفتہ بر زمین انداخت و بالاے او خود نشست و او را ہلاک ساخت بعد ازاں فیلے را آوردند دراں بارہ انداختند شیر بہ غریدہ در آمد و از جا برخاستہ جستہ زدہ چنگل بر خرطوم رسانید فیل دیوانہ وار گردیدہ از اندرون بارہ بر آمد و گریخت شیر باز بہ مکان خود نشست از غریش شیر دیگر بجز خبل عالمے کہ براے تماشا ہجوم داشتند تہ و بالا شدند آخر کار مادہ جاموش دیگر آوردند و دراں بارہ انداختند مادہ جاموش سطوت بہ دلاوری تمام بر شیر رسیدہ تیر بیوں بر دو حملہ کرد مانند جاموش از شاخ ہا او را بر داشتہ

---

(۱) ایک نسخہ میں بجائے "محمد عظیم" محمد عظیم الدین تحریر ہے

برزمین انداخت و ہلاک ساخت میر جملہ بہادر وورثۂ متوفی کہ شیر اول مرتبہ او را کشتہ بود
پانصد روپیہ و خلعت انعام فرمودند **وقایع** چون حکم حضور پرنور در نلوہ ڈاک بہ طلب
میر جملہ بہادر ورود نمود میر جملہ بہادر تہیہ اسباب نمود از مہاجنان شہر قرض خواست کلانے
شہر باید دید کہ مہاجنان مسطور فراہم آمدہ سیزدہ لک روپیہ را بہری کردہ یک جنس نمک
دادند میر جملہ بہادر نمک مذکور را بہ سپاہ و مردم ہمراہی خود قسمت کردہ داد سپاہیان
قدرے از وجہ قیمت تخفیف دادہ زر نقد گرفتند میر جملہ بہادر بہ عزم درگاہ آسمان جاہ در ماہ
آخر برسات از شہر پٹنہ برآمدہ بیرون شہر دایرہ کرد **وقایع** از روے افراد وقایع و
سوانح خجستہ بنیاد اورنگ آباد بہ عرض اقدس اعلی رسید کہ چون بخشی الممالک امیر
الامرا حسین علی خان بہادر ناظم صوبہ جات دکھن از حضور پرنور دستوری یافتہ بہ دکھن
رسید با خان مذکور داود خان ناظم معزول جنگ بہ میان آمد و داود خان معزول از
دست امیر الامرا حسین علی خان بہادر منصوب کشتہ شدہ سبب جنگ معزول با منصوب
آن بود کہ بندگان حضرت سلیمان مرتبت از معزول و منصوب ہر دو کس سود مزاج
بودند در نہاد مبارک آن بود کہ از ہر طرف کہ کشتہ شود سود اسلام است احکام
درگاہی بنام داود خان معزول بہ این ضمن اصدار یافتہ کہ خدمت آنجا بہ دستور سابق
بہ او بحال است بہ امیر الامرا دخل نہ دہند و بہ نام امیر الامرا منصوب بدین ضمن فرامین
مطاعہ صادر شد کہ داود خان از مدتے دراں جا بعد نشستہ بہ حضور نمی آید او را معزول
نمودہ روانہ حضور فیض گنجور نماید در صورت ورود نوشتہ جات مختلفہ منازعت
و مخاصمت در میان معزول و منصوب افتاد آخر کار ہر دو کس معرکہ آرا ستند و
و بہ جنگ تیر و تفنگ در پیوستند قضارا گولہ توپ بر داود خان رسید قالب خان مذکور
درہم شکست و شکست در لشکر او افتاد و فتح عظیم نصیب امیر الامرا گشت امیر الامرا
اموال خان مذکور بہ قید ضبط در آورد و فتح نامہ را بہ حضور پرنور ابلاغ داشت مضمونش

آنکه عرضداشت کمترین عقیدت آگین امیرالامرا بعد ادای آداب تسلیمات
و کورنشات به موقف عرض باریافتگان درگاه ثریاجاه و باریافتگان بارگاه فلک
اشتباه می رساند حسب الحکم والا به مهر امارت پناه اعتقاد خان متضمن بر روانه
ساختن داود خان افغان ناظم معزول صوبجات دکهن که بنام کمترین غلامان شرف
صدور یافته بود در تهٔ ذی قعده به موجب حکم حضور فیض گنجور فدوی هرچند به او تاکید
چون غرور کثرت جمعیت در سر داشت اصلا موثر نه شد بلکه نیان دیگر به خاطر آورده
مستعد جنگ شده فدوی درگاه آسمان جاه این معنی را نمی خواست که او کشته شود
اما خان سطور فوج بندی کرده آمد و سبقت نمود لاچار عقیدت طراز نیز سوار شده
آخر الامر خان مذکور به قضای الهی زخم تفنگ خورده بر زمین افتاد و جان شیرین خود
را به جان آفرین داد فدوی به احتیاط و محافظت مردم قبایل و اموال او پرداخته در
باب ارسال آن به قسمی که حکم والا زینت نفاذ یابد به عمل آرد واجب بود به عرض
رسانید وقایع میر جمله بهادر یک ماه و بست روز در سواد شهر مینا زینه داشته
بعد ازاں روانه دار الخلافه شاه جهان آباد گشت بعد طے مراحل و قطع منازل چون در نواحی
ارول رسید مفسدان آنجا نزدیک شاه راه در جنگل خار زار مزلفه قلعه احداث نموده
قطاع الطریقی می نمودند و مال مردم را به غارت می بردند چون پیشخانه میر جمله بهادر با
پنج هزار سوار و سردار اهل پیکار در اں جا رسید مفسدان مذکور تمامی فوج همراهی پیش خیمه
را هزیمت داده بر پیشخانه مذکور دست برد نمودند و اسباب سبک بار و گران بار را
در قلعه برده جا را مستحکم ساختند میر جمله بهادر با سه هزار سوار و همین قدر پیاده دراں جا
رسید چون بریں معنی آگاهی یافت به تنبیه مفاسید و انهدام قلعه مذکور فرمود هرچند
فوج همراهی مشار الیه رفته قلعه مذکور را محاصره نمودند اما هیچ کس را جرات به افتتاح
آں نشد ازاں جا که روز قلیل مانده و نزدیک آں بود که شب یافته مفسدان به سلامت

بہ سلامت برآیند و بہ مکان خودہا بہ خیریت بروند سنجر خاں با عبد النبی خان و دلیرخان
پسران خود و دیگر خاص خیلان خود فرود آمدہ خود را تا بہ خندق رسانیدہ عبد النبی
خاں پسر کلاں خان مشار الیہ کہ در سپاہ گری مشہور و معروفِ دیار بود با جوانان
کارزار ہمراہی خود دیوار قلعہ را شگافتہ در قلعچہ درآمد مفسدان مذکور را تہ تیغ بے دریغ
درآوردہ بہ جہنم واصل ساخت میر جملہ بہادر از حسن تردد و سپاہ گری خان مذکور
بسیار تحسین و آفرین نمود میر جملہ بہادر شب ہماں جا مقام داشتہ صبح آں کوچ
کرد و منزل بہ منزل در بنارس رسید چند روز دراں جا مقامات داشتہ شبے نیم
شب مردم قبایل و تمامی لشکر و کارخانہ جات خود را گذاشتہ خود کش با معدودے
روانہ دار الخلافت شاہ جہاں آباد گردید صبح آں چوں طلوع آفتاب شد ایں خبر
بر خاص و عام اشتہار گرفت مردم متعجب ماندند بہ قسمے جلد دلیغر راہ اختیار نمود
کہ بہ رسی کروہ شب آخر شد و روشنی صبح صادق نمودار گشتہ مسافران از اں طرف
کہ در بنارس آمدند نشان دادند کہ فلاں روز کہ تاریخ برآمدن او بود میر جملہ بہادر با چند
سواران در فلاں مکان کہ از بنارس سی کروہ راہ است ساعتے برائے نماز صبح در باغ
فرود آمدہ بود کسان میر جملہ بہادر علی الخصوص سنجر خاں باوجود شورش میواتیان[1]
و مفسدان بہ حفاظت و حراست مردم قبایل و تمامی کارخانہ جات میر جملہ بہادر پرداختہ
بہ احتیاط و خبرداری بہ دار الخلافت شاہ جہاں آباد رسانیدند بعد رسانیدن اسباب
و اشیاء مشار الیہ در رسیدن میر جملہ بہادر بہ دار الخلافت بہ التماس و اخبار ہائے
ہرکارہا معروض مقدس معلیٰ گشت و ازیں معنی عبد اللہ خاں نیز آگاہی یافتہ بہ موجب
درخواست و اظہار خان مشار الیہ حکم والا زینت نفاذ یافت کہ بہ سہرند[2] وغیرہ محالات
متعلق جاگیر خود رفتہ قیام نماید چنانچہ بر طبق امور جلیل القدر میر جملہ بہادر بہ سہرند رفتہ

(۱) دو نسخوں میں خوانیان تحریر ہے۔ (۲) ایک نسخہ میں سرہند لکھا ہوا ہے۔

استقامت گزیده و نیز حکم مقدس معلی صادر شد که سنجر خان همراهی میر جمله بهادر را طلب
داشته به ملازمت بهره اندوز گردانند صمصام الدوله خان دوران بهادر و سید صلابت
خان میر آتش سرکار والا و دوست علی خان متبنی خود را فرستاده خان مذکور را طلب داشت
و خان مذکور صمصام الدوله خان دوران بهادر را به معرفت سید صلابت خان میر آتش و
دوست علی خان مذکور دیده به وساطت صمصام الدوله شرف زمین بوس دریافت یک زنجیر
فیل کلاں نثار گذرانید به عنایت خلعت خاصه و خنجر مرصع معه علاقه مروارید و منصب سه
هزاری ذات و دو هزار سوار و دو صد سوار منصب دار برادری امتیاز یافت **وقایع**
عبد الصمد خان ناظم صوبه لاهور و زکریا خان پسرش گرو مقهور را که در نواحی دار السلطنت
صوبه لاهور سر به فساد برداشته مرتکب انواع ایذاء و اضرار هر دو طایفه هنود و مسلمان
گشته بود بعد تردد کارزار بسیار با زن و فرزند یک هزار و سه صد کس دیگر همراهیانش
را دستگیر کرده آوردند وقت داخل شدن به دار الخلافت شاه جهان آباد گرو مقهور را
لباس زریں پوشانیده بر فیل سوار کنانیده عقب گرو مقهور مغل با تیغ برهنه نشانده و یک
هزار سه صد کس همراهان او که بقید آمده بودند دو دو کس را بر یک نفر شتر سوار کنانیده
پاے برهنه از رسن با شتر بسته و آنهائے[1] که از آں گروه شقاوت پژوه در جنگ و بعد
دستگیر شدن در ته تیغ بے دریغ آمده بودند کله هائے آنها بر چوبے دراز گذاشته بر
چوب با کله خشک بدست یک لچه دادند و مقرر کردند که پیش فیل سواری گرو مقهور باشند
به ایں قسم در شهر دار الخلافت گذرانیده با فوج به حضور اقدس آوردند عالمے به تماشائے
آں هجوم گروه خلق الله گرو مقهور را رو برو دشنام می دادند با هیچ نمی گفت سرنگوں
می رفت رفقائش که بر شتران سوار بودند به استقلال و شوخی تمام مجیب می شدند
و در برابر آں به آنها دشنام می دادند حکم والا بر قید شدید آنها صادر شد که در زندان

---

(۱) ایک نسخہ میں بجائے "آنہائے" "سرہائے" تحریر ہے

خانہ چبوترہ کوتوالی بردہ احتیاط بلیغ بہ کار بردند گرو مقہور را در چبوترہ کوتوالی اندرون
قلعہ بردہ نگاہ داشتند و ہمراہانش را بموجب حکم والا در چبوترہ کوتوالی شہر
زندان نمودند روز دویم حکم اقدس واعلی شرف نفاذ یافت کہ رفقا گرو مقہور را ہر روز
صد کس پیش چبوترہ کوتوالی بہ قتل رسانند ہمچناں بہ عمل آمد رسوخیت و ثابت قدمی
آں جماعہ در جناب مرشد باید دید کہ بہ مردن کشتہ شدن خود باک نداشتند خورم
و خورسند بودند جلاد را مکتی موسوم ساختند و نام نہادند ہر ہمہ از دو بہ خوشی تمام
می گفتند کہ اے مکتی اول ما را بکش ہر روز یک صد کس بہ قتل می رسیدند آہنگران
را مردم چبوترہ کوتوالی حاضر می داشتند و آنہا شمشیر تیز کردہ می دادند جلادان سرہائے
مقتولان از لاش ہا جدا کردہ نگاہ می داشتند و لاش ہا را جدا انبار کردہ می داشتند وقت
شام سرہا و لاش ہا بر عرابہا بار نمودہ بیرون شہر بردہ آویزاں می نمودند از آں جماعہ کسے
بہ خلاصی خود راضی نہ شد از آں میان جوانے بود بہ قول شیخ سعدی شیرازی کہ سبزہ بر
رخسار او نو دمیدہ و در جوانی ہیچ بر نہ خوردہ زنے بہ وساطت رتن چند متسدی عبداللہ
خاں التماس داد و الحاح نمود کہ بیوہ ام و ہمیں پسر دارم ہمراہ گرو ناحق گرفتار آمدہ از مریدان
و معتقدان او نیست امید دارم خلاص شود خان مذکور بہ جناب اقدس شفیع حال او شدہ و
دست شفاعت پیش نہاد منظور فرمودہ حکم بہ خلاصی او نمودند چوں آں زن پروانگی خلاصی
او نزد کوتوال برد کوتوال بہ موجب حکم او را از محبوس خانہ برآوردہ و کیفیت حال بہ او
بگفتہ و رخصت دادن جوان قبول نہ کرد و گفت کہ من ایں زن را نمی شناسم کہ کیست
و مقصود ایں چیست من از مریدان صادق الاعتقاد صافی نہاد گرو ام در جناب مرشد
خود جان فدا کردہ ام حالت مرشد و رفقائش ہر چہ ہست ہماں حالت من است از
خود خلاص نشدہ ہمراہ آنہا خود را خود بہ کشتن داد آخر کار گرو مقہور را نیز حکم
شد کہ با پسر او بہ سیاست و انواع عقوبت بہ قتل رسانند ہمچناں کردند گرو

مقهور را به همان وضع و بر قسمے که به سواری فیل و پوشش زرین به حضور آورده بودند
بر فیل سوار کرده اشتهار داده بیرون شهر بردند و از فیل فرود آورده بر زمین نشانیده
و فرزندش را که هفت ساله بود در کنار او دادند و تکلیف آن نمودند که از دست خود
پسر خود را از کارد بکشد گرو مذکور جرات نه کرد و نه کشت عاقبت امام جلاد پسرش
را از کارد کشت و جگر او را برآورده در دهان گرو مذکور داد بعد آن عضو ها گرو را نوبت به
نوبت جدا کرد بعد ساعتے گرو مذکور هم مرد و زنش شرف اسلام دریافت و در محل سرا
از پرستاران گشت **وقایع** بندگان حضرت ظل سبحانی خلیفة الرحمانی به سیر و شکار
سرائے بادلی متوجه شده دران جا خیمه زدند دران مکان روزے ازیں طرف سواری
زنانه صمصام الدوله خان دوران بهادر و ازاں طرف سواری محمد امین خان بهادر
گذشت در وقت اهتمام از هر دو طرف یاکسان صمصام الدوله و محمد امین خان
بهادر خانه جنگی به میان آمد از طرفین شعله جنگ تیر و تفنگ فرا گرفت و نایره قتال
و جدال گرم شد بسیارے مردم از طرفین شربت شهادت چشیدند و زخمها بردند
و اهل بازار اکثر بغلات رفتند و بسیارے کشته افتادند سنجر خان و شمشیر خان
والاشاهی همراهی صمصام الدوله بهادر که مشمول عنایات خدیو کیهان بودند با فوج
شایسته خود ها شریک کسان صمصام الدوله بهادر شده پائے استقلال زده در پے
تردد کلاں شدند کسان محمد امین خان را از جاے که بودند و جنگ می نمود زمر هزیمت دادند
و نزدیک آں بود که آتش بلند کردد و نوبت هزیمت به محمد امین خان رسد حضرت خود
بدولت درمیان آمده رفع شورش و هنگامه فرمودند **وقایع** چوں بندگان حضرت
سلیمان منزلت از سیر و شکار آں دیار حظ وافر اندوختند از سرائے بادلی بعد یک ماه
مراجعت فرموده داخل قلعه مبارک دار الخلافه شاه جهان آباد گردیدند چوں هنگام
برسات در رسید به عیش و عشرت پرداختند دراں سال شدت باراں و سختی

بارش بجدے پیش آمد که یک هزار سه صد منزل حویلی در دار الخلافت شکست و ریخت شده دو هزار شش صد کس زیر حویلی‌ها مذکور ضایع گشته کوتوال شهر سیاهه شکست و ریخت حویلی‌ها و ضایع گشتن مردم محله به محله دار رسیده به عرض اقدس رسانید

وقایع بعد آخر برسات چوراجات که مصدر تقصیرات عظیم شده بود استیصال آن بدنهاد پیش نهاد خاطر اقدس گشت امارت و ایالت پناه راجه جے سنگھ سوائی ماموراین کار گردید به عطا خلعت خاصه شش پارچه و جیغه مرصع و یک زنجیر فیل و دو راس اسپ عراقی و عربی و ساز طلا مروارید بیش قیمت و چهل لک روپیه نقد مرحمت شد و مقرر گشت که فوج بادشاهی برائے احتیاط و محافظت مسافرین و متردین در کنارے شاه راه در قصبه طوه (ابایشه شهامت پناهان سنجر خان و شمشیر خان والا شاهیان ماموراین کار گردید خلعت خاصه یافتند یک هزاری سوار منصب دار بیش منصب والاشاهی از هزاری تا دو هزاری سوار دو صد سوار منصب دار برادری خان مشار الیهما با خانان در قومین تعینات کرده زر دو ماهه پیشگی پنجاه هزار روپیه نقد از خزانه عامره لطف فرمودند فاتحه نیت خیر خوانده رخصت فرمودند و یساول مقرر کردند که خان مشار الیهما را روانه محال متعلقه گرداند خان موصی الیهما بعد پیش از رسیدن امارت پناه راجه جے سنگھ سوائی به سرعت و استعجال به محال متعلقه رسیده به احتیاط و محافظت شاه راه پرداختند بعد چندے امارت پناه راجه جے سنگھ سوائی نیز رخصت حاصل نموده روانه تهون مسکن چوراجات تهور گردید چهل هزار سوار و زیاده ازین پیاده از وطن و محالات زمینداری خود طلب داشته با خود فراهم آورده به سرعت به قلعهٔ تهون رسیده به محاصره درآورد چوراتهور در قلعهٔ مذکور به تردد جنگ پرداخت و محکم سنگھ پسر و روپا برادرزاده خود را با فوج عظیم بیرون قلعه به جنگ راجه مذکور مقرر ساخت و در محدود تعلق و زمینداری خود سر به فساد برداشته میواتیان قطاع الطریق را برگماشت تا ملک بادشاهی را ویران سازند

بارش بحدے پیش آمد کہ یک ہزار سہ صد منزل حویلی در دار الخلافت شکست و ریخت
شدہ دو ہزار شش صد کس زیر حویلی ہای مذکور ضایع گشتہ کوتوال شہر سیاہہ شکست
و ریخت حویلی ہا و ضایع گشتن مردم محلہ بہ محلہ دار رسیدہ بہ عرض اقدس رسانید

وقایع بعد آخر برسات چوراجاٹ کہ مصدر تقصیرات عظیم شدہ بود استیصال
آں بد نہاد بیش نہاد خاطر اقدس گشت امارت و ایالت پناہ راجہ جے سنگھ سوائی
مامور ایں کار گردید بہ عطا خلعت خاصہ شش پارچہ و جیغہ مرصع و یک زنجیر فیل و دو
راس اسپ عراقی و عربی و مالا مروارید بیش قیمت و چہل لک روپیہ نقد مرحمت شد
و مقرر گشت کہ فوج بادشاہی برائے احتیاط و محافظت مسافرین و متردین و کرائے
شاہ راہ در قصبہ پلول اباشد شہامت پناہان سنجر خان و شمشیر خان والا شاہیان
مامور ایں کار گردید خلعت خاصہ یافتند یک ہزار سوار منصب دار بیشی منصب والا شاہی
از ہزاری تا دو ہزاری سوائے دو صد سوار منصب دار برادری خان مشار الیہما با خانان
مرقومین تعینات کردہ زر دو ماہہ پیشگی پنجاہ ہزار روپیہ نقد از خزانہ عامرہ لطف فرمودند
فاتحہ نیت خیر خواندہ رخصت فرمودند و منزل اول مقرر کردند کہ خان مشار الیہما را روانہ
محال متعلقہ گرداند خان موعی الیہما بعد پیش از رسیدن امارت پناہ راجہ جے سنگھ سوائی
بہ سرعت و استعجال بہ محال متعلقہ رسیدہ بہ احتیاط و محافظت شاہ راہ پرداختند بعد
چندے امارت پناہ راجہ جے سنگھ سوائی نیز رخصت حاصل نمودہ روانہ تھون مسکن
چوراجاٹ تھور گردید چہل ہزار سوار و زیادہ ازیں پیادہ از وطن و محالات زمینداری خود
طلب داشتہ با خود فراہم آوردہ بہ سرعت بہ قلعۂ تھون رسیدہ بہ محاصرہ در آورد چوراتھور
در قلعۂ مذکور بہ تردد جنگ پرداخت و محکم سنگھ پسر و روپا برادر زادہ خود را با فوج عظیم
بیرون قلعہ بہ جنگ راجہ مذکور مقرر ساخت و در محدود تعلق و زمینداری خود سر بہ فساد
برداشتہ میواتیان قطاع الطریق را برگماشت تا ملک بادشاہی را ویران سازند

وشاه راه را جاری شدن نه دهند راجه مذکور به انواع تردد قلعه را به محاصره در
آورد راجه جے سنگه سوائی هر چهار طرف قلعه مذکور که سر به فلک کشیده و خندق عمیق
تا بجائے آب زمین رسیده جنگل خاردار مزلقه داشت که عبور طیور دشوار بود بعد قطع
اشجار گرد قلعه مذکور قلعه جات تو احداث نموده در هر قلعه جمع کار طلب را نگاه داشته
در پے کار زار شد چورا مذکور سوائے جمعیت خود دو دوازده هزار کس خیلے از گروه
ستاسیان اندرون قلعه تهون گرفته مستعد آماده جنگ گشت هرگاه افواج راجه جے سنگه
سوائی به جنگ قلعه می رسید محکم پسرش درو پا برادرزاده اش به مقابله او آمده دفع می
نمود درین زد و برد مردم از طرفین شربت شهادت می چشیدند و زخمی شدند راجه
جے سنگه سوائی افواج قاهره نوبت به نوبت بهر طرف مسلح ایستاده می داشته
خود با فوج گران و سرداران نامور ان روز و شب بر فیل سوار شده می اندیشه هزار
نفر شتر بار بردار و دو هزار منزل عرابه سوائے خچر و نرگاؤ و جاموشان با پکهیال تیار می
داشت برائے احداث مرحله ها و دیوار ها گرد قلعه تهون هرگاه آب مطلوب می شد شتران و
عرابها و نرگاوان و جاموشان با پکهیالان می رفتند تا لاب را از آب یکمرتبه خالی کرده بار
برداری مذکور را پر کرده می آوردند و مکان مطلوب را از آب پر می ساختند عمارت پناه
سید خان جهان قتغائی عبدالله خان که بمنصب پنج هزاری ذات و پنج هزار سوار سرافرازی داشت
به تعیناتی راجه مذکور امتیازے یافته به تردد و جد و جهد جنگ پرداخت بازید خان میواتی
که از معتبران چورا مذکور بود از وجدا شده راجه جے سنگه را دید راجه مذکور او را امیدوار
منصب و پیش آمد در جناب خلافت کرده هراول فوج خود مقرر کرده بالفعل مورچال
گرفت بود براد سپرد یک ضرب توپ عالم ستان که از عمده توپهای سرکار والا بود
یک من به وزن شاه جهانی تیر می خورد از حضور پرنور تعینات راجه مذکور گردید حکم
الاازینت نفاذ یافت که امارت پناهان سنجر خان و شمشیر خان از طول توپ

مذکور را نزد راجه مذکور رسانند و رسید بیارند چون توپ مسطور همراه فوج بادشاهی در
بلول رسید خان مشار الیهما بعد دادن رسید همراه خود گرفته تا به هودل رسانیدند درین
ضمن امارت پناه سید نصرت خان بهادر نائب ناظم صوبه اکبرآباد به موجب حکم حضور شاه
به هودل رسیده توپ مسطور را همراه گرفته به راجه مسطور رسانیده سنجر خان و شمشیر خان
از هودل به بلول معاودت نمودند به دستور سابق به احتیاط و محافظت راه پرداختند
چون تسلط و ضبط چورا مذکور در آن ضلع بر کمال بود زمینداران و رعایا و
متوطنان آن ضلع هم همه با او آمیخته سر به فساد برداشته باعث آزار و اضرار مسافرین
و مترددین و غارتگری دیهات و قصبات می شدند سنجر خان و شمشیر خان محافظان
شاه راه قافله را از هودل حد خود به فریدآباد و از فریدآباد به هودل می رسانیدند درین
اثناء قافله سوداگران با عرابه ها یک هزار و شش صد منزل پر از روغن زرد وغیره اجناس
سوداگری در هودل رسید ضابطه آن بود که مردم قبایل پیش از روانه شدن خود بخان
مشار الیهما اطلاع می نمودند تا خان مشار الیهما با فوج رسیده همراه می آوردند
چون سوداگران قریب هزار کس بندوقچیان همراه داشتند به اعتبار آنها خان
مذکوران اطلاع نکرده روانه بلول شدند همین که دو سه کروه از هودل به این طرف
رسیدند غارتگران تمامی قافله را محاصره نموده نگذاشتند که احدی از آن گروه برآید و بخان
مشار الیهما خبر کند برق اندازان همراهی سوداگران در یک حمله میواتیان بندوقها را انداختند
گریخته رفتند جاٹان و دیگر غارتگران تمامی قافله را بغارت بردند و عرابه های مذکور را
بجنس در دیهات نواحی برده مال را با خودها قسمت کرده گرفتند قریب بست لک روپیه
را مال سوداگران بغارت رفت سنجر خان و شمشیر خان هرگاه ازین معنی اطلاع یافتند
با فوج خودها همان وقت رسیدند چون دیهات نواحی آن جا به جاگیر قطب الملک
یمن الدوله عبدالله خان و مقرب آن حضرت صمصام الدوله خان دوران بهادر را

مذکور را نزد راجه مذکور رسانند و رسید بیارند چون توپ مسطور همراه فوج بادشاهی در
بلول رسید خان مشار الیهما بعد دادن رسید همراه خود گرفته تا به هودل رسانیدند درین
ضمن امارت پناه سید نصرت خان بهادر نائب ناظم صوبه اکبرآباد به موجب حکم حضور
بهودل رسیده توپ مسطور را همراه گرفته به راجه مسطور رسانیده سنجر خان و شمشیر خان
از هودل به بلول معاودت نمودند به دستور سابق به احتیاط و محافظت راه پرداختند
چون تسلط و ضبط چورا مذکور در آن ضلع بر کمال بود زمینداران و رعایا و
متوطنان آن ضلع همه با او آمیخته سر به فساد برداشته باعث آزار و اضرار مسافرین
و مترددین و غارتگری دیهات و قصبات می شدند سنجر خان و شمشیر خان محافظان
شاهراه قافله را از هودل حد خود به فریدآباد و از فریدآباد به هودل می رسانیدند درین
اثناء قافله سوداگران با عرابه ها یک هزار و شش صد منزل پر از روغن زرد و غیره اجناس
سوداگری در هودل رسید ضابطه آن بود که مردم قبایل پیش از روانه شدن خود به خان
مشار الیهما اطلاع می نمودند تا خان مشار الیهما با فوج رسیده همراه می آوردند
چون سوداگران قریب هزار کس بندوقچیان همراه داشتند به اعتبار آنها به خان
مذکوران اطلاع نه کرده روانه بلول شدند همین که دو سه کروه از هودل به این طرف
رسیدند غارتگران تمامی قافله را محاصره نموده نه گذاشتند که احدے از آن گروه برآید و به خان
مشار الیهما خبر کند برق اندازان همراهی سوداگران در یک حمله میواتیان بندوقها را انداخته
گریخته رفتند جاٹان و دیگر غارتگران تمامی قافله را بغارت بردند و عرابه های مذکور را
بجنس در دیهات نواحی برده مال را با خودها قسمت کرده گرفتند قریب بیست لک روپیه
را مال سوداگران بغارت رفت سنجر خان و شمشیر خان هرگاه ازین معنی اطلاع یافتند
با فوج خودها همان وقت رسیدند چون دیهات نواحی آن جا به جاگیر قطب الملک
یمین الدوله عبدالله خان و مقرب آن حضرت صمصام الدوله خان دوران بهادر

خان مذکوران به وسواس آں جرات نه کردند دراں سال اوایل برسات امساک باراں پیش آمد تا آخر سال یک قطره از آسمان بر زمین نیفتاد و باران نه بارید نرخ غله رو به گرانی آورد بست آثار پخته فی روپیه غله می ارزید تا به چهار آثار بلکه ازاں هم کم رسید خلق الله را خیلے تصدیع و تکلیف پیش آمد و به غایت تفرقه رو داد مردم به جنگل رفته برهاد کریل و گلهاد آں آورده جوش می نمودند و قوت خود ها می کردند در چندے آں هم کم شد نوبت به هلاکت رسید هر روز صد صد کس در قصبات و دیهات از بس گرسنگی هلاک [illegible] و بساخانه ها را گذاشته به دیار دیگر رفتند و بسیارے زن و فرزند به قدر قلیل فروختند اکثرے مفت به مردم دادند که بهر طور شکم به پرورند سنجر خان حارس شاه راه طول هر روز غذاء عام میداد و دو هزار تنکه تل سیاه روزمره بدست خود به فقرا و محتاجان قسمت می کرد سال دویم آخر برسات اندکے باراں شد به قدرت الهی کاه صحرا به بار آورد جنس شاماخ صحرائی به قسمے پیدا شد که مردم آں دیار هر که و مه به صحرا رفته موافق بار خود می آوردند و قوت خود ها به فراغت می نمودند درین که دو سال هنگامه قحط سالی امارت پناه راجه جے سنگهه غله وغیره از وطن و محالات و زمینداری خود طلب داشته به مردم تمامی لشکر موافق خرچ به هر کدام روزمره می داد در لشکر راجه مسطور گرانی غله و قحط سالی بر احدے موثر نشد قبل از جنگ چوں چورامن مذکور خبر یافته که امارت پناه راجه جے سنگهه تعین شده او می رسد و به قلعه تهون می چپید به مهاجنان و بیوپاریان سکنه تهون پیغام کرد که شما ها با زن و فرزندها از قلعه تهون بدر روید و تمامی مال خود ها همیں جا بگذارید اگر فتح بندها و بادشاهی است نمی یابند و گر استقامت من است هر چند مال شماست بر ذمه من است آنرا من شما خواهم داد چوں مال اکثر ها بود برداشتن و به جاے دیگر بردن معلوم بالضرور مردم سکنه و مهاجنان و بیوپاریان راضی شدند و مال خود ها را همان جا گذاشته تنها با جان برآمدند و جاے دیگر رفتند چورامن مذکور به کسان خود ها گفت

به این سرانجام موجوده اگر جنگ درمیان ماند این همه آذوقه تا چند سال وفا کند محاسبان
موجودات غله و شکر و نمک و روغن و تماکو و پارچه وغیره لوازمه ملاحظه نموده چون
حساب کردند به بیست سال برابر شد **وقایع** چون این جنگ به بیست ماه به طول
کشید چورا مذکور به وسایل نامه و پیغام رجوع پیش عمدة الملک مدار المهام عبدالله
خان آورد پنجاه لک روپیه سوای سی لک روپیه پیش کش سرکار والا بخان مذکور
داده خان مرقوم را حامی خود ساخت خان مذکور در جناب خلافت معروض داشت
که بیست ماه این مهم را شد و هنوز انفصال نیست والله اعلم تا به کجا کشد چهل لک
روپیه به جهت این کار بالفعل به راجه جے سنگھ مرحمت شد و پنجاه هزار روپیه در ماهه
به متعینان سنجر خان و شمشیر خان حارسان شاه راه بلوبل می رود زرے که به
راجه جے سنگھ عنایت شده بود به سپاه او به خرج آمده حالا او به امداد دیگر التماسے
است و وکلائے چورا مقهور التماس دارد که اگر عفو تقصیرات شود دست بسته با زن
و فرزند و برادر و برادرزادها در حضور حاضر شوم هرچه فرمان رود بجا آریم سی لک
روپیه پیش کش سرکار والا قبول می نماید که هرگاه حکم به ملازمت فدویان شود همان
وقت زر مسطور داخل خزانه عامره گردانم برطبق التماس سید عبدالله خان بهادر این معنے
منظور شد و درجه پذیرائی یافت حکم والا صادر شد که سید خان جهان را بنویسد که او چورا
و پسران و برادران و برادرزاده او را قول داده همراه خود به حضور بیارد و به راجه جے سنگھ
فرمان بر نگارد که شما از تنبیه و تخریب او دست بردارند بحال آنها به هیچ وجه مزاحم
نه شوند و خود را به حضور رسانند چنانچه سید عبدالله خان حسب الحکم والا مهر خود بنام
سید خانجهان تغائی خود در باب قول دادن به چورا مسطور و آوردن او به حضور فیض ظهور فرمان
والاشان بنام راجه جے سنگھ سوائی متضمن بر عفو تقصیرات و دست برداشتن راجه مسطور
از تنبیه و تخریب چورا مسطور باگرز برداران روانه ساخت خلاصه مضمون حسب الحکم والا

بر مہر سید عبد اللہ خاں بنام سید خان جہان انگر نواب مستطاب معلی القاب مشفق مہربان
سلامت بعد از ابراز مراسم نیاز و آرزوئے دریافت مواصلت سراپا جمعیت مکشوف
ضمیر منیر می گرداند کہ دریں ولا جوراجات در جناب خلافت و جہانبانی عفو تقصیرات
خود خواستہ پناہ آورد بنوراہ فضل و کرم مشکور شد و پنجہ و قول برای او مرحمت گشتہ حکم والا
صادر شد کہ فدوی درگاہ آسمان جاہ نشان برنگارد در ابلاغ حکم والا نماید کہ جوراسلو
و پسران و برادران و برادرزادگان او را تسلی کردہ قول و پنجہ دادہ از قلعہ ققون صحیح
و سلامت برآوردہ ہمراہ خود بہ حضور بیارد و احتیاط بلیغ نماید کہ از آنہا و تمامی اجناس
اجناس آنہا احدے مزاحم و معترض نشود و ترصد کہ بر طبق حکم والا بعمل آوردہ آنہا را قول و
پنجہ دادہ ہمراہ خود بحضور بیایند و تاکید بلیغ کنند و احتیاط بکار برند کہ احدے مزاحم
و معترض احوال آنہا و اجناس نشود زیادہ جز شوق تقصولیہ نرفت والسلام خلاصہ مضمون
فرمان والا شان بنام راجہ جے سنگھ آنکہ امارت و ایالت پناہ بسالت و جلادت
دستگاہ عمدہ راجہاے عالی شان زبدہ مخلصان بلند مکان رکن السلطنت اعتضاد
الخلافت مشمول عنایت الہی باشند بعد ہذا مخفی نماند کہ تردد آں شہامت منزلت
در تنبیہ و تخریب جوراجات مفصل و مشروحاً معروض جناب قدسی مآب گشت
بعنایت الہی بہ قسمے کہ دل می خواست ہماں قسم تنبیہ و گوشمال آں گروہ بدمال
صورت پذیرفتہ و بہ نہجے کہ آئین ضبط و ربط آں جلادت منش و بزرگان
بود بر تو ظہور یافتہ ع این کار از تو آید مرداں چنیں کنند دریں ولا آں مقہور
ندامت بر ناصیہ خود بہم رسانید پناہ بما آورد و عفو تقصیرات و حفظ جان و
مال خود خواستہ لہذا پنجہ و قول برای او فرستادہ شد باید کہ آں لایق العنایت و
نیز تسلی و دلاسا دادہ روانہ حضور فیض گنجور سازند ہر چند تقصیرات او مقتضاے
برای معنی نہ بود اما چون در جناب فیض مآب کہ سراپا کرم و احسان است و معہذا

امان وحرز جان و مال خود خواسته پناه آورد لهذا از تقصیرات او درگذشتیم قول و
پنجه به او دادیم باید که آن رکن سلطنت مزاحم حال او نه شوند و دست از تنبیه او بردارند
وقایع چون فرمان والاشان به این مضمون بنام امارت پناه راجه جے سنگھ سوائی
حسب الحکم الاعلیٰ بمہر جملة الملک مدار المهام سید عبدالله خان به اسم سید خان جهان
شرف صدور یافته امارت پناه راجه جے سنگھ به استقبال شتافته فرمان گرفت و بر
تارک افتخار جا داد از راه اطاعت حکم اقدس برطبق فرمان والاشان به عمل آورده
کسان خود را از محاصره چال طلب داشت و دست از تنبیه و گوشمال او برداشت سید
خان جهان تغافلی سید عبدالله خان حسب الحکم والا به تسلی و استمالت چورا جاٹ
مقهور پرداخت چورا مسطور با پسران و برادرزاده با خود از قلعه تھون برآمده راجه
مذکور و سید خان جهان مرقوم را دو دو راس اسپ عراقی و عربی داده ملاقات نمود و سید
خان جهان بهادر را در قلعه تھون برده تمامی موجودات آذوقه و مصالح معاینه کنانید
و همراه سید مسطور با پسران و برادر و برادرزادها خود را روانه دارالخلافت شاه جهان
آباد گردید سید خان جهان مسطور چورا وغیره مرقومین را همراه خود در حضور آورده چورا
وغیره مسطورین به وساطت سید مسطور به ملازمت بندگان حضرت جبین نیاز سودند
یک هزار اشرفی نذر گذرانیدند خلعت عنایت گشت محکم سنگھ پسرش پانصد اشرفی
نثار گذرانید خلعت انعام شده رویا برادرزاده چورا مذکور پانصد اشرفی پیش کش
گذرانید خلعت عطا گردید **وقایع** از روی سوانح و التماس هرکاره صوبه پٹنا بعرض
مقدس و معلی رسید که امارت پناه سربلند خان ناظم آن جا بر مسکن دهیر زمیندار آن نواحی
که سر به شورش و فساد برداشته بود و اکثر محالات خالصه شریفه را به تصرف خود آورده
مرتکب انواع ایذا و اضرار مسافرین و مترددین گردیده بود تاخت آورده راه سه شبانه
روز بجلد و یلغار رسیده دهیر سبب تدبیر تاب جنگ نیاورده رو به گریز نهاد امارت پناه به

امارت پناہ مذکور تعاقب او نمود عاقبت الامر دھیر مقہور از صولت فوج بادشاہی بکمال ذلت و خواری در تھلکہ د ہراس مبتلا بہ برگ مفاجات گشت **وقایع** امارت پناہ جے سنگھ سوائی از تھون با جمعیت خود بہ دار الخلافہ رسید چوں معروض قدسی گشت امر شد کہ صمصام الدولہ خان دوران بہادر منصور جنگ بہ استقبال راجہ مذکور شتافتہ بحضور بیارد صمصام الدولہ با جمعیت خود و امرایان عظام و منصب داران کرام تا بارہ پولہ رفتہ راجہ مذکور را بحضور آورد و راجہ مسطور شرف ملازمت دریافت یکہزار اشرفی نثار کرد بہ عطاء خلعت خاصہ ششش پارچہ و یک زنجیر فیل و یک راس اسپ و مالا مروارید و سرپیچ مرصع ممتاز گشت **وقایع** چوں چندے بریں گذشت محمد مراد منصب دار سہ دار سرکار والا کہ بخدمت میر توزکی امتیازے داشت بہرہ نمونی طالع و مساعدت بخت مشمول عنایات بے غایات خاقان زمان خدیو کیہان ظل سبحان گردید در خلوت باریافت و محرم اسرار شاہنشاہی گشت بندگان حضرت از راہ کمال عنایت ہفت ہزاری ہفت ہزار سوار یک اسپہ دو اسپہ منصب او افزودند و سی زنجیر فیل خاصہ و پنجاہ راس اسپ عراقی و عربی با ساز مکلف مینا کاری و طلا و نقرہ و پانصد خلعت خاصہ ششش پارچہ و جواہر بیش قیمت و پنجاہ لک روپیہ نقد و پلنگ خاصہ جہانگیری و جاگیر خلاصہ از صوبہ گجرات و دار الخلافت شاہ جہاں آباد و اکبر آباد لطف فرمودند و مخاطب بہ اعتقاد خان رکن الدولہ فرخ شاہی کردہ پیش آوردند ہر گاہ خان مذکور بہ حضور می آمد نوازش تازہ و عنایات بے اندازہ ممتاز می گشت روزے خان مذکور در دیوان خاص باریافت و سعادت زمین بوس دریافت خاتم قوم انگشتری جواہر پوشیدہ آمد و چوں نظر مبارک بر انگشتری او افتاد خان مذکور را نزدیک خود طلب داشت انگشتری مسطور را بہ نظر مبارک در آوردند اعتقاد خان انگشتری مسطور بر آوردہ پیش نہاد حکم والا صادر شد کہ

انگشتریہاء سرکار از جواہر خانہ بیار ند ایستادہائے پایہ سریرہ دوازدہ خوان پر از انگشتری ہاء جواہر بیش قیمت حاضر آوردند بندگان حضرت خانمذکور را نزدیک طلب داشتہ فرمودند کہ دامن بدار خان مذکور دامن دراز کردہ حضرت خود بدولت بہر دو دست بچندین دفعات انگشتریہاء جواہر در دامن او دادند مقربان بارگاہ ہر چند عرض و التماس می نمودند کہ یک مرتبہ بہ این حد رسید بہ این نوبت پایہ یکے از بندہا افزودن و اعتبار دادن از قانون سلطنت و قاعدہ خلافت بیرون است اظہار و التماس آنہا محمول بغض و تعصب داشتہ منظور نہ فرمودند سید عبد اللہ خان و دیگر بندگان بادشاہی ناخوش شدہ از عداوت و خیر اندیشی خود دقیقہ ای بکنارہ کشیدند در صدد الایام بہ التماس عرض گویان بندگان حضرت بہ عبد اللہ خان پیغام فرستادند کہ چوراجاٹ مصدر فساد و رتن چند مخل کار بادشاہت ہر دو را بہ سرکار والا سپارند خان مذکور بیچ و تاب خوردہ معروض داشت کہ چوراجاٹ را بموجب حکم والا فدوی بعہد و قول دادہ طلب داشتہ و رتن چند نوکر فدوی است حساب سرکار والا از و تعلق ندارد اگر حکم شود چورا مذکور را بہ دستور سابق بہ سلامت بہ مکان او رسانم و رتن چند را از نوکری برطرف گردانم چون خان مذکور قبول حکم والا نکرد مزاج مقدس برہم و صحبت خان مذکور با بندگان حضرت منغص گشت حضرت فکر دستگیر شدن تا بہ قتل رسیدن سید عبد اللہ خان مذکور بسیار می کردند اما صورت نمی گرفت روزے در دیوان خاص قولان را در مکانے پنہاں مسلح نشانیدہ مامور گردانیدہ بودند کہ ہرگاہ اشارہ شود رسیدہ خان مذکور را دستگیر سازند اگر دست بہ یراق کند بہ قتل رسانند مقرب الحضرت صمصام الدولہ خاندوران بہادر از ایں سر واقف بود و معہذا خدمت داروغگی دیوان خاص داشت حضرت از اندرون محل تشریف آوردہ زینت بخش دیوان خاص شدند صمصام الدولہ خان دوران بہادر کہ حاضر بود بہ عرض والا رسانید کہ عبد خان برائے مجرا می آید حکم شد کہ بیاید چون خان مسطور با چندے در دیوان خاص باریافت و

شرف مجرا و سلام سعادت حاصل نمود صمصام الدوله خان دوران بهادر حکم شد که
قول صمصام الدوله خان دوران بهادر نظر بر سیادت و بے تقصیری او کرده برآمد آواز
بلند فرمود که قورا از آنجا که قور بادشاهی که با عبدالله خان معرفت داشت حاضر بود
در دیوان خاص در آمده حاضر شد بندگان حضرت بدماغ شده برخاستند روز وقت
دیگر با صمصام الدوله حضرت بے دماغی فرمودند عبدالله خان ازیں معنی آگاهی یافته
شکر سلامتی و حفظ جان خود بجا آورد و مرهون احسان و جان بخشی خان دوران بهادر شد

وقایع چون عبدالله خان مذکور دهم خورده خود را به کناره کشید و کیفیت حال را به
امیر الامرا بهادر حسین علی خان بهادر برادر خود را که ناظم صوبه جات دکهن بود نوشت
خلاصه مضمون آنکه برادر عزیز القدر خان سعادت و اقبال نشان سلامت بعد دعوات
مزید حیات مکشوف می گرداند دریں ایام بعض مردم در جناب خلافت و جهانبانی صفات
بهم رسانیده حضرت را در حق ایں جانب سوء مزاج کرده اند چوراجات در مکان خویش متحصن
شده قلعه خود را محکم کرده بود امارت پناه راجه جے سنگه سوائی با چهل پنجاه هزار سوار و زیاده
ازیں پیاده تا یک نیم سال کامل بر او محاصره داشت و دو کرور روپیه از مال سرکار والا
دریں کار صرف شده هنوز روز اول بود چون چوراجات مذکور ملتمس گشته و به ادای
سی[۳۰] لک روپیه پیش کش عفو تقصیرات خود امان بجان خواسته به ایں جانب حکم شد که او را
پنجه و قول داده به طلبد و راجه جے سنگه را از تنبیهش باز دارد خیر خواه خلایق به موجب حکم والا
او را پنجه و قول داده طلب داشته و راجه مذکور را از تنبیهش باز داشت چنانچه چورا مذکور با
پسران و برادر و برادرزادها به حضور آمده و پیش کش را داخل خزانه عامره نموده هرهمه
دست بسته سعادت ملازمت حاصل نموده حالا به التماس غرض گویان و مایه فسادان حکم
می شود که چوراجات مصدر فساد و رتن چند نوکر خود را که مخل کار بادشاهی است در سرکار
والا سپارد هر چند که ایں جانب دریں باب جواب می دهد که چوراجات را بموجب حکم والا

پنجہ و قولی داده طلب داشته ام و رتن چند نوکر منده است از سرکار والا هیچ تعلق ندارد
اگر حکم شود چوڑاند گور را به مکان او در رسانم و رتن چند را از نوکری خود برطرف گردانم اما
آن همه پرخاش بے جا خالی از پیچش و فساد نیست و سوائے آن فکر و تردد جان کشی
این جانب بسیار دارند بالضرور لاچار این جانب خود را به کناره کشید و نگاه داشت سپاه
در پیش کرده به عنایت الهی سی هزار سوار و همین قدر پیاده موجود و قلم بند شدند و
مدد برادران و آشنایان بار به علاوه نهایتش حالا مزه نمانده آمدن آن برادر سعادت نشان
ضرور باید که به مجرد رسیدن این نوشته زود و شتاب با جمعیت شایسته خود را درین جا
رسانند توقف و تاخیر جائز نه دارند **وقایع** بندگان حضرت ظل سبحان خلیفة الرحمان
بخاطر مبارک آوردند و مصلحت برین معنی مقتضی شد که نظام الملک عرف چین قلیچ خان بهادر
پسر غازی الدین خان مرحوم که به فوجداری سرکار مرادآباد سرافرازی داشت سپاهی و
هم متصدی است به حضور باید طلبید و وزارت بر او مقرر باید کرد فرمان والا شان صادر
فرموده نظام الملک را به حضور طلب داشتند مشار الیه بموجب طلب حضور نایب مستقل گذاشته
به حضور رسید خلاصه مضمون فرمان آنکه امارت و ایالت پناه شهامت و بسالت دستگاه
اعتضاد الخلافت الکبریٰ اعتماد السلطنة العظمیٰ زبده مخلصان و فاکیش خلاصه دوستان
دوراندیش به عنایت و التفات امیدوار بوده بدانند بعض مقدمات که انکشاف آن موقوف
بر رسیدن آن شهامت نشان در حضور است تعلق دارند لهذا آمدن آن رکن السلطنت
در حضور پرنور بر ضرور و معهذا چون دو سال کامل گذشته که ما بدولت آن امارت مرتبت
را ندیده ایم باید که به مجرد ورود فرمان والا شان نایب مستقل خود در آن جا گذاشته با جمعیت
شایسته روانه این صوب شوند و خود را جلد و ملغر به سرعت هرچه تمام تر به حضور رسانند
و ما را مسرور سازند **وقایع** چون نظام الملک با جمعیت کثیر به حضور رسیده شرف
ملازمت دریافت به عنایت خلعت خاصه و سرپیچ مرصع مشمول الطاف

شاہنشاہی گشت بندگان حضرت پیغام وزارت دادند نظام الملک ہنگامہ بے
انتظامی دربار جہاں مدار دیدہ چوں بس ہوش وکمال و دوراندیشیہا داشت قبول نہ
کرد حضرت چوں دیدند کہ نظام الملک ہم قبول نہ کردہ امارت پناہ سربلند خان
بہادر ناظم صوبہ پٹنا را برائے ایں کار طلب حضور فرمودند خلاصہ مضمون فرمان کہ بہ طلب
خان مشار الیہ رفتہ آنکہ شہامت وجلادت نشان زبدۂ خوانین بلند مکان مخلص خاص
محب با اختصاص والاشان سربلند خان بہادر بہ عنایت والتفات شاہنشاہی
امیدوار بودہ بدانند چوں دریں ایام بعض مقدمات کہ سرانجام آں موقوف بر رسیدن
آں شہامت نشان در حضور است رو دادہ اند رسیدن آں امارت وایالت پناہ ضرور
پر ضرور ومعہذا مقدمات صوبہ بنگالا واودلیہ از مدتے ابتر انتظام آں نیز بہ استصواب
وصلاح آں دور اندیش باید کرد لہذا انگارش می یابد کہ خدمت آں جا بہ دستور سابق
برخود بحال دانستہ نایب مستقل دراں جا گذاشتہ با جمعیت شایستہ روانہ ایں صوب
شوند وخود را بہ سرعت واستعجال جلد وبلغر ہر چہ تمامتر دریں جا رسانند دریں باب
توقف وتاخیر جایز ندارند **وقایع** سربلند خان بہادر نیز بہ موجب طلب وحکم والا نایب
خود را در پٹنا گذاشتہ با پنجاہ ہزار سوار و زیادہ ازیں پیادہ در جناب خلافت
وجہانبانی رسیدہ سعادت زمین بوس دریافت بہ عنایت خلعت خاصہ وسرپیچ
مرصع فرق عزت وافتخار برافروخت حضرت خود بدولت خان مشار الیہ را نیز پیغام وزارت
فرمودند چوں خان مذکور نزد سید عبداللہ خان بخانہ خان مذکور رفتہ بود خان مرقوم حکایتا
گفت کہ وزارت بہائے ایں سر است ہر کہ ایں سر بگیرد بعد آں خدمت بگیرد سربلند خان
مسطور ایں کلمات عبداللہ خان شنیدہ قبول نہ کرد ونیز سید عبداللہ خان بہ سربلند خان
مسطور گفت کہ من دوستدار شما ایم در نگاہ داشتن سپاہ پریشانی وتصدیع خواہند
کشید مصلحت آنست کہ سپاہ را شما رخصت بکنید سربلند خان بہادر اسلوب صحبت ہا

دیده بخانه خود آمد و سپاه خود را بیک حرف جواب داد و رخصت نمود مردم برای طلب خود با میر خان مذکور هنگامه کردند عاقبت الامر افیال و دیگر اجناس خان مذکور در طلب خود ها گرفته متفرق شدند و **وقایع** چون آتش فساد بالا گرفت و ناخوشی بادشاه و قت بحال سید عبد الله خان بر ملا گشت حضرت از راه مصلحت خود بدولت به شکار سوار شدند و به عبد الله خان گفته فرستادند که وقت مراجعت برای دیدن شما تشریف می فرمایم خان مذکور چبوتره لک روپیه تیار ساخته و نذر و نثار موجود داشته حضرت خود بدولت سیر و شکار نموده بخانه خان مذکور تشریف آوردند خان مذکور آداب استقبال بجا آورده حضرت را بر چبوتره لک روپیه نشاند و ده خوان پر از جواهر و پنج زنجیر فیل و ده راس اسپ و نه خوان پارچه پیش کش گذرانید حضرت خلعت خاصه که در بدن مبارک بود و سرپیچ مرصع انعام داده و به انواع مهربانی و اقسام شیرین زبانی رام فرموده خاصه نوش جان فرموده یک پهر کامل در خانه سید عبد الله خان آرام و آسایش نموده بدولت خانه تشریف آوردند هر چند بظاهر رفع اینهمه هنگامه و ناخوشی گردید اما در باطن ها همان کدورت باقی ماند بقول آنکه ؎

چون شیشه ساعت هستند بهم　　　　دلها همه پر غبار و روها همه صاف

وقایع چون امیر الامرا حسین علی خان بهادر بر طبق نوشته سید عبد الله خان ازین هنگامه در دکهن آگهی یافت سید عالم علی خان برادر زاده خود را که خان مذکور با او نسبت فرزندی داشت با مردم و قبایل و تمامی اسباب و خزائن و کارخانه جات در دکهن گذاشته با دکهنیان بدکیشان آمیزش بهم رسانیده فوج عظیم از آن جماعه لئیم همراه گرفته با لشکر گران و توپ های فراوان عازم دار الخلافت شاه جهان آباد گشت در اثناء راه فیلی آراسته و بنگله پشت او از هر چهار طرف پرده کشیده فوج علیحده همراه او مقرر کرده بود شهرت داد که فیل مذکور سواری شاه زاده پسر محمد اکبر

است شاه زاده مذکور در دکهن آوار گیها داشت راجه ساهو شاه زاده مذکور را گرفته حوالہ نموده سواری به طور شاهزادها به توزک و تجمل تمام در راه میگذرانید نمود در شب مردم عمده گرد بنگله چوکی می دادند و در سواری بر بنگله مذکور دو کس عقب بنگله نشسته مورچهل می نمودند امیر الامرا در جناب خلافت و جهانبانی عرضه داشت ارسال داشته به نظر انور گذشت نوشته بود که راجه ساهو زمیندار صوبه جات دکهن پسر محمد اکبر را که دران نواحی آوارگیها داشت گرفته به فدوی درگاه بعد گرفتن قول و قرار که احدی خواهان جان او نه باشد و به طور دیگر محبوسان در قلعهٔ مبارک محبوس باشد سپرد و نیز از کمترین غلامان عهد و پیمان گرفت که عوض این مجرا والده و برادر فدوی که از عهد خلد مکان در قلعه محبوس اند خلاص شوند فدوی درگاه نیز به او قول داده شاه زاده را از و گرفته به حضور می آرد چون تقدیر الهی مقدم بر جمیع کارآگهی است حضرت از مقدمات پیشین و معروضهٔ او غافل گردیده به نهجے که امیر الامرا حسین علی خان نوشته بود یقین و دلنشین سلاح کاران دور اندیش و خیر خواهان صفا کیش هر چند معروض مقدس گردانیدند و التماس نمودند که آمدن امیر الامرا از دکهن بدون حکم حضور فیض ظهور خالی از فساد نیست مصلحت چنان اقتضا می فرماید که یکے از امرایان عظام با فرمان واجب الاحترام تعین شود تا او تاکید رود که فرمان عالی شان رسانیده او را به حضور آمدن نه دهد و از هر جا که رسیده باشد باز گردانیده روانه دکهن سازد و شاهزاده را به حضور بیارد بندگان حضرت اخلاص خان که بمنصب پنج هزاری پنج هزار سوار سرافرازی داشت و از امیران عهد حضرت خلد مکان بود و با امیر الامرا معرفت اخلاص و آشنائی کمال داشت تجویز فرمودند با وعده مواد منصب دار دالاشاهی سوائے جمعیت او و فرمان والا شان بنام امیر الامرا حسین علی خان بهادر خلعت خاصه داده رخصت فرمودند شرح فرمان والا شان آنکه امارت و ایالت مرتبت شهامت و بسالت منزلت خلاصه خاندان صفوت سلالهٔ دودمان نبوت زبدهٔ

مخلصان دور اندیش عمده عمده فدویان وفا کیش خان سمو المکان برادر گرامی قدر عطوفت
نشان امیر الامرا حسین علی خان بهادر مشمول عنایات ایزد سبحان باشند عرضه داشتے
که درس ولا مشعر بر روانه شدن خود به درگاه گیتی پناه با پسر شاه زاده محمد اکبر
ارسال داشته بوده به نظر گذشت و به مطالعه در آمد آنچه از التماس راجه ساهو در باب
خلاصی مادر و برادر خود و حفظ جان شاهزاده مذکور که احدے خواهان جان او نباشد
و به دستور سلاطین دیگر در قلعه محبوس ماند معروض داشته بودند مشروحاً و
مفصلاً معلوم شد و این معنی درجه پذیرائی یافت در مقدماتے که آن امارت و ایالت
مرتبت سخن گفته باشند خلاف آن امکان ندارد در جائے که خود قول و قرار کرده باشند
چه احتمال که عمل بر خلاف آن رود به قسمے که آن عمدة الملک به راجه ساهو قول و قرار
کرده اند همان عهد و پیمان ثابت و راسخ است هرچند این مقدمه عمده است آمدن آن
شهامت منزلت به حضور و آوردن چنیں محبوس کلاں لازم بود و معهذا ما به دولت
به دیدن ایشاں مشتاق بودم اما چوں ضبط و بندوبست ملک دکھن تعلق بوجود
باجود آں عمدة الملک است خیلے تعلق خاطر بهم رسانیده و تردد راه یافته که مبادا
دکھنیان بدطینتان دست آویز سخن ساخته فساد نه کنند و باعث خلل آں دیار نه
شوند ازاں جا که همگی همت حق طویت ما به انتظام دیار و رفاه و آسودگی خلایق پروردگار
مصروف است و همیشه ایں تردد و تفکر پیش نهاد خاطر می باشد لهذا مصلحت
چناں اقتضا می نماید که آں رکن السلطنت از هر جا که رسیده باشند به ملک
دکھن معاودت نموده زود بندوبست و نظم و نسق آں جا پردازند بعض
مقدمات و مطالب زبانی بسالت نشان اخلاص خان که به تخصیص برائے
ایں کار مامور گشته معلوم خواهد شد باید که بر طبق آں به عمل آورده محبوس مذکور را
حواله خان مذکور کرده رسید به مهر او بگیرند و در باب او و متعلقان راجه ساهو و دیگر مطالب

ہر چہ کہ داشتہ باشد معروض دارند نہیچ کہ آں والا دودمان در ہر مقدمات و مطالب معروض خواہند داشت درجہ پذیرائی خواہد یافت یک سر مو تفاوت و تجاوز نہ خواہد شد از ہر جا و ہر مکان کہ رسیدہ باشند بعد روانہ ساختن شاہزادہ مذکور ہمراہ اخلاص خان و معروض داشتن مطالب خود روانہ ملک دکھن شوند و زود منزل بہ منزل شتافتہ دراں جا برسند دریں باب تاکید اکید شناسند زیادہ چہ نوشتہ شود **وقایع** اخلاص خان از حضور رفیض ظہور دستور رے یافتہ با فرمان والاشان روانہ دکھن نزد امیر الامرا گردید خان مذکور جلد بسرعت تمام تردد نمودہ مالوا رسید و چوں امیر الامرا حسین علی خان بہادر از اں طرف باپنجاہ ہزار سوار و زیادہ ازیں پیادہ در صوبہ مذکور رسیدہ بود با خان مشار الیہ اتفاق ملاقات افتاد بخشی الملک امیر الامرا بہادر فرمان باری ایستادہ کردہ استقبال نمودہ فرمان گرفت و بر تارک افتخار جا دادہ آداب تسلیمات و کورنشات بجا آورد در جواب فرمان مذکور ہما نوقت عرضہ داشت ابلاغ داشتہ بہ ہماں دستور با اخلاص خان روانہ دار الخلافت شاہجہاں آباد گردید مضمون عرضداشت آنکہ عرضہ داشت کمترین عقیدت گزین امیر الامرا بعد ادائے آداب تسلیمات و کورنشات بہ موقف عرض ایستادہ ہائے پایہ سریر خلافت مصیر بندگان حضرت سلیمان شوکت فریدون مرتبت می رساند فرمان والاشان قضا جریان کہ بنام فدوی کمترین غلامان صادر شدہ بود شرف نزول اجلال فرمود فدوی آداب تسلیمات و استقبال بجا آوردہ بر تارک افتخار جا داد سرافراز و ممتاز گشت حکم والا صادر شدہ بود کہ عقیدت طراز از ہر جا و ہر مکان کہ رسیدہ باشد مراجعت نمودہ روانہ ملک دکھن شود و بہ تنظیم و نسق و ضبط و ربط آں جا پردازد و پسر شاہزادہ محمد اکبر را حوالہ اخلاص خان نماید و از در رسید بگیرد و در باب او و متعلقان راجہ ساہو معروض دارد بہ قسمے کہ فدوی درگاہ معروض خواہد داشت ہماں قسم بہ عمل خواہد آمد یک سر مو تفاوت و تجاوز

نخواہد شد جاں نثار انواع امتیاز و افتخار اندوخت قبلۂ عالم و عالمیان سلامت
ہر چند آمدن فدوی در درگاہ والا بجناب سپہر رکاب بدون حکم حضور پرنور بعید از ادب
و بیرون از قاعدہ فدویت است چوں بعض مقدمات آں ملک تعلق بہ التماس حضور
فیض ظہور داشت و معہذا محبوس عمدہ بود فدوی از ہیچ یکے خاطر جمع نداشت
بالضرور نایب مستقل با جمعیت شایستہ دراں ملک گذاشتہ روانہ آستان فیض
نشان گردید و چوں در مالوا رسید فرمان والاشان متضمن بر مراجعت فدوی بہ
ملک دکھن مصحوب اخلاص خان شرف نزول فرمودہ خواست کہ بر موجب تاکید حضور
بہ عمل آرد و بہ آں صوب برگردد وکلاء راجہ ساہو کہ در سپردن پسر شاہزادہ محمد اکبر مصدر
مجری و نیکو خدمتی گردیدہ با جمعیت کثیر ہمراہ فدوی در درگاہ نگذاشتند و الحاح و التجا
نمودند کہ بدون رسیدن شما در حضور صورت خلاصی محبوسان راجہ ساہو نخواہد شد و
در واقع از بیشتر قرار ہمچنیں بود اگر فدوی عہد شکنی می نماید و بموجب حکم برمیگردد ایں جماعہ
کہ ہمراہ اند و دریں مقدمہ مجری کلی نمودہ اند دغا می پندارند و متردد و متنفر می شوند لہذا
از مصلحت بعید دانست و مراجعت نہ کرد و معہذا آرزوئے قدم بوسی زیادہ از حد دامن گیر
عقیدت طراز شدہ و مسافت ہم قلیل ماندہ بود لہذا روانہ درگاہ فلک اشتباہ گردید
ان شاء اللہ تعالیٰ زود بہ عتبۂ فلک رتبہ رسیدہ محبوس را حوالہ متصدیان سرکار می نمایند
و مقدمات و مطالبات متعلقہ آں ملک را التماس نمودہ روانہ مکان متعلقہ می گردد زیادہ
حد ادب ندید **وقایع** عبد اللہ خان از راہ عاقبت اندیشی و قباحت فہمی بخاطر
آورد کہ سربلند خان و نظام الملک و راجہ جے سنگھ سوائی امیر کلان و خانہ زاد
بادشاہی اند بودن ایں مردم در حضور خوب نیست بہ حکمتے آنہا را باید بہ گرد و بیرون
جات باید فرستاد در جناب خلافت و جہاں بانی معروض داشت کہ از ممالک محروسہ
دو صوبہ کلاں اند یکے صوبہ مالوا دوم صوبہ کابل کہ سرحد ہندوستان است از وجود

ناظم خالی و در هر دو صوبه فساد برپاست ازین امیران نظام الملک و سربلند خان
یکے را به مالوه و یکے را به کابل امر شود بندگان حضرت این معنی را منظور فرموده سربلند خان را
به صوبه داری کابل و نظام الملک را به نظم و نسق صوبه مالوا مامور فرمودند هر دو را خلعت
خاصه و یک یک زنجیر فیل انعام داده رخصت فرمودند سربلند خان بهادر تهیهٔ اسباب
نموده روانه کابل شد نظام الملک چین قلیج خان نیز به سرانجام و لوازم سفر پرداخت
چون نظام الملک امیر قدیم و پرهوش و دور اندیش بود در دل فکرها دیگر داشت قبایل
و تمام اثاث البیت و اشیاء خود را همراه گرفته و از مال و امتعه خود هیچ نگذاشت و
به مردم شاگرد پیشه و سپاه خود را فرداً فرداً تاکید نمود که مردم قبایل خود را نیز همراه گیرند
و از مال و متاع خود هیچ نگذارند همچنان شد جمیع مردم همراهی و سپاه او و مردم قبایل
و تمامی مال و متاع خود را همراه گرفتند **وقایع** امیر الامرا حسین علی خان بهادر
به مفاصله ده کروه از دار الخلافت با فوج گران و توپهاے فراوان رسید جمیع امرایان
عظام و منصب داران کرام استقبال او نمودند بندگان حضرت ظفر خان بهادر را پیش
امیر الامرا فرستادند و پیغام فرمودند که پسر شاه زاده محمد اکبر را که همراه آورده اند پیش
از رسیدن خود به حضور بفرستند چون در حقیقت هیچ نبود امیر الامرا بنا بر دغا طلسم کرده
بود در جواب معروض داشت که پس فردا که روز سعید قدمبوسی است فدوی درگاه خود
بحضور خواهد آورد و به متصدیان سرکار سپرده رسید حاصل خواهد نمود **وقایع** عبد الله
خان التماس نمود که امیر الامرا جبوس کلان همراه می آورد و سعادت قدمبوس حاصل می نماید
راجه جے سنگه سوائی که در حضور است با او صحبت موافق نیست چون این مردم راجپوت همراه اند
امیر الامرا بهادر هم جماعتے از دکهنیان آمده اند مبادا پرخاش بمیان آید و باهم خانه جنگی شود
حکم والا زینت نفاذ یابد که راجه جے سنگه رخصت شود و به وطن برود بندگان حضرت از راه
ساده دلی و صاف نهادی منظور فرموده رقعه به دستخط خاص به راجه مسطور نوشتند و خلعت

خلعت خاصه و سرپیچ مرصع بخانه او فرستادند پیغام دادند تاکید فرمودند که زود کوچ کنند
خلاصه مضمون رقعه آنکه شفقت خاص امارت و ایالت پناه بعض مصلحت وقت مقتضی بر
این معنی است که آن امارت مرتبت فردا که بساعت سعید است روانه وطن شوند و باقی
بندوبست محالات متعلقه خود پردازند ما بدولت شما را رخصت فرمودیم و خلعت خاصه
و سرپیچ مرصع رخصتی فرستادیم حالا انتظار رخصت حضور نه کشند فردا البته راهی
شوند والدعاء **وقایع** هر چند راجه مذکور بمبالغه التماس نمود که این همه بر دشمنان حضرت
دغا است مصلحت نیست که فدوی از قدم مبارک جدا شود بلکه صلاح دولت آن است
که حضرت از قلعه برآیند و بیرون خیمه زنند جان نثار همراه رکاب سعادت است کسی را مجال و
طاقت نیست که دم تواند زد چون تقدیر چنین بود اصلا منظور و مقبول نه شد و بخاطر
مبارک جا نگرفت راجه مذکور لاچار پیش از طلوع آفتاب کوچ کرده روانه وطن خود
گشت **وقایع** امیر الامرا حسین علی خان صبح آن یک پهر روز برآمده خلاف ضابطه
نوبت نواخته داخل دار الخلافه شاه جهان آباد شد دکهنیان بدطینتان همراهی امیر الامرا
در وقت داخل شدن در راه و کوچه و بازار به مال مردم دست تعدی دراز کرده و مزدوران
بیرون شهر را بے وسواس خراب و پائمال ساختند هر چند این همه بے ادائیها و امیر الامرا
و ناهنجاری مردم همراهی او معروض قدسی گشت حضرت به طمع مجوس کلان طرح میدادند
و فریاد و نالش احدے نه شنیدند روز داخل شدن شهر امیر الامرا در حویلی خود رفته
و در قلعه نیامد و التماس کرده فرستاد که فردا ساعت ملازمت فدوی درگاه است و چون
اکثر مردم رؤسا دکهن همراه اند همراه فدوی سعادت ملازمت حاصل خواهند نمود از بندوبست درگاه
در آمدن خود اندرون قلعه هراس دارند و ملاحظه می کنند امیدوار است که دو روز در قلعه
بندوبست فدوی شود از آنجا که تقدیر مقدم بر همه فکرها و تدبیر است منظور فرموده بندوبست
قلعه را بدست او دادند کسان امیر الامرا در قلعه رسیده جمیع بندها و یکسر بے ما پادشاهی را

که از مدت و عهد سلاطین پیشین بجودند و قلعه در ضبط و بند و بست آنها بود باقبالی
و زن و فرزند برآورده در هر جا و هر مکان خود نشستند و به قید و ضبط و تصرف خود
نگه دارند هرچند خادمان محل التماس این معنی نمودند و اشکال اظهار کردند که برآوردن
بندها بادشاهی از قلعه و نشانیدن کسان خود بواز سرکشی می دهد این معنی خوب
نیست به نظر در می آید که هتک حرمت مایان گردد و نقصان در آبرو و ناموس ما و دا
راه یابد حضرت خبردار شوند چون خواهش الهی به قسم دیگر بود منظور نشد

وقایع

امیر الامرا یک پهر روز برآمده از خانه خود با فوج شایسته سوار شده در قلعه در آمد در دیوان
خاص بار مجرا یافت و شرف ملازمت حاصل نمود یک هزار اشرفی نثار گذرانید حضرت
از راه عنایت بغل گیری فرموده خلعت خاصه و سرپیچ مرصع انعام دادند و جیغهٔ فرق
مبارک بر سر امیر الامرا بستند و چیره امیر الامرا بر فرق مبارک نهادند چون کیفیت محبوس
حضرت استفسار فرمودند امیر الامرا التماس نمود که محبوس حاضر است و وکلای راجه ساهو
که همراه فدوی در درگاه آورده اند التماس دارند که مادر و برادر راجه ساهو خلاص شوند
محبوس را هر جا که امر شود حواله نمایم فدوی نیز همین قسم به آنها عهد کرده که اول
محبوسان ترا خلاصی بدهانم حکم شود که مادر و برادر راجه ساهو را حواله وکلای او نماید منظور
فرموده بندها را که از مدت چهل سال از عهد حضرت خلدمکان در قلعه محبوس بودند
برآورده حواله آن جماعه نمودند امیر الامرا باز التماس نمود که قول فدوی که با این مردم
بود از عنایات حضرت برابر شد عذری در میان نماند صبح روز دیوان عام محبوس
را به نظر اشرف می گذرانم تا شهره عام شود منظور شد امیر الامرا رخصت حاصل نموده
بند هولی دکهنیان را همراه گرفته بخانه خود آمد وقت شب ارکان دولت و اعیان
مملکت به عرض قدسی رسانیدند که سید عبدالله خان و امیر الامرا اراده فاسد
دارند این همه فریب و دغابست مصلحت چنان اقتضا می نماید که بیع حضرت خود به دولت

به سیر و شکار برآیند و بیرون قلعه خیمه و دیا بجائے رسند که اراده این ها پیش نه رود و ما بندها همراه رکاب سعادت ایم لازمه فدویت و جانفشانی بجا آریم حضرت قبول کرده صبحے به تیاری سواری فرمودند سید عبد الله خان ازیں معنی آگاهی یافته التماس کرده فرستاده که صبحے امیر الامرا محبوس رامی آرد و در دیوان عام به نظر اشرف می گذراند سواری موقوف شود و حکم به تیاری دیوان عام گردد به حسب تقدیر التماس خان مذکور قبول کرده سواری موقوف و حکم به تیاری دیوان عام فرمودند

وقایع هشتم ربیع الآخر سنه هزار و یک صد و بست[1] و نه هجری مقدسه صبحے امیر الامرا حسین علی خان بهادر و سید عبد الله خان بهادر با تمامی فوج خودها سوار شده به دربار آمدند چوں در قلعه مبارک بندوبست نام بردها بود ازهم دم سپاه یعنے در قلعه آمدند و اکثرے از دکھنیان وغیره بر دروازه قلعه و کوچه ها و بازار ایستاده اند سید عبد الله خان بهادر و امیر الامرا حسین علی خان بهادر در حضور اقدس آمده در دیوان خاص مجرا نموده بعض مقدمات دیگر دور از کار و تکلیف مالایطاق التماس نمودند و درخواست کردند حضرت چوں دیدند که وضع و اطوار ایں ها بر نهج دیگر است آنها را در دیوان خاص نشانیده خود بدولت به اندرون محل تشریف بردند راجه اجیت سنگھ زمیندار جودھ پور خسر حضرت که در باطن با منافقان اتفاق داشت و شریک مصلحت ایں کار بود با جمعیت چهار هزار کس از قوم راجپوتیه در دیوان عام اندرون قلعه نشسته بود حضرت خود بدولت رقعه بدستخط خاص به راجه مسطور نوشتند و به دست یکے از خواجه سرا داد تا به راجه مذکور برساند مضمون رقعه آں بود که قلعه سمت مشرق به طرف دریاے جمنا خالی است اگر توانید جمعے از همراهان خود برگمارند تا من برآیم و به طرفے روم خواجه سرا مذکور رقعه را در جیب انداخته به هزار حکمت و حیله

---

(۱) ایک نسخہ میں "سنہ یک ہزار و یک صد و سی و یک" تحریر ہے۔

از دست کسان عبدالله خان و امیرالامراء که در هر جا و همه جا خبردار بودند خلاصی یافته
نزد راجه اجیت سنگه راتهور رفت و رقعه را بدستش داد راجه مسطور رقعه را خوانده در جواب
نوشت که وقت از دست رفت حالا از من چه می تواند شد بلکه از روایات مختلفه روایتی
است که راجه اجیت سنگه که در باطن با منافقان اتفاق داشت و هم مصلحت در بر
کار بود رقعه مذکور را بجنس نزد سید عبدالله خان فرستاد تا خان مذکور خبردار شود سید
عبدالله خان بعد مطالعه این رقعه چوراجاٹ را طلب داشت و تاکید نمود که بسمت
مشرقی طرف دریا جمنا از قلعه خبردار شود تا کسی برآمدن نتواند چورامن مسطور با جمعیت
خود بطرف ریتی جمنا رفته طرف مشرق قلعه را محافظت نمود خبردار شد سید عبدالله
خان و امیرالامرا سید حسین علی خان باهم مصلحت کردند که در انصرام کار حالا توقف
صلاح نیست همچنان کردند جماعتی شرارت پیشه گان و جفاکیشان را اندرون
محل بادشاهی فرستادند آن جماعه ناقباحت فهمان و کوته اندیشان به محل سرای خاص
درآمدند چند اتائی از پرستاران محل دست به یراق کرده و بر عاقبت خواران زخم رسانیدند
مصروف کار بادشاهی شدند حضرت هم شمشیر علم کرده برآمدند و بر آنها به دفعات
شمشیر انداختند عاقبت الامر چون زمانه یاوری نه کرد کنج به طاعت الهی اختیار نمودند
وقایع جماعه دکهنیان که به کومک امیرالامرا در کوچه و بازار گرد قلعه سوار شده
ایستاده بودند به استماع این خبر چون به مال اهل بازار دست اندازی نمودند غوغا
شد دکهنیان سراسیمه شده مثل گرمیش به هر طرف خزیدند و شکار اهل بازار گردیدند
شش هزار سوار منصب دار و الااشاهی حاجیش منصب و سپاهی مقرری که از اعیان
قدیم الایام از دفعت حضرت خلد مکان اعیان دربار و محل اعتبار بودند به استماع این خبر
تیار شده تا به دروازه قلعه رسیدند اکثری ازان بوسع امکان تردد و جانفشانی
نمودند چون کار آخر شد و قلعه بدست سید عبدالله خان و حسین علی خان مدعیان آمد

لاچار برگشته بخانه خود ها رفتند دریں هرج مرج طویله خاص هفت هزار اسپ گرد قلعه آتش برگرفت و اکثرے اسپان خاصه در همان طویله سوختند و باقی ها را هر دو برادران باخود ها قسمت کرده گرفتند بعد قید کردن حضرت و دل جمعی ازیں کار خزانه‌ها از نقود و طلاآلات و نقره آلات و جواهر آلات و دیگر اجناس بادشاهی را به ضبط آورده بهمان حساب به تصرف خود ها آوردند **وقایع** سید عبدالله خان و امیرالامرا حسین علی خان هر دو برادران به اتفاق یک دیگر شاه زاده رفیع الدرجات را از محبوس خانه برآورد بر تخت بادشاهی نشانیدند و برفرق ایشان چتر گردانیده سکه و خطبه به نام نامی ایشان رایج گردانیدند جمیع امرایان عظام و منصب داران کرام آداب تسلیمات و کورنشات بجا آوردند محمد مراد کشمیری که مخاطب به اعتقاد خان رکن الدوله شده بود و مال کثیر از عنایات حضرت باخود داشت شب قید حضرت در خانه خود آمده سپاه خود را رخصت نموده طلب آنها بے باق کرده داد و به انقباط ذمه خود پرداخته سبک بارگشت سپاه او هر چند ترغیب به استقلال نمود جرأت نه کرد عاقبت الامر هر دو برادران مذکوران چوکی بر خانه اش فرستاده مال و متاع او را به قید ضبط آوردند و هتک حرمت او نمودند همچنیں سعادت خان که امیر کلان بود و جمعے از مردم سپاه با خود موجود داشت سر از اطاعت و انقیاد آنان پیچیده دم همسری می زد در خانه خود به استقلال زده بود سید عبدالله خان و سید حسین علی خان مردم معتبر و عمده نزد او فرستاده که تسلی و دلاسا نموده و صحبت درمیان آورده بیارند همچنان شد چون مردم قسم کلام مجید درمیان دادند و او را آوردند بعد آمدن او زندان کردند و چوکی بخانه او فرستادند و مال و متاع او را بضبط آوردند یازده لک روپیه از نقود و جنس که به ضبط درآمده مشار الیهما متصرف شدند **وقایع** چون نظام الملک از حضور بادشاه محمد فرخ سیر بخدمت نظم و نسق صوبه مالوا امتیاز یافته بود و اسلوب حضور دیده از سید عبدالله خان و سید حسین علی خان رخصت

خواست خان مذکوران چون از بودن نظام الملک در حضور وسواس بخاطر داشتند
رخصت داده سزاولان مقرر کردند که زود به محال متعلقه روانه گردانند نظام الملک
باتمامی مردم قبایل و همگی اشیاء و اسباب و رفقاء روانه صوبه مالوا گردید هرچند که
خان مذکوران تقید بران کردند که پسر خود را در حضور بگذارد قبول نکرده به همان عنوان
روانه صوبه مالوا شد **وقایع** نظام الملک چون امیر کلان و از مدبران قدیم
بود و سید عبد الله خان و حسین علی خان از جانب او وسواس بخاطر داشتند و نیز
چون شاهزاده نیکوسیر پسر محمد اکبر بادو برادرزاده خود از ایام طفولیت از عهد خلد مکان
که عرصه چهل سال گذشته بود در قلعه اکبرآباد بودند و صوبه مذکور از وجود ناظم خالی بود زیاده
تر مشوش شدند که نظام الملک به همان راه اکبرآباد نرود و مبادا از شاهزاده آمیزش بهم رسانند
و فساد نه کند سید غیرت خان همشیرزاده خود را که به منصب پنج هزاری ذات پنج هزار سوار
سرافرازی داشت علم و طوغ و ماهی و مراتب و خلعت خاصه و جیغه مرصع دادند بصوبه داری
صوبه اکبرآباد مقرر نمودند و سنجر خان و شمشیر خان والاشاهی هیچ آبادی را همراه دادند و
تاکید بلیغ نمودند که پیش از نظام الملک جلد و بلغر به اکبرآباد برسند و از قلعه خبردار شوند
سنجر خان را پرگنه مهوبه و شمشیر خان را پرگنه کاکوری از سرکار لکهنو جاگیر و به هردو کس
خلعات داده رخصت نمودند سید غیرت خان با سنجر و شمشیر خان روانه محال متعلقه
خود گردید و منزل به منزل کوچ به کوچ شتافته پیش از رسیدن نظام الملک به
اکبرآباد رسیدند **وقایع** چون بعد از چندے سید عبد الله خان و حسین علی خان
قلعه داری قلعه اکبرآباد به سمندر خان که به منصب سه هزاری ذات و دو هزار سوار سرافرازی
داشت مقرر نمودند خان مذکور بخدمت قلعه داری قلعه مذکور امتیازے یافته به گاو
گهات نزدیک به اکبرآباد رسید هزاری هاے قلعه را پیغام فرستاد که هرچه از هزاری
و کمبریه ها و دیگر عمله و فعله توپ خانه قلعه آمده استقبال کنند و مارا در کوره گهاٹ

به بیند جمله هزاریها و بکسریه ها با خود ها مصلحت نمودند و دایمه خوردند که طلب سه ماه به بایان در سرکار و اسلوب سلطنت به این اطوار حالا مردم را کے اعتبار دستندر نام قلعه دار هر همه اجتماع نمودند و با مترسین نام زنار دار که صاحب مدار شاهزاده نیکوسیر بود آمیختند و عقد موافقت بستند شاهزاده نیکوسیر را با هر دو برادر زاده اش برآوردند و بر تخت شاهی نشانیدند مترسین مذکور بمنصب هفت هزاری هفت هزار سوار و مخاطب به راجه بیربل و بخدمت وزارت امتیاز یافت مبلغ یک کرور هشتاد لک روپیه خزانه که در قلعه موجود بود بر آورده اکثر به سپاه دادند روز دوم شاهزاده والا قدر با هر دو برادر زادها بر بنگله واقعه دروازه قلعه آمده نشست خلق الله هجوم کرده از دیدار گرامی آنها بهره اندوختند و خوشی ها حاصل نمودند شاهزاده هر همه را به اشاره هر دو دستها تسلی نمودند مترسین که بیربل شده بود به هر دو دست زر بر شاهزاده می افشاند سپاه از هر طرف هجوم آورده به نوکری رجوع نمودند مردم بکسریه با قلعه آهنگران و گوله اندازان و دیگر مردم اهل کسب را در قلعه گرفته توپها را سر دادند و گوله ها بر حویلی سید غیرت خان ناظم صوبه زدند خان مذکور هراسان شد خواست ازان مکان برخیزد و عیال و اطفال خود را بجائے دیگر برد سنجر خاں و شمشیر خان والاشاهی که رفیق خان مذکور بودند مانع آمدند که این خیال باطل چه بخاطر گذشت مردن قبل از موت نبود و زیستن بے حیات نه گردد سید غیرت خان از امتناع و تقویت خان مذکور قدم استقلال بزمین نهاد و کیفیت حال را به سید عبد الله خان نوشت خلاصه مضمون آنکه عرضداشت کمترین عقیدت گزین غیرت خان بعد ادائے آداب تسلیمات و کورنشات به موقف عرض بندگان قبله و کعبه هر دو جهان می رساند که شاهزاده نیکوسیر پسر محمد اکبر که در قلعه مستقر الخلافه اکبرآباد محبوس بود به اتفاق بعض مفسدان سر به شورش برداشته به تاریخ بست و پنجم جمادی الآخر

در قلعه بر تخت شاهی نشسته بر خود چتر گردانیده خزانهٔ بادشاهی که در قلعه
بود به تصرف خود آورده کوتوال شهر را نیز برداشته کوتوال نو نشانیده و نگاه داشته
سپاه در پیش کرده چنانچه مردم از هر طرف رجوع نموده هجوم نموده اند و نوکری شوند
اجتماع سپاه هر روز افزون است مردم قلعه نیز با او آمیختند و انواع فساد و شورش
برانگیختند و با فدوی اراده پرخاش دارند هر چند کمترین با اعانت امارت پناهان
سنجر خان و شمشیر خان که به دل و جان رفیق و شریک کار نیازمند اند در کار سرکار
مستقل است اما التماس و اطلاع این مقدمه به جناب عالمیان مآب بر خود لازم
دانست درین باب هر نهجی که حکم صادر شود بران عمل نماید فکر این معنی به قسمی که بخاطر
دریا مقاطر برسد هر چند زود از قوه به فعل آید قرین صلاح دولت می داند زیاده
حد ادب ندید **وقایع** چون شتر سوار عرض داشت سید غیرت خان ناظم
صوبه اکبرآباد نزد سید عبد اللہ خان و سید حسین علی خان در دار الخلافه رسید سید
عبد اللہ خان و سید حسین علی خان ازین معنی آگاهی یافته در حیرت ماندند و به مصلحت
و مشورت پرداختند بعد مصلحت یک دیگر قرار بران افتاد که یکی از ما یان به زودی
می باید دران جا برسد سید حسین علی خان فوج گران و توپهائے فراوان همراه گرفته
روانه مستقر الخلافت اکبرآباد چون از خانه خود سوار شده وا از دروازه دهلی گذشت
رسن نقاره فیل شکست هر دو نقاره از فیل بر زمین افتاده در جواب خط سید غیرت خان
و نامه متضمن بر تحسین و آفرین سنجر خان و شمشیر خان نوشت خلاصه مضمون آنکه برخوردار
کامگار خان سعادت و اقبال نشان سید غیرت خان در حفظ و حمایت ایزد سبحان
باشند پوشیده نماند عرضه داشتے که درین ولا شعر بر شورش و فساد نیکوسیر پسر
شاهزاده محمد اکبر در قلعه مستقر الخلافت اکبرآباد و رفاقت امارت پناهان سنجر خان و
شمشیر خان آن اقبال نشان ارسال داشته بودند رسید به مطالعه آن کیفیت منفعل

در قلعه بر تخت شاهی نشسته بر خود چتر گردانید و خزانهٔ بادشاهی که در قلعه
بود به تصرف خود آورده کوتوال شهر را نیز برداشته کوتوال نو نشانید و نگاه داشتن
سپاه در پیش کرده چنانچه مردم از هر طرف رجوع نموده هجوم نموده اند و نوکری شوند
اجتماع سپاه هر روز افزون است مردم قلعه نیز با او آمیختند و انواع فساد و شورش
برانگیختند و با فدوی اراده پرخاش دارند هر چند کمترین به اعانت امارت پناهان
سنجر خان و شمشیر خان که به دل و جان رفیق و شریک کار نیازمند اند و کار سرکار
مستقل است اما التماس و اطلاع این مقدمه به جناب عالمیان مآب بر خود لازم
دانست درین باب هر نهجے که حکم صادر شود بران عمل نماید فکر این معنے به قسمے که بخاطر
دریا مقاطر برسد هر چند زود از قوه به فعل آید قرین صلاح دولت می داند زیاده
حد ادب ندید **وقایع** چون شتر سوار عرض داشت سید غیرت خان ناظم
صوبه اکبرآباد نزد سید عبد اللہ خان و سید حسین علی خان در دار الخلافه رسید سید
عبد اللہ خان و سید حسین علی خان ازین معنی آگاهی یافته در حیرت ماندند و به مصلحت
و مشورت پرداختند بعد مصلحت یک دیگر قرار بران افتاد که یکے از مایان به زودی
می باید دران جا برسد سید حسین علی خان فوج گران و توپهائے فراوان همراه گرفته
روانه مستقر الخلافت اکبرآباد چون از خانه خود سوار شده و از دروازه دهلی گذشت
رسن نقاره فیل شکسته هر دو نقاره از فیل بر زمین افتاده در جواب خط سید غیرت خان
و نامه متضمن بر تحسین و آفرین سنجر خان و شمشیر خان نوشت خلاصه مضمون آنکه برخوردار
کامگار خان سعادت و اقبال نشان سید غیرت خان در حفظ و حمایت ایزد سبحان
باشند پوشیده نماند عرضه داشتے که درین ولا مشعر بر شورش و فساد نیکوسیر پسر
شاهزاده محمد اکبر در قلعه مستقر الخلافت اکبرآباد و رفاقت امارت پناهان سنجر خان و
شمشیر خان مآب اقبال نشان ارسال داشته بودند رسید به مطالعه آن کیفیت منفعل

وشرو ُحا معلوم گردید دایره لشکر اینجانب عنقریب در آنجا می رسد به عون ایزدی رفع
این هنگامه و فساد به عنوان شایسته صورت می پذیرد و خاطر خود را جمع داشته قلعه را در
محاصره دارند و مقید و سرگرم کارها باشند زیاده چه نوشته آید خلاصه مضمون آنکه امارت و ایالت
پناهان سنجر خان و شمشیر خان بشمول عنایات ندیو کیهان باشند کیفیت رفاقت
آن شهامت پناهان از نوشته برخوردار کام گار خان سعادت و اقبال نشان سید
غیرت خان مفصل وشرو ُحا به وضوح پیوست رحمت و آفرین باد چشم داشتے که از آن
جلادت و بسالت منزلتان در میان بود زیاده از آن به وضوح آمده خاطر خود با جمع دارند
انشاء الله تعالیٰ عنقریب دایره لشکر ظفر اثر به آن ضلع می رسد مورد گوناگون رعایت
مشمول انواع پیش آید و عنایت خواهند شد همواره احوال روایداد قلمی می نموده باشند
زیاده چه نوشته آید **وقایع** امیر الامرا حسین علی خان بهادر با سی هزار سوار و
زیاده از این پیاده به مستقر الخلافه اکبرآباد رسیده قلعه را به محاصره در آورد و سوار شده هر
چهار طرف معائنه نمود به تجویز خود مورچال قائم کرد توپ غازی خان که همیشه در صوبه اکبرآباد
می ماند و مشهور و معروف آن دیار است و یک من بوزن شاه جهانی تیر می خورد و چهار
زنجیر فیل کلان و یک هزار چهار صد راس نرگاو ان با او تعینات بودند و شیر دهان که
سی آثار بوزن کلان تیر خور بود و دو زنجیر فیل و شش صد راس نرگاو با او می ماندند و قلعه
کشا که یک من و ده آثار بوزن شاه جهانی تیر می خورد و چهار زنجیر فیل با او متعین بودند
و یک هزار و هفت صد راس نرگاو او را می کشیدند و دهوم دهام و ظفر پیکر و شیر بچه و
واهک و ملک میدان و بجلی که همین قدر مصالح داشتند بر قلعه تعین نمود و تاکید کرد که توپها
مذکور را زود نزدیک قلعه برده آماده جنگ شوند چون برسات و شدت باران بسیار بود
از لشکر امیر الامرا تا بقلعه که یک کروه بزرگ مسافت داشت توپها مذکور بعضے تا در ده روز
و بعضے تا در بیست روز نزدیک قلعه رسیدند چون راه کوچه و بازار تنگ بود به حکم امیر الامرا

حویلی ها و دکاکین شهر شگافته و مسمار نموده توپها را گذرانیده تا به قلعه رسانیدند نزدیک هزار
شش صد توپ از خورد و کلان در قلعه موجود و در جنگ بودند و بکسریه ها قلعه از
توپهای مذکور می جنگیدند و ساعتے آرام نمی گرفتند خصوصاً به شب در هر ساعت ده لحه
سر می داوند و گوله ها می زدند از غرنش آنها زمین می لرزید و آسمان می جنبید منجمان
پیش از جنگ بالاتفاق می گفتند که در اکبرآباد شورشی برخیزد و خون مردمان بریزد
همچنان شد هر روزه مردم از هر دو طرف کشته می شدند روزے یازده کس از دکو
و نات در دریای جمنا به اتصال یک دیگر آب می گرفتند و کوزه ها را پر می ساختند
ناگهان گوله توپ از قلعه رسید هر همه را هلاک و بے جان ساخت حویلی سید غیرت خان
ناظم صوبه که نزدیک به مقابله واقع شده بود از ضرب توپهای قلعه شکسته و از ضرب ها
توپها و رچال امیر الامرا دیوار قلعه و برج جانب مشرق بر افتاده مضرت تا به پایه دیوار
قلعه رسید، کسان سید غیرت خان ناظم صوبه اکثر مردم شهر را به اتهام قلعه دستگیر می
ساختند و خانه های آنها را به غارت می بردند **وقایع** سید غیرت خان ناظم صوبه
با جمعیت که با خود داشت مستعد جنگ و کارزار گشت امارت پناه شمشیر خان داد اشنائی
همراه کاسید غیرت خان مذکور با جمعیت خود بر دروازه قلعه رسیده محاربه نمود و اکثر مردم
خان مذکور درجه شهادت یافته و بسیارے زخمها برداشته بعد جدال و قتال شمشیر خان
مذکور چبوتره کوتوالی که بر دروازه قلعه به تصرف کسان شاهزاده نیکوسیر بود گرفته
کوتوال شاهزاده مذکور را هزیمت داده مردم قلعه اتفاق بران کردند که راجه جے سنگھ
سوائی و عبد الصمد خان و دیگر بندها بادشاهی را خبر باید داد و باید طلب داشت بعد
رسیدن یکے از آنها به قوت و مدد او شاهزاده را از قلعه بیرون باید آورد همچنان
کردند **وقایع** غلو و اشتهار عام بود که راجه جے سنگھ سوائی و عبد الصمد خان
ناظم لاهور و راجه گردهر بهادر ناظم صوبه اوده به مدد قلعه می رسید چون احدے به کمک

قلعه نه رسید و معهذا آذوقه هم در قلعه کم شد بکسریه ها یاس پاشدند و تردد خاطر بهم رسانیدند درین اثناء یکے از هزاریان حسین علی خان که چورامن نام با شخصے از هزاریانِ قلعه نسبتے داشت با هزاریانِ قلعه آمیزش بهم رسانید و به آنها قول حفظ جان و مال آنها داد و به دادن قلعه با شاهزاده ها از آنها عهد و پیمان گرفت و چورا جاٹ که با فوج خود در مورچال قلعه قیام داشت نیز با مردم قلعه آمیزش بهم رسانیده راه خود پیدا کرد و محل اعتماد مردمان قلعه گشت مردمان قلعه هر دو چوراندکوران در قلعه گرفته گنگاجلی درمیان کردند هر دو چوراندکور گنگاجلی برسر گرفته قسم یاد کردند مردمان قلعه نیز همه به دادن قلعه و شاهزاده نیکوسیر قسمے شدند مردمان قلعه یکے از شاهزاده ها از برادران نیکوسیر را با پنجاه هزار روپیه نقد حواله چورا جاٹ کردند که این زر نقد شما بگیرید و این سلطان را به ملک راجه جے سنگه برسانند چورا سلطان را با زر نقد که از قلعه یافته بود نزد امیرالامرا آورد امیرالامرا سلطان را در قید داشته زر نقد را به چورا جاٹ را معاف کرده علاوه آں یک زنجیر فیل و خلعت خاصه به او داده به منصب پنج هزاری ذات مقرر نمودند **وقایع** بعد آمدن سلطان مذکور هر دو چوراندکوران را در قلعه فرستاد که به موجب قول و قرار بکسریه ها را با مال و متاع به صحیح و سلامت از قلعه برآرند و شاهزاده نیکوسیر با سلطان دیگر و قلعه را بدست آرند هر دو چورا مذکوره چوں در قلعه رفتند و قول و قرار مستحکم با بکسریه ها و هزاری ها قلعه نمودند آں جماعه که دروازه قلعه را که بدست و اختیار آنها بود وا کرده دادند بکسریه ها امیرالامرا همراهی چورا هزاری و کسان چورا جاٹ در قلعه درآمدند بعد ازاں هر دو چوراندکوره به موجب قول و عهد خود ها تمامی بکسریه ها قلعه را با قبایل آنها به صحیح و سلامت از قلعه برآورده در دروازه حویلی مسکن شاهزاده نیکوسیر و دیگر سلطانان رفتند شاهزاده نیکوسیر با برادر زاده خود برآمد و ازیں معنی آگاهی یافته در قلعه جاے دیگر نشست **وقایع** مترسین زنانه و از متصدی سرکار شاهزاده

نیکوسیر کہ دریں ہنگامہ بہ منصب ہفت ہزاری ہفت ہزار سوار و بہ خطاب راجہ بیربل
امتیازے یافتہ بود چوں ایں ہنگامہ دید امید زندگانی خود منقطع کردہ مردم قبایل خود را
ودر قلعہ بدست خود کشتہ خود را بہ زخم جمدہر خود کشت بعدازاں کہ خبر درآمد شدن ہر دو
پور مذکور در قلعہ و واکردہ دادن بکسریہ دروازہ قلعہ را بہ امیرالامرا حسین علیخان رسید
امیرالامرا مذکور سید غیرت خان ہمشیرزادہ خود را با فوج تعین نمود کہ در قلعہ رفتہ بہ احتیاط
بہ ضبط مال و خزانہ و اشیا قلعہ پرداختہ شاہزادہ نیکوسیر و برادر زادہ ایشان را بیارند
سید غیرت خان مذکور با فوج در قلعہ رفتہ بعد محافظت خزانہ و دیگر اشیا قلعہ نزد شاہزادہ
نیکوسیر رفت شاہزادہ با برادر زادہ خود روان شدند چوں بر دروازہ قلعہ آمدند سید
غیرت خان مذکور فیلے را با حوضہ طلب داشتہ نشاند و شاہزادہ را سوار کنانیدہ ہمراہ خود
نزد امیرالامرا سید حسین علی خان آورد شاہزادہ مذکور در سواری سرنگوں می آمدند و بطرف
ہیچ یکے نگاہ نمی کردند عالمے بہ تماشا ہجوم آوردہ چوں فیل سواری شاہزادہ بر ڈیوڑھی
امیرالامرا رسید و فیل را نشاندند و شاہزادہ ہا را فرود آوردند امیرالامرا استقبال نمودہ
ہر دو بر مسند نشاند و خود ہر دو دست بستہ بخدمت ایستادہ ماند عاقبت الامر
خیمہ علیحدہ برائے شاہزادہ ہا اندرون خیمہ خود ایستادہ کنانیدہ دادند و شاہزادہ ہا
را دراں جا نگاہ داشتند بعد دل جمعی ازیں کار امیرالامرا کسان معتبر خود را برائے ضبط
اجناس قلعہ تعین نمود تمامی نقود و اجناس را بہ قید ضبط آوردہ خود متصرف شد از جملہ
یک کرور ہشتاد لک روپیہ بہ خرچ درآمد یک کرور و چہل لک روپیہ نقد سوا اشیاء
طلا و نقرہ وغیرہ بہ ضبط درآمد **وقایع** چوں خبر فتح قلعہ و دستگیر شدن شاہزادہا
بہ عبداللہ خان رسید سید عبداللہ خان مذکور با بادشاہ رفیع الدرجات از دارالخلافت
کوچ کردہ بہ سرعت با اکبرآباد رسیدہ از فتح عظیم قلعہ اکبرآباد و دستگیر شدن شاہزادہا
و رفع ہنگامہ خوشی و جمعیت حاصل نمودہ ہر دو برادران شادی و شادمانی کردند بہ پیش

وعشرت پرداختند **وقایع** حیدرقلی خان ناظم صوبه احمدآباد با چهار هزار سوار[1] وهمین قدر پیاده درین هنگامه جنگ قلعه رسیده و شریک تردد سید غیرت خان شده مصدر انواع کوشش و جانفشانی شده بود سعادت ملازمت خاقان زمان و امیرالامرا و سید عبدالله خان حاصل نمود و در اندک زمان به نیروی آسمانی صاحب دار و مدار و از اخلاص مندان با اعتبار گشت **وقایع** بادشاه فرخ سیر به سبب شداید قید و آزار چشم که جفاکیشان بر چشم مبارک شان میل کشیده بودند به قضاء از این عالم فنا به عالم بقا رحلت فرمودند و ازین جهان فانی به عالم جاودانی رخت اقامت بر بستند جنازه آن مرحوم را از پوشش زری آراسته با فوج شایسته به قبرستان فرستاده عالمی از وفات آن ذات ملکی صفات غمگین و پراندوه گین گشت جماعه خدا پرستاران و گوشه نشینان همراه جنازه گریه و زاری کنان تا به گورستان رفتند مردم همراهی جنازه زر نقد خیرات می دادند مالی ستم گران دانسته کسی نمی گرفت علاوه آن بعد تجهیز و تکفین بادشاه مرحوم تمامی فقرا را خود با جمع شده از مایه خویش بقدر استعداد هر یک فراهم آورده نذر و فاتحه آن مرحوم طعام پختند و قسمت کرده خوردند **وقایع** سید عبدالله خان و امیرالامرا سید حسین علی خان بعد فتح قلعه اکبرآباد و انفراغ از شادی و سرور آن به عزم مهم راجه جی سنگهه سوائی زمیندار آنبیر تهیه اسباب نمودند هر دو خانان با خاقان زمان رفیع الدرجات به راه فتح پور سیکری متوجه دارالخیر اجمیر شدند خلاصه مطلب خانان مذکوران آن بود که در فتح پور سیکری قدوة الواصلین زبدة السالکین حضرت سلیم شاه چشتی آسوده اند و در دارالخیر اجمیر قطب الاقطاب حضرت خواجه معین الدین چشتی زینت بخش آن دیار اند بعد زیارت درگاه فتح پور سیکری به دارالخیر اجمیر باید رسید و از زیارت آن روضه منوره نورانی چشم حاصل باید نمود درین اثنا اگر راجه جی سنگهه سوائی شرف اندوز

(شاهزاده محمد [illegible])

---

(۱) دو نسخوں میں بجائے "چہار ہزار سوار" "ہزار سوار" تحریر ہے۔

ملازمت شد بهتر والاهم براو باید کرد و به تنبیه و تادیب او و تخریب ملک او باید پرداخت
چون سرزمین فتح پور سیکری مخیم سرادقات عالیات شد از راه مصلحت یک ماه درانجا
مقامات داشتند و از زیارت و فاتحه درگاه حضرت سلیم شاه و مقابر آسودگان
آنجا سعادت حاصل نمودند درین اثنا راجه اجیت سنگه زمیندار جودهپور که همراه
و می خواست که به هر بهانه از سید عبدالله خان و حسین علی خان جدا شود به میان آمده گفت
که اگر رضا باشد و مارا رخصت شود من راجه جے سنگه را به حضور بیارم و تابع امیر گردانم از
آنجا که تمامی مقصود و مدعای خان مذکوران بران بود که راجه جے سنگه بیاید و رفع هنگامه دیگر خاطرخواه
شود قبول نمودند و رخصت راجه اجیت سنگه مقرر کردند بعد دو سه روز راجه مذکور را صوبه
داری احمد آباد مقرر نموده خلعت خاصه و سرپیچ مرصع و مالا مروارید و یک زنجیر فیل و دو راس
اسپ از سرکار خلافت و جهانبانی دهانیده رخصت نمودند راجه مسطور بعد حصول رخصت روانه
پیشتر شد سید عبدالله خان و امیر الامرا سید حسین علی خان از فتح پور سیکری ڈیره بر داشته
شب درمیان کرده با خلیفه زمان به اکبر آباد آمدند درین سفر راقم نسخه[1] با جماعه یاران از زیارت
درگاه قدوة الواصلین حضرت سلیم شاه چشتی که در قصبه فتح پور سیکری آسوده اند به رهنمونی
طالع و مساعدت بخت سعادت حاصل نمود **وقایع** از قضاء الهی بادشاه گیتی پناه
صاحب برکات رفیع الدرجات بیرون شهر اکبر آباد وفات یافتند سید عبدالله خان و امیر الامرا
سید حسین علی خان این راز را اخفا داشته فوجے با سردار بارهه روانه دار الخلافه شاه جهان آباد
نمودند و مامور گردانیدند که یکے از شاهزادها را که در قلعه محبوس اند از قلعه بر آورده زود بیارند
تا رسیدن فوج شاه جهان آباد و آوردن شاه زاده دیگر وفات خلیفه زمان را مخفی داشتند
در خرگاه والا گاه هرگاه هر دو برادران مذکوران می رفتند و خلعت پوشیده می آمدند تا رفع
ظن خلایق گردد و وفات بادشاه اشتهار نیابد **وقایع** فوج سید عبدالله خان

---

(۱) دو نسخوں میں بجائے "نسخہ" "ایں صحیفہ" تحریر ہے۔

و حسین علی خان شب درمیان کرده در دو روز از اکبرآباد به شاه جهان آباد رسید به اتفاق
قلعه دار و ناظم صوبه شاهزاده رفیع الدوله برادر خورد رفیع الدرجات مرحوم را از قلعه برآورده
و شبا شب در دو روز راه طے نموده با شاهزاده مذکور به اکبرآباد رسید سید عبدالله خان و
امیر الامرا سید حسین علیخان از وفات بادشاه رفیع الدرجات اشتهار داده تابوت آراسته
به شاه جهان آباد روانه ساختند بعد انفراغ ازیں کار شاهزاده رفیع الدوله را بر تخت شاهی
نشانیده آداب خدمت و تسلیمات فدویت بجا آوردند و شاه جهان ثانی اسم سامی
و نام نامی ایشان نهاده سکه و خطبه بنام شان رایج ساختند **وقایع** چوں
بادشاه گیتی پناه شاه جهان ثانی عرف رفیع الدوله مرض دائمی داشتند و همیشه بیمار می
ماندند ایشان نیز بعد چهار ماه به قضاء الهی وفات یافتند واقف اسرار الهی محرم کارخانه
نامتناهی امیر المومنین عمدة السلاطین خدا آگاه محمد شاه خلف الصدق شاهزاده جهان شاه
بن بهادر شاه را از دار الخلافه طلب داشته تخت آرای شاهنشاهی گردانیدند سابق اسم
مبارک حضرت روشن اختر بود محمد شاه موسوم گردانیدند و سکه و خطبه بنام ایشان رایج
ساختند **وقایع** از روے سوانح صوبه الهٰ آباد به عرض رسید که راجه چھبیلا رام
ناظم صوبه مذکور به قضاء الهی فوت شد سید عبدالله خان و امیر الامرا سید حسین علی خان چوں
از سابق با او ناخوشی ها داشتند از وفاتش خوشی ها کردند و نوبت نواختند قول بزرگاں را یاد
نه داشتند **ع**

شاهنامه منظوم

اگر بمرگ عدو جاے شادمانی نیست — که زندگانی ما نیز جاودانی نیست

چوں کیفیت خوشی ها حاکم وقت از وفات چھبیلا رام به راجه گردهر لعل بهادر برادر زاده چھبیلا
رام مذکور که به منصب پنج هزاری ذات پنج هزار سوار سرافرازی داشت و با ناظم خود تعینات
و صاحب مدار سرکار او بود معلوم شد راجه گردهر لعل بهادر در قلعه الهٰ آباد در آمده قلعه
را محکم ساخت چوں به اتصال کمال قلعه مذکور دو طرف جانب مشرق و جانب جنوب

دریا، گنگ و سرستی واقع شده راجه گردهر بهادر جمع کرده از کناره جمن و سرستی طرف جنوب
تا آن لب دریا، گنگ طرف شمال گذرانیده آب دریا جمن و سرستی را از جنوب گرفته به
سمت شمال به دریا، گنگ قلعه را در میانِ دریا گرفته محفوظ گردانید و غله وغیره هر جنس وافر در
قلعه فراهم آورد و اندرون قلعه با فوج عظیم و مصالح بسیار دم همسری زد و پا از اندازه اطاعت
بیرون نهاده به جنگ مستعد گشت و فوج سنگین با ره دار بیرون قلعه به طرف شرق آن
طرف دریا، گنگ و جمن گذاشته سد راه خزانه بنگاله گشت و سمت غروب قلعه بیرون آب
دریا، سرستی که تازه کندانیده به طرف شمال برده بود قلعه جات گلی احداث نموده و جمعی
از اهل حرب بر قلعه جات مرقومه گذاشته آماده جنگ گردید به استماع این خبر سید عبدالله
خان و امیرالامرا سید حسین علی خان را تردد عظیم پیش آمد و فکر و اندیشه کمال لاحق حال
آنها گشت خانان مرقومین بعد مصلحت و مشورت همدیگر حیدر قلی خان را که با فوج شایسته
از صوبه گجرات آمده بود با پنج هزار سوار و زیاده ازین پیاده همراهی او فرستاده و به
محمد خان بنگش که به منصب پنج هزاری ذات و پنج هزار سوار سرافرازی داشت و از اهل
اعتبار ان سید عبدالله خان بود و در نواحی کالپی قیام داشت و بر شیر افگن خان فوجدار اتاوه
و حسن خان فوجدار سرکار کوره و جهان آباد نوشتند و تاکید کردند که هر همه با فوج خودها زود
بر اله آباد رسیده پیش از رسیدن ما یان قلعه را به محاصره درآرند و تردد بجا آرند که راجه گردهر
بهادر را اسیر و دستگیر شود یا به قتل برسد حیدر قلی خان و شیر افگن خان و محمد خان بنگش و
و حسن خان مذکوران هر همه با چهل هزار سوار و زیاده ازین پیاده به اله آباد رسیده سمت مغرب
نزدیک قلعه دایره کردند حیدر قلی خان که در فن قلعه گیری و دیگر انتظام امورات مملکت یکتا و دست
کمال داشت به حکمت هر چند خواست در افتتاح قلعه قابو وقت نیافت با وجود آنکه خان مذکور
مکرر با چندے در قلعه پیش گردهر به همین اراده رفت و گردهر بهادر هم از قلعه برآمده او را
دید اما وقت کار اتفاق نیفتاد آخر الامر چون مقدمه صلح و تدبیر صورت نبست و فکر و تدبیر از

طرفین پیش نه رفت شروع جنگ تیر و تفنگ گردید گاه بے گاه گوله توپها و تیر و گولی ها
بندوق از قلعه و مورچال قلعه به لشکر حیدر قلی خان و شیر افگن خان و حسن خان می رسید
و از لشکر اینها به مورچال او تا به دیوار قلعه سر می کشیدند چوں مقدمه فتح قلعه صورت نه بسته
سید عبد الله خان و امیر الامرا سید حسین علی خان باہم مصلحت کردند و اندیشه را کار فرمودند
که قلعه اکبرآباد در چہار ماه غیر از صلح فتح نه شد قلعه اله آباد از قلعه اکبرآباد کم نیست بلکه
فوقیت دارد و معہذا در قلعه اکبرآباد فساد بکسر یه ها بود اما آں ہمه آں جماعه ہر ہمه به
راه و رائے خود بودند ہیچ کس متفق و سردار نبود و قلعه مسطور چنداں آذوقه و مصالح جنگ
بسیار نداشت در قلعه اله آباد سردار باضبط و آذوقه و مصالح جنگ بسیار است خدا داند تا
به کجا کشد و باز چه پیش آید و با ایں ہمه راه آمد خزانه صوبه بنگاله که مدار خرچ سلطنت بآں است
به سبب ایں فساد مسدود است اگر ایں قلعه مفتوح شود در فتح ایں ہنگامه گردد خزانه
صوبه مذکور که در بلده پٹنه رسیده به حضور برسد و گشایش کار ہا گردد از معتبران حضور
یک کس را که به او معرفت و آشنائی و اخلاص داشته باشد و او را باو اعتماد بوده باشد
باید فرستاد و یکے از ایان دریا جمن عبور نموده آں طرف کناره دریا مذکور ڈیره کنند
اگر از رسیدن او طریق صلح افتاد بہتر و الا کوچ کنند و به قلعه چسپیده ہر چه باد آباد سید عبد الله
خان و امیر الامرا سید حسین علی خان رتن چند صاحب دار مدار خود را که خطاب راجگی داشت
تجویز نموده خلعت خاصه و یک زنجیر فیل انعام داده با پنج ہزار و زیاده از یں پیاده
رخصت نمودند و امیر الامرا سید حسین علی خان مذکور ڈیره خود را آں طرف دریا جمن بر کناره
آں برده دراں جا ماند **وقایع** راجه رتن چند با فوج ہمراہی خود و مردم متعینه روانه
اله آباد گردید چوں راجه مذکور متصدی دار مدار ہر دو سرکار بود اکثر بندہا ے بادشاہی و اہل
خدمات و وکلاء جمیع امرایان و منصب داران و دیگر عمله و فعله کچہری دیوانی و بخشی گری ہمراہش
به اله آباد روانه شدند و در اثناء راه فوجداران و گماشتہا جاگیرداران و زمینداران گذاره

بر او ملاقی شده همراه رفتند تا رسیدن اله آباد پنجاه هزار سوار و زیاده ازین پیاده بالما
مذکور فراهم آمدند **وقایع** امیر الامرا سید حسین علی خان که از اکبر آباد آن طرف دریاء
جمنا دایره داشت در اوایل عشره متبرکه ماه ربیع الاول نذر حضرت رسالت پناه
صلی الله علیه وسلم طعام اقسام بخانه فضلاء علما و صلحا را فرستاده طلبید اشته
برائے اکثر مردم ازین جماعت که معذور و گوشه گزین بودند بجاے عرکیت می کردند پالکی و
رتھ و اسپ بر جهت سواری آنها فرستاده می طلبید و مصاحبت با آنها بسیار می کرد و بعد
آراستن مجلس امیر الامرا سید حسین علی خان خود بخدمت آنها حاضر می شد و ایستاده
شده در رسانیدن طعام و آب وغیره اهتمام می نمود بلکه در خدمت اکثر فضلاء
و صلحاء و علماء آفتابه و چلمچی در دست خود گرفته دست آنها می شوانید و بعد انفراغ
از طعام پاندان در دست خود گرفته به آنها می رسانید و خوشبوے از قسم عطریات
از دست خود می مالید و گلاب نیز از دست خود بر آنها می پاشید و قدر
مراتب هر یک را از نقد و پارچه خوشنود می نمود تا دوازده روز بلا ناغه این هنگامه
داشت و خدمت آنها میکرد **وقایع** راجه رتن چند با فوج عظیم در اله آباد رسید
از قلعه این طرف دو کروه خیمه زده دایره نمود به راجه گردهر بهادر گفته فرستاد که براے
دیدن شما آمده ایم و مشتاق ایم راجه گردهر بهادر در جواب آن گفته فرستاد که به خدمت
رسیدن سعادت دست اما چون قضیه راجه چهبیلا رام درمیان آمده و بنده در ماتم نشسته
اگر قدم رنجه فرمایند ادای رسوم عیادت است راجه رتن چند مردم همراهی خود در لشکر
خود گذاشته با محمد خان بنگش و حمید قلیچان و دیگر معدودے از معتبران خود در قلعه
نزد راجه گردهر بهادر رفت راجه گردهر بهادر تا به دروازه حویلی خود که اندرون قلعه بود
شرایط استقبالی بجا آورد راجه رتن چند مذکور بعد رسیدن بخانه اش رسم تعزیت ادا
نمود راجه گردهر لعل بهادر یک زنجیر فیل و چند خوان پارچه و پنج راس اسپ تکلیف نمود

راجہ رتن چند یک زنجیر فیل و دو راس اسپ قبول نمودہ مابقی را واپس داد و ساعتے نشستہ
بہ ڈیرہ خود آمد روز دیگر راجہ گردھر بہادر با جمعیت خود و تجملے کہ داشت بہ ڈیرہ راجہ رتن چند
آمد راجہ رتن چند تا بہ ڈیوڑھی خیمہ خود استقبال نمودہ بُرد و برابر خود بر مسند نشاند و یک
زنجیر فیل و پنج راس با ساز تکلف تکلیف نمود نمودہ راجہ گردھر لعل بہادر نیز یکی زنجیر فیل
و دو راس اسپ قبول کردہ مابقی را واپس داد بعد کلمات صلح و اصلاح ہر دو کس جدا بہ
مشورت نشستند و رفع وسواس خاطر خود ہا نمودند راجہ رتن چند نظم و نسق صوبہ اودھ و کل
سرکارات توابع او با تمامی خدمات دیوانی و فوجداری از تغیر میر شرف وغیرہ و سی لک
از خزانہ صوبہ بنگالا عوض اخراجات سپاہ و خرچ قلعہ بہ گردھر لعل بہادر دادن مقرر کردہ
خلعت خاصہ و سرپیچ مرصع و یک زنجیر فیل دادہ راضی ساخت راجہ گردھر بہادر نیز بریں
صلح راضی شد و قلعہ الہ آباد را بہ راجہ رتن چند خالی ساختہ داد و خود شں از قلعہ برآمدہ روانہ
صوبہ اودھ شد راجہ رتن چند سید حسن خان را بہ قلعہ داری الہ آباد مقرر نمودہ و قلعہ را بہ ا
سپردہ بعد بند و بست دیگر مقدمات صوبہ الہ آباد روانہ مستقر الخلافہ اکبر آباد گردید و جمعے
را برائے آوردن خزانہ صوبہ بنگالا کہ بہ سبب فساد الہ آباد در پٹنا متوقف بود تعین نمود
و تاکید کرد کہ از جملہ زر خزانہ سی لک روپیہ بہ کسان راجہ گردھر لعل بہادر رسانیدہ ہمہ را
بہ حضور بیارند راجہ رتن چند بعد قطع منازل و طے مراحل زود بہ اکبر آباد رسید و ملازمت امیر الامرا
سید حسین علی خان و سید عبد اللہ خان نمود سید حسین علی خان و سید عبد اللہ خان از اصلاح
این مقدمہ بسیار خوش شدہ تحسین و آفرین نمودند و راجہ رتن چند را بہ منصب پنجہزاری
ذات پنج ہزار سوار و عطا خلعت خاصہ و حلقہ مروارید بیش قیمت امتیازے بخشیدند

وقایع علی اسد خان خلف امارت پناہ میر شرف کہ بہ نیابت پدر در صوبہ
اودھ ناظم بود و بند و بست و ضبط و ربط در صوبہ مذکور خوب داشت حسب الطلب
راجہ رتن چند در الہ آباد با فوج شائستہ رسیدہ مصدر انواع تردد و جان نشانی شدہ بود

هر چند راجه مذکور از مجرا حسن تردد و خوبی ها ذاتی و صفاتی و کثرت جمعیت او بسیار
محظوظ شده اما چوں رعایتے به خان مذکور هیچ نه کرد خان مرقوم نه یار بخت سیاه
آمد وقایع چو صلح قلعه الٰه آباد به میان آمد و از تردد آں مکان خاطر جمع شد امیر الامرا
سید حسین علی خان بعد رسیدن راجه رتن چند از الٰه آباد ڈیره خود را از کناره جمناں
برداشته در باغ ڈهره متصل اکبرآباد ڈیره نمود از روئے افراد وقایع صوبه مالوه و زبانی
هرکارها به عرض رسید که نظام الملک ناظم صوبه مذکور فوج شایسته خلاف ضابطه
و بیرون از قاعده و مصالح جنگ زیاده از اندازه با خود فراهم آورده اراده ملک دکهن
دارد امیر الامرا سید حسین علی خان وکیل نظام الملک را که در حضور حاضر بود طلب داشته
تهتک نموده و آنچه از آئین خوانین بعید بود بر زبان آورده فرمود که به موکل بنویسد وکیل
نظام الملک کیفیت به موکل مفصل نوشت چوں خط وکیل به نظام الملک رسید از اطلاع
حالات به امیر الامرا سید حسین علی خان خط نوشت مضمون آنکه نواب مستطاب والاجناب
مهربان قدردان نیازمندان سلامت بعد تقدیم مراتب نیاز و آرزوے دولت ملازمت
کثیر المسرت مکشوف ضمیر منیر فیض پذیر میگرداند دریں ولا وکیل دربار جهاں مدار به دوستدار
نوشت که از روے افراد وقایع و سوانح صوبه مالوه که آنها با مخلص عناد دارند معروض جناب
عالمیان مآب گردید که نیازمند فوج زیاده از ضابطه نگاه داشته و مصالح جنگ بیرون از
اندازه فراهم آورده اراده ملک دکهن دارد و نواب صاحب مهربان از راه مهربانی بعض
مقدمات، وعظ و نصایح بر زبان آورده و به وکیل ارشاد فرمودند که به موکل بنویسد نواب صاحب
مهربان سلامت کیفیت ایں ملک اکثر به دیگراں اعیان حضور که آب و هوائے دیار ندیده
نچشیده اند معلوم نیست، به بندگان عالی که خود به دولت تازه دریں ملک تشریف داشتند
نیکو روشن است، که غنیم لئیم با پنجاه هزار سوار بلکه زیاده برایں ملک می تازد فوجدار
اگر جمعیت کثیر و مصالح جنگ با خود خوب نه داشته باشد چگونه به دفع شورش آنها

پردازد و تظر بر فساد و روبیہ ایں ملک عقیدت مند فوج شایستہ باخود نگاہ داشتہ ومصالح جنگ فراہم آوردہ اگر بدست آویزآں مردم انتصار کنند نوع دیگر بہ عرض رسانند علاج نہ دارد واینکہ ایراد فساد دوستدار معروض جناب فیض مآب گشتہ و بہ خاطر مبارک جاگرفتہ نواب والاجناب سلامت ایں مراتب را خود قیاس فرمایند و بہ غور حال برسند خدا نخواستہ باشد دریں مقدمہ اگر در دل عقیدت مند چیزے می بود در اکبرآباد کہ شاہزادہ نیکوسیر بود و مردم بہ مراتب پیغام آوردند فساد می نمود نیاز مند را در خدمت فیض منزلت عبودیت و عقیدت است نوع دیگر بخاطر فیض مظاہر راہ نیابد و در جناب عالی گفتہ غرض گویان در حق عقیدت مندان مقبول و منظور نشود امیر الامرا سید حسین علی خان بہ مجرد مطالعہ ایں خط چون مندرج و مندمج بود کہ در دل عقیدت منزل اگر چیزے می بود در اکبرآباد کہ نیکوسیر شاہزادہ بود و مردم پیغام آوردند فساد می نمود خیلے پر غضب گردید و نظام الملک را از نظم و نسق صوبہ مالوا تغیر دادہ بسیار بے دماغی نمود **وقایع** نظام الملک بہ استماع ایں خبر نائب مستقل در صوبہ مالوا گذاشتہ خود با فوج شایستہ روانہ ملک دکھن گردید چوں بیشتر رسید تمامی دکھنیان و زمینداران کہ از سابق با او گرویدگیہا داشتند رجوع آوردہ با او آمیختند نظام الملک در بندوبست و ضبط ربط آں ملک پرداخت چوں ایں خبر بہ سید عبد اللہ خان و امیر الامرا سید حسین علی خان رسید انگشت تعجب برلب حیرت نہادہ دست تفکر بر زانو تردد زدند کہ ایں چہ شد و چہ بلا پیش آمد بعد مصلحت یک دیگر امیر الامرا سید حسین علی خان بہ سید دلاور خان بخشی خود کہ بہ منصب چہار ہزاری ذات و چہار ہزار سوار سرافرازی داشت و قبل از صلح قلعہ الہ آباد بابت ہزار سوار و ہمیں قدر پیادہ و دیگر عمدہا و اعیان دیار و راجہاء عالی تبار رخصت نمودہ بہ کومک راجہ بھیم در ملک راجپوتیہ رفتہ بود نوشت و تاکید بلیغ نمود کہ نظام الملک فوجدار مالوا سر از

اطاعت و انقیاد پیچیده به اراده فاسد از محال متعلقه برخاسته به دکهن رفته و آنجا
سر به فساد بر داشته آوارگیها وارد آن سیادت و شهامت پناه با فوج و جمیع
راجهاء و امرایان همراهی خود به تعاقب او شتافته اگر تن به اطاعت در دهد او را از هر جا
که رسیده باشد برگردانیده روانه حضور پرنور نماید اگر از راه شقاوت حیلی بجنگ پیش
آید اسیر و قتیل به اختیار اوست سید دلاور خان مذکور بر طبق نوشته و تاکید امیر الامرا
سید حسین علی خان با فوج همراهی خود و راجه بهیم و راجه گج سنگه نروری و دیگر اعیان
و سرآمدان آن دیار به تعاقب نظام الملک شتافت و روانه دکهن شد چون بر گذر دریاد
نربدا رسید از دریای مذکور به سرعت و استعجال بکمال عبور نموده روانه پیشتر شد بعد
قطع منازل و طے مراحل در سر زمین برهان پور چون به مسافت پنج کروه از لشکر نظام
الملک این طرف رسید نظام الملک از راه سلوک گفته فرستاد که با مسلمانان جنگ خوب
نیست بهتر آن است که شما برگردید و دست ازین چیزها بردارید سید دلاور خان این معنی را گوش
نه کرده برآنچه مامور بود کار فرمود نظام الملک هر چند از جنگ طرح می داد اما سید دلاور خان
پے راهی گذاشت شبے بر لشکر دلاور خان ترشح باران و شعله برق و غریش او آغاز کرده تا یکی
شب بر این حد هیچ کس ندیده و غریش آسمانی به این نوع و مردم لشکر سید دلاور خان هراسان
برق گویا در هر خیمه گذشته می رفت و قضا در معنی با مردم دست بوسی کرده می گذشت ناگهان
در لشکر خان مذکور چند جا صاعقه افتاد چند راس اسپ و چند نفر شتر و پنج کس را هلاک
ساخت چهار پنج کروه از لشکر سید دلاور خان و نظام الملک مفاصله بود دران میان
ناله کلاں واقع شده بود که اگر ازین قسم لشکر دو سه دیگر در کمین گاه به نشیند هیچکس
را خبر نبود نظام الملک ناله مذکور درمیان داده جنگ راهمان جا قرار داد روز جنگ
توپ خانه خود را در همان ناله فرستاد تا همان جا بر چینید و مردم در کمین گاه به نشینند هر گاه
فوج سید دلاور خان از آن طرف بگذرد توپ خانه بر رخ او سر دهند همچنان شد

کسان نظام الملک توپ خانہ را در نالہ بردہ بر رخ سید دلاور خان چیدند ہرگاہ ہر دو طرف افواجہا تیار شدند سید دلاور خان مذکور سبقت نمودہ سوار شدہ رواں شد کہ از راہ نالہ گذشتہ بر فوج نظام الملک برسد ہرگاہ در راہ نالہ کہ سوائے آں راہ راہ دیگر نہ داشت در نالہ در آمد کسان نظام الملک بر رخِ او توپ خانہ را سر دادہ گولہا و گولی ہا زدند سید دلاور خان با جماعہ داران و سرداران شربت شہادت چشید راجہ بھیم و راجہ گج سنگھ نروری نیز بہ زخم گولہ ہا در حوضہ ہا فیل جان بہ حق تسلیم نمود و دیگر مردم ہزیمت خوردہ رو بہ فرار نہادہ فتح و نصرت نصیب نظام الملک گردیدہ دوازدہ ہزار کس از لشکر سید دلاور خان کشتہ افتادند و ہمیں قدر مجروح شدند فوج نظام الملک بر لشکر سید دلاور خان ریختہ تمامی مال و متاع و اشیا او را بہ غارت بردند بعد ساعتے نظام الملک نداء عام کردند و منادی گردانید کہ احدے مزاحم احوال نہ شود و کسان خود را تعین نمود کہ مجروحان را بر داشتہ بیارند و محافظت آنہا کنند ہمچنان شد مردم نظام الملک تمامی مجروحان را بردند و بہ احتیاط و محافظت و مرمت آنہا پرداختند و مرہم ہا از سرکار نظام الملک می دادند نظام الملک بعد ضبط اموال سید دلاور خان و دیگر مردم ہمراہی او دل جمعی نمودہ داخل ڈیرہ خود گردید پنجاہ زنجیر فیل و دو ہزار اسپ بہ ضبط و تقلم آمد و شتر و نرگاؤ وغیرہ لاتعد ولاتحصا

وقایع

خبر جنگ نظام الملک با سید دلاور خان و کشتہ شدن خان مذکور و راجہ بھیم و راجہ گج سنگھ نروری و دیگر سرداران و جماعہ داران و متفرق شدن مردم سپاہ و ضبط اموال مقتولان و روانہ شدن او پیشتر بہ سید عبداللہ خان و امیر الامرا سید حسین علی رسید ہوش از قالب آنہا پرید کہ ایں چہ قیامت پیش آمد بعد تامل و تفکر بسیار چوں جودت ذاتی داشتند کمر ہمت بستند و دم استقلال زدند بہ مشورت نشستہ پس از فکر و تدبیر ہا بسیار و گفت گو ہا بے شمار قرار آں دادند کہ چوں ناموس مردم قبایل با سید عالم علی خاں و خزاین از نقود و اجناس در انجاست نظام الملک نزدیک

به آنها رسیده مبادا اگزند به آنها نرساند پس دریں صورت هم بااو باید ساخت درانچه
راضی شود بران باید پرداخت وهم به سید عالم علی خان باید نوشت وازیں ماجرا آگاه
باید نمود تا او خبردار شود و به احتیاط ومحافظت ناموس پردازد چوں صلاح یکدیگر
بریں قرار افتاد که هم خط به سید عالم علی خان درباب خبرداری نوشتند وهم فرمان والاشان
ازطرف خلیفه زمان وخط ازطرف خود تیار کرده فرستادند مضمون خط وفرمان آنکه فرمان بنام
نظام الملک آمارت وایالت مرتبت شهامت وبسالت منزلت قابل العنایت والاحسان
مورد مراحم بیکراں رکن السلطنة اعتضاد الخلافت مشمول عنایات شاهنشاهی باشند
مسموع گردید که آن رکن السلطنة بدون حکم حضور صوبه مالوا متعلق صوبه داری خود را
گذاشته روانه پیشتر شدند باعث تعجب گردید ومحل حیرت گشته که ایا به خاطر آن مخلص
یک رنگ چه گذشت وچه اندیشه راه یافت هرچه پیش آمده بود می بایستی عرضداشت
می نمودند به قسمے که جواب می رسید برطبق آن به عمل می آوردند درکدام مقدمه وکدام مطالب که
آن عمدة الملک معروض داشتند مقبول ومنظور نه شد اگر خواهش سیر وشکار دکهن در
دل جاگرفته بود می بایستی به حضور می نوشتند چه معنی داشت که درجه پذیرائی نمی یافت
ومعهذا انساط وبند وبست آں ملک ازوجود باجود آں عمدة الملک جلوه گراست اگر دریں
باب التماس می نمودند به طریق اولیٰ منظوری شد بلک اسناد از دفتر والا درست شده
بیر سید تا دست آویز مکمل به آں زبده مخلصان ودستیاب سخن کوته اندیشان می شد
درصورتیکه به مقتضاء مصلحت وقت دریں باب از حضور تامل وتوقف می گردید انتظار
آں می بایستی کشید هرچند به مقتضاء خلوص عبودیت وصافی طویت آں مخلص یک رنگ
غبارے در خاطر فیض مظاہر ما راه نیافته اما از زبان خلق الله می باید ترسید چوں
غرور وفساد دکهنیان بدطینتان همیشه معروض قدسی می گردید دل می خواست که حکومت و
ریاست تمامی صوبه جات دکهن به آں والامنش مفوض باشد الحمدلله که خود به خود

این منصوبه با جلوه نماشد فضل ایزد متعال برین دال است که مقدمات مذکوره از پرده غیب
سرانجام می پذیرد و مطالب حسب دلخواه صورت می گیرند کراست می گردید و نفس الامر
مرضی این نیاز مند درگاه الهی بجا آورند مصرعه دلی را به دل رهیست درین گنبد سپهر
مسند تمامی نظم و نسق صوبه جات دکهن بنام آن والا دودمان درست شده میرسد باید
که به بند و بست ضبط و ربط آنجاها پرداخته نوعی سعی به کار برند که تدارک و تلافی ایام بی
ضبطی ها گردد سید عالم علی خان با قبایل بخشی الممالک امیر الامرا حسین علی خان بهادر
دران جاست چون از مدتی با او جدائیهاست باید که در باب بدرقه دادن و در راه به سلامت
گذرانیدن لازمه سعی و کوشش فراوان بجا آرند درین باب تاکید اکید دانند زیاده چه نوشته
شود مکتوب بنام نظام الملک مسند دولت و اقبال و ساده ابهت و اجلال به وجود
فایض الجود آن امارت و ایالت مرتبت شوکت و شهامت منزلت ملاذ دوستان معاد
و استظهار مخلصان مزین و محلی باد بعد تمهید مراسم اشتیاق مواصلت کثیر المسرت
مکشوف ضمیر منیر اخلاص تخمیر گردانیده می آید درین ولا استماع یافته که سید دلاور خان
که مخلص او را محض برای آوردن مردم قبایل روانه خجسته بنیاد اورنگ آباد نموده بود
در اثنای راه به گرامی خدمت مصدر شوخی گردیده به قسم دیگر اشتهار داده بود الحمدلله
که او انچه کرد خود یافت و نیز مسموع گردید که بعض مردم از راه مفسدی و شیطنت بعض مقدمات
که خلاف آئین مخلصان یکرنگ است بخدمت شریف نوشته اند و دلنشین ساخته
حاشا و کلا مقدمات گرد پیرامون مخلص دیرینه راه یافته باشد تا به وقوع آن چه رسد
در جائی که اخلاص و محبت ها کمال می باشد مگس طینتان دست آویز سخن ساخته اختراع ها
می تراشند و راه خود پیدا می سازند خدا نخواسته باشد اگر نفس الامری بود دوستدار
خود به سامی خدمت می نوشت چون درین ایام بعض مقدمات که باعث گرانی خاطر اقدس
تواند بود معروض قدسی گردید هر چند کوتاه بینان نوع دیگر دلنشین می ساختند اما

امّا دستدار چوں از صفای طویت و صدق عقیدت آں امارت منزلت واقف است بہ جناب عالمیان مآب مفصل التماس نمود والحمد للہ کہ دشمنان پشیمان و دوستان خورم و شادمان شدند از روے عنایات و التفات فرمان والاشان متضمن بر تفویض نظم و نسق کل صوبہ جات دکھن بنام ایشاں اصدار یافتہ یقین کہ شرف نزول اجلال خواہد فرمود مبارک و میمون باد برخوردار کامگار خان سعادت نشان سید عالم علی خان معہ قبایل دستدار کہ در انجاست دریں ایام عازم ایں صوب است در باب بدرقہ دادن و در راہ بہ سلامت گذرانیدن ہر قدر توجہ خواہند فرمود گنجایش دارد **وقایع** والدہ سید سیف الدین علی خان برادرزادہ سید عبد اللہ خان و امیر الامرا سید حسین علی خان کہ در دکھن بود قبل از ہنگامہ جنگ نظام الملک و سید دلاور خان و کشتہ شدن او روانہ ہندوستان شدہ فوج ہمراہ خود داشت و جمعے از سوداگران و مسافران ہمراہ او بودند چوں نزدیک دار السرور برہان پور رسید بہ ملاحظہ آنکہ با سید دلاور خان بخشی امیر الامرا سید حسین علی خان و نظام الملک جنگ تازہ بہ میان آمدہ مبادا نظام الملک با من پیچش برساند یک روز مقام کردہ کس معتبر نزد نظام الملک فرستادہ در خواست بدرقہ نمود نظام الملک بدرقہ شایستہ داد و سلوک بایستہ بہ میان آورد و بہ کسان خود تاکید بلیغ نمود کہ والدہ سیف الدین علی خان والدہ منست خدمت کناں بہ احتیاط و محافظت تمام رسانید کسان مشار الیہ تا مکان امن و امان خدمت کنان رسانیدند **وقایع** چوں امیر الامرا سید حسین علی خان بہ سید عالم علی خان برادرزادہ و پسر خواندہ خود نوشتہ بود کہ نظام الملک سید دلاور خان بخشی سرکار را کشت و چہل ہزار سوار و ہمیں قدر پیادہ را کہ با او بود بتاراج برد و پراگندہ ساخت الحال اصغای رود کہ پیشتر بہ آں سمت کوچ نمود چوں بودن آں کامگار معہ قبایل و کارخانہ جات دراں جا اتفاق است و او ارادہ فاسد در دل دارد باید کہ آں کامگار جمعیت شایستہ با خود فراہم آوردہ بہ حفظ و حراست ناموس پردازند

و در خرج کردن زر به سپاه اصلاً دریغ ندارند بر طبق نوشته امیر الامرا سید حسین علی خان سید عالم علی خان در اندک فرصت سی ۳۰ هزار سوار و زیاده ازین پیاده با خود فراهم آورد و به علوفه بیش قرار نوکر نگاه داشته و از رعایت اسپ و فیل و خلعات و زر نقد و جواہر آلات تمامی سپاه را با خود گرویده ساخت **وقایع** چون فرمان والاشان معه خط امیر الامرا سید حسین علی خان متضمن تفویض نظم و نسق کل صوبه جات دکهن و بدرقه دادن و روانه ساختن سید عالم علی خان به نظام الملک نزدیکی خجسته بنیاد اورنگ آباد رسید نظام الملک فرمان باری ایستاده کرده آداب استقبال بجا آورد و بر فرق عزت و افتخار نهاد و آداب تسلیمات و کورنشات به تقدیم رسانیده نوبت نواخت و رسم شادی و شادمانی بجا آورد چون بعد آمدن امیر الامرا سید حسین علی خان از دکهن نیابت نظم و نسق صوبه جات آنجا به سید عالم علی خان تعلق داشت و از سرداران و زمینداران دکهن با سید عالم علی خان اجماع داشتند نظام الملک بنا بر پراگنده ساختن دکهنیان از عالم علی خان نقل فرمان والاشان به مهر قاضی آنجا نزد سید عالم علی خان فرستاد و به او نوشت که بندوبست و نظم و نسق کل صوبه جات دکهن از پیشگاه خلافت و جهانبانی به ما تعلق گرفته استماع می رود که آن سیادت و نجابت پناه فوج کثیر با خود فراهم آورده اند از راه دوستی ها نوشته می شود که حالا شما زیر بار خرج سپاه نه شوند جماعتی را که نگاه داشته اند از خود جدا سازند اگر خواهش ملک هندوستان به خاطر بوده باشد فوج دوستدار کفایت می کند از رسیدن نقل فرمان مسطور اکثر زمینداران و سرداران دکهن که با سید عالم علی خان اجماع داشتند متفرق شده با نظام الملک رجوع شدند نظام الملک در جواب فرمان والاشان و خط امیر الامرا سید حسین علیخان نوشت هر چند نظام الملک بدون سند و حکم حضور پر نور روانه ملک دکهن شده بود چون فرمان والاشان به او به این مضمون رسید دست آویز خود ساخته روانه خجسته بنیاد اورنگ آباد گردید مضمون عرضه داشت نظام الملک

در جواب فرمان آنکه عرضداشت کمترین غلامان نظام الملک آداب تسلیمات عبودیت
ولوازم اعتقاد و فدویت به تقدیم رسانیده به موقف عرض مقربان بارگاه عظمت
وجاه سعادت اندوزان درگاه سپهر اشتباه می رساند فرمان والاشان وحی ترجمان
قضا جریان که به نام کمترین غلامان متضمن بر تفویض نظم ونسق کل صوبه جات دکهن از راه
نوازش و غلام نوازی صادر شده بود شرف نزول اجلال فرمود فدوی را سرافراز
وممتاز ساخت جان نثار آداب استقبال وتسلیمات وکورنشات بجا آورده بر تارک
عزوافتخار جا داد مرقوم قلم فیض رقم گردیده که فدوی درگاه آسمان جاه بدون حکم حضور که را
ظهور صوبه مالوا را گذاشته روانه دکهن گردیده باعث تعجب گشت اگر کارے ومهمے که تعلق
به آں سرزمین داشت پیش آمده بود جان نثار می بایستی به حضور فیض ظهور معروض می داشت
بعد حصول جواب به قسمے که حکم والا زینت نفاذ می یافت براں عمل می نمود قبله عالم و
عالمیان سلامت در واقع همچنان است چوں دریں ایام غنیم لئیم در نواحی خجسته بنیاد اورنگ
آباد انبوه فراهم آورده اراده آمدن دار السرور برهان پور وصوبه مالوا بخاطر داشت بهمیں
سبب نظم ونسق فدوی درگاه از صوبه مالوا برهم خورده دوسواس ناموس بخشی الممالک که در
خجسته بنیاد هست علاوه پیش آمد که مبادا چشم زخمے به آنها نرسد لهذا السبب بعد
مسافت ارسال عرایض وانتظار ورود جواب مصلحت ندانسته با فوج شایسته جلد و
یلغر رسیده به عنایت الهی واقبال بادشاهی به مجرد رسیدن فوج مقاهیر تاب استقامت
نیاورده آواره دشت ادبار گردیدند کوته اندیشان برخاستن فدوی از صوبه مالوا معکوس
پنداشته واین معنی دست آویز سخن ساخته معروض جناب قدسی نمودند چه معنی دارد
که غلام درگاه آئینے که خلاف مرضی بندگان حضور بوده باشد مجوز آن گردد و مقدمات پیش آمده
را معروض نه دارد و انتظار حکم درنکشد از نو آمدها که هنوز مراتب آداب حضور نه آموخته اند این
معنی اگر به وقوع آید عجب نیست از فدویان قدیم که نمک در هر عضو در هر استخوان آمیخته و اثر

پذیرفته اصلاً و مطلقاً امکان ندارد چوں کیفیت شورش و فساد مفسدان این ملک بر
بندگان حضور پرنور ظاہر است کہ با وجود بودن حضرت خلد مکان چہ قدر درین ملک خیرگیہا
داشتند و حالا این ملک از وجود حاکم خالی است ہر چہ پیش آید عجب نبود لہذا غیر از رسیدن
خود بہ سرعت تمامتر اصلح نہ دانستہ جلد تر رسید چوں فرمان قضا جریان بہ این عنوان
مشتمل بر تفویض انتظام مہات و معاملات کل صوبہ جات دکھن شرف صدور یافتہ
ہر چند خواہش زیارت کعبہ شریفہ از مدتے در دل داشت می خواست کہ از تنبیہ و گوشمال
آں گروہ بد مآل انفراغ حاصل نمود این آرزوے دیرینہ را التماس نماید و ملتمس
بہ اجابت آن شود اما عدول حکم والا بعید از ادب و قاعدہ فدویت انگاشتہ و سرانجام احکام
معلیٰ را بالاتر از عبادت دانست بہ عنایت الٰہی و اقبال شاہنشاہی زود آں جا می رسد
و بہ نوعیکہ ارشاد فیض بنیاد گشتہ بعمل می آرد آفتاب عظمت و اجلال تابان و درخشان
باد۔ نواب مستطاب معلیٰ القاب والا جناب نواب امیر الامراء سلامت بعد از تقدیم
مراسم نیاز و آرزوے دریافت ملازمت لازم البرکت مکشوف ضمیر منیر فیض پذیر میگردد
گرامی نامہ عطوفت شمامہ ورود نمود نیاز مند بہ مطالعہ آں مسرور و مبتہج گشت مرقوم قلم
اشفاق رقم گردیدہ بود کہ سید دلاور خان برائے آوردن مردم قبایل مامور بود از خود مصدر
شوخی و پرخاش گردید حالا دوستدار در باب روانہ نمودن قبایل و بدرقہ دادن ہمراہ
لازمہ تقید و احتیاط بجا آرد نواب امیر الامراء سلامت باوجود اطلاع و آگاہی از مراتب
التفات و مہربانی سامی و اظہار دوستدار کہ مکرر بہ خان مسطور نوشت و مردم معتبر فرستاد
آگاہ ساخت خان مرقوم تابع معقول نشد و دست از پرخاش برنداشت آخر ہر چہ دید
از خود دید مخلص را ہماں طور نیاز در خدمت عالی ثابت است و آنکہ بمعروض کیفیت
بجناب عالیان مآب اندراج یافتہ بود با اینہمہ اشفاق و اخلاق چہ عجب اللہ تعالیٰ
درگاہ سلامت داراد چوں نیاز مند محض برائے تنبیہ و تادیب مفسدان کہ در نواحی

خجسته بنیاد اورنگ آباد سر به شورش برداشته مرتکب انواع اضرار و آزار خلایق آن دیار بودند به محافظت و حراست ناموس بندگان عالی ارسال عرایض به درگاه والا و اطلاع روداد به سامی خدمت و انتظار جواب آن به سبب بعد مسافت اصلح ندانسته جلد دلیر خود را به آن سرزمین رسانید قطع نظر از آسیب ها و دیگر خرابی ملک و شرفا از دست کفار نابکار وسواس کمال بخاطر داشت و ملاحظه مند آن بود که مبادا چشم زخمی به منتسبان سرکار نرسد الحمدلله که از رسیدن فوج ظفر موج بخیر گذشت مفسدان تاب جنگ نیاورده آواره دشت ادبار گردیدند رخنه جویان این معنی را به جناب اقدس و به عالی خدمت واژگون معروض داشته در حق نیازمند مزاج مبارک را سوء ظن ساختند شکر خدا که آخر حق به مرکز قرار گرفت و راستی نیازمند به کرسی نشست الحق یعلو در جواب صدور فرمان والا شان عرضداشت ابلاغ داشته امیدوار است که از نظر مبارک در وقت خاص بگذرد انشاءالله تعالی زود به خجسته بنیاد رسیده مردم قبایل و دیگر کارخانه جات سرکار را به احتیاط و محافظت روانه می سازد زیاده معروض نگشت **وقایع**

نظام الملک به ورود فرمان عالی شان متضمن بر تفویض نظم و نسق کل صوبه جات دکن دست آویز خود بهم رسانیده و جمعیت قوی یافته به سرعت از دار السرور برهان پور کوچ نموده نزدیک خجسته بنیاد اورنگ آباد رسید سید عالم علی خان مردم قبایل را با جمعی در قلعه گذاشته خودش با جمعیت شایسته به مقابله نظام الملک کوچ کرده آمد نظام الملک پیش از شغلی جاعدار چهار پنج هزار سوار خود را ارشاد کرد و خفیه تلقین نمود که از ما آزردگیها بهم رسانیده رخصت شوید و شغلین شده به بی ادائی ها پیش آمده طلب خود را از ما بگیرید و در لشکر سید عالم علی خان رفته نوکر شوید و در وقت جنگ هر چه برآید دریغ ندارید جاعدار مسطور به موجب ارشاد نظام الملک هنگامه کرد و طناب ها را بریده داد آخرش نظام الملک اسپان و شتران خود را در طلب او داده به لشکر سید عالم علی خان رخصت نمود سید مسطور

چوں ازیں معنی آگہی یافت وازیں فریب ہا مطلع نشد جماعدار مسطور را بہ اعزاز تمام
نگاہ داشت روز جنگ چوں ہر دو لشکر برابر شدند و بمقابلہ رسیدند از طرفین جنگ
تیر و تفنگ بہ میان آمد بسیارے معتبر از ہر دو طرف شربت شہادت چشیدند و زخمہا
برداشتند عاقبت الامر بموجب قرار داد کہ با نظام الملک و جماعدار مرقوم درمیان بود
از یک طرف بر رخ او نظام الملک با پنجاہ ہزار سوار و ہمیں قدر پیادہ و از عقب
جماعدار مزبور با ہمراہی خود عنان اسپان بر سید عالم علی خان برداشتہ خان مذکور را درمیان
گرفتہ روز سیاہ و حالت تباہ آوردند سید عالم علی بر حوضہ فیل بہر طرف رخ کردہ تیرہا
می راند و بر سینہ خود تیرہا میخورد یک پہر کامل ایں ہنگامہ ماند دریں زد و برد دہ دوازدہ ہزار
کس از طرفین کشتہ شدند و زخمی افتادہ سید عالم علی خان چوں وقت بر خود تنگ دید از
فیل فرود آمدہ دست بہ شمشیر کردہ بدرجہ شہادت رسید و فتح و نصرت نصیب نظام الملک
آمد **وقایع** نظام الملک بعد فتح تازہ و مسرت و شادمانی بے اندازہ اموال سید
عالم علی خان و دیگر مردم ہمراہی او بہ قید و ضبط در آورد و زخم برداشت ہا را طلب داشتہ
بہ غور حال و مرمت ہر ہمہ پرداختہ کیفیت را بجناب اقدس معروض داشت و خط بہ امیر الامرا
سید حسین علی خان نوشت مضمون عرضداشت آنکہ عرضہ داشت کمترین عقیدت آئین
نظام الملک بعد ادائے آداب تسلیمات و کورنشات و تقدیم لوازم فدویت و سجدات
بموقف عرض ایستادہائے پایہ سریر خلافت مصیر می رساند کیفیت شورش و فساد
مفسدان دکھن در نواحی خجستہ بنیاد اورنگ آباد و خرابی بلاد از دست مقاہیر بدکردار و روانہ
شدن خود با فوج شایستہ بہ عزم تنبیہ و تادیب آں گروہ شقاوت پژوہ سابق معروض داشتہ
بہ عرض رسیدہ باشد چوں با سید عالم علی خان برادرزادہ و متبنٰی بخشی الممالک امیر الامرا
بہادر جمعے از اوباشان عاقبت نا فہمان فراہم آمدہ بودند سید مذکور بہ در غلانیدن آنجماعہ
رسیدہ با فدوی درگاہ آسمان جاہ مصدر شورش و پرخاش گشت ہر چند غلام درگاہ

سید مذکور را مکرر نوشت و از ورود فرمان والاشان که بنام کمترین غلامان از راه نوازش و
غلام پروری متضمن بر تفویض نظم و نسق کل صوبه جات دکھن شرف صدور یافته بود با نقل
آں به مهر قاضی اطلاع داد و مردم معتبر پیش او فرستاد و قدم براه معقولیت ننهاد و خود
را خود به کشتن داد جان نثار به احتیاط و محافظت اموال او و دیگر همراهانش پرداخته
به ضبط بادشاهی در آورد در باب ارسال آں به حضور فیض گنجور به قسمے که حکم والا زینت نفاذ
یابد مطابق آں به عمل آرد و دریں مقدمه اگر شخصے بقسم دیگر التماس نماید در جناب خلافت
و معدلت درجه پذیرائی نیابد مکتوب مهربان قدردان نیازمندان نواب امیر الامرا
سلامت بعد تقدیم مراسم نیاز و آرزوے دولت ملازمت کیمیا خاصیت مکشوف
ضمیر منیر عطوفت پذیر می گرداند کیفیت پرخاش عزیز الوجود گرامی منزلت والاقدر
سید عالم علی خان به ورغلانیده جماعه اوباشان با خان مذکور تازه رفاقت داشتند
و قضیه نا مرضیه آں عزیز و اغماض و لازمه احتیاط و اطلاع دوستدار از خارج و عرضه
داشتے بجناب اقدس اعلیٰ ابلاغ داشته روشن راے مهر انجلا خواهد شد هر چند
هواخواه به مشار الیه نوشت و مردم معتبر با نقل فرمان والاشان و نوشته جات آں مهربان
نزد موی الیه فرستاد اصلا موثر نشد و به گفته ارباب غرض و اهل فساد سد راه دوستدار
گشته آماده جنگ و پرخاش گشت قدم براه معقولیت ننهاد و خود را خود به کشتن داد
از وقوع ایں حادثه عظیم والله که چه قدر تاسف و گرانی بخاطر مخلص راه یافته خدا آشنا
حال ایں معنی است آں مرحوم اگر گفته ارباب غرض و مایه فساد نمی شنید نوبت بایں حد
نمی رسید کاش آں عزیز بر طبق نوشته و گفته دوستدار به عمل می آورد هر گاه آں نوباده
گلستان امهت به یاد می آید هوش از دست می رباید هر چند ایں حیات و زندگانی مستعار
است و آخر همه راهمیں شاه راه در پیش است اما بجسب بشریت و خوبی هاے آں غنچه
باغ امهت تاسف که بخاطر اخلاص مآثر راه می یابد به نوشتن و گفتن در نمی آید الله تعالیٰ

آں مرحوم را غریقِ رحمت کرداناد مخلص اموال آں مرحوم و دیگر ہمراہیش را احتیاطاً بہ ضبط آوردہ و بہ محافظت نگاہ داشتہ در باب فرستادن و نگاہ داشتن آں بہ ہیچے کہ قلمی گردد بہ عمل آرند زیادہ زیادہ است **وقایع** چوں خبر وحشت اثر کشتہ شدن سید عالم علی خان و متفرق شدن فوج ہمراہی او بہ سید عبد اللہ خان و امیر الامرا سید حسین علی خان رسید از استماع ایں خبر تفرقہ اثر فکر و تردد عظیم لاحق حال ہر دو برادران گردید بارہا بہ مصلحت نشستند و مشورت نمودند آخر کار قرار بر آں افتاد کہ از ہر دو برادر یکے با تورہ بہ دکھن برود و دیگے بہ شاہ جہاں آباد رسد و در دکھن رفتہ تدارک و تلافی از نظام الملک بکرد و از قبایل و صوبہ جات دکھن خبردار باشد و شخصی کہ بہ شاہ جہاں آباد برود و او در انجا رفتہ از قلعہ آنجا کہ در قلعہ مذکورہ سلاطین محبوس اند و از اں صوبہ خبردار باشد و منتظر بہ اخبار باشد اگر خدا نہ خواستہ باشد در دکھن وضعے دیگر پیش آید برادر دوئمی تورہ دیگر از قلعہ شاہ جہاں آباد برآوردہ بہ انتقام پردازد ہر چند مقتضائے ہوش و عقل دور اندیشی بریں معنی نہ بود کہ ہر دو برادر باہم جدا شوند اما بحسب تقدیر ازلی امیر الامرا سید حسین علی خان بہادر با سید غیرت خان وغیرہ ہمشیرزادہ و برادرزادہ و خدیو کیہان بہ ارادہ دکھن تہیہ اسباب نمود و سید عبد اللہ خان با اکثر امرایان روانہ دار الخلافہ شاہ جہاں آباد شد حیدر قلی خان کہ تازہ از گجرات آمدہ شریکِ جنگ و تردد قلعہ اکبر آباد گردیدہ بود توپ خانہ سرکار والا را بہ او سپردند خان سطور بر داروغگی توپ خانہ امتیازے یافتہ ہمراہ رکاب سعادت شاہنشاہی شد خان مرقوم از بس ہوش و فیض و ہمت ذاتی خود بہ سر انجام و انتظام لوازم توپ خانہ بقسمے پرداخت کہ لوازم توپ خانہ از سر نو انجام یافت و بغور حال توپچیان و گولہ اندازان و دیگر عملہ و فعلہ توپ خانہ ہیچے وارسیدہ کہ آں جماعہ ہر ہمہ آسودہ و مرفہ الحال شدند طلب سہ سالہ مردم توپ خانہ کہ در سرکار والا بود برآوردہ سوائے آں زر خطیر از خود بہ آنہا رعایت نمود

وقایع امیرالامرا سید حسین علی خان خواست که این همه پرخاش از جانب مغلیه
است اعتماد الدوله محمد امین خان بهادر را که در حضور ست ضربے باید داد تا سطوت
وصلابت به نظام الملک و دیگر مغلیه برسد و انتقام سید دلاور خان و سید
عالم علی خان گردد اعتماد الدوله ازین معنی آگاهی یافته جمعیت شایسته با خود فراهم آورد
و مسکن خود که در اکبرآباد در محلهٔ راجه بهوج فرود آمده بود مستحکم ساخت مکان
مذکور سمت مشرق دریای جمن بس اتصال داشت خان مذکور سه طرف دیگر مکان
مذکور خندق زده محفوظ گردانید امیرالامرا سید حسین علی خان اکثر فوج تیار کرده بود که بر حویلی
او تعین نماید اما بحسب صلاح بعض یاران اتفاق کار نیفتاد اعتماد الدوله محمد امین خان
بهادر چون این خبر می شنید با جمعیت خود تیار شده نزد سید عبدالله خان و امیرالامرا
سید حسین علی خان محار سید و میگفت که عوام شهر آن شهرت می دهند که فوج به کشتن ما تیار
می شود اگر همچنین است بنده حاضر است هرچه باید کرد بکنند سید عبدالله خان و امیرالامرا
سید حسین علی خان ـ وزرے بخاطر آورد که تا آنکه فوج ازین جا تیار می شود اعتماد الدوله
را خبر می رسد حضرت ظل سبحان خلیفة الرحمان را در روضهٔ متبرکه حضرت فردوس آشیانی
که در تاج گنج واقع است چون روضهٔ مذکوره از حویلی اعتماد الدوله نزدیک است باید
فرستاد که حضرت خود بدولت در انجا تشریف برند و همان جا یک دو روز از تماشای
باغ سرور حاصل نمایند ما نیز بتقریب چوکی حضرت با لشکر بردیم و حضرت را در
روضهٔ مذکوره گذاشته کار مافی الضمیر را حاصل نمائیم چون باغ تاج گنج تیار شد و جا ها
روضه به تیاری رسیدند اعتماد الدوله محمد امین خان انگشتی ها دریای جمنا را بزور گرفته
آن طرف دریای مسطور عبور کرده استقامت داشت و فوج شایسته برای محافظت
مسکن خود گذاشت امیرالامرا سید حسین علی خان این معنی را خبر یافته فکر ها که کرده بود موقوف
داشت سید عبدالله خان که هنوز در اکبرآباد بود از راه دور اندیشی و عاقبت فهمی که

کہ در صورت جنگ بہ اعتماد الدولہ و اللہ اعلم چہ پیش آید و چہ صورت روے دہد
در میان آمدہ امیر الامرا را فہمانیدہ ازیں ارادہ باز داشت و رفع ایں ہنگامہ ساخت
سید عبد اللہ خان امیر الامرا سید حسین علی خان و اعتماد الدولہ را طلب داشتہ
طعام در میان آوردہ تناول نمودند و باہمدیگر قسم کردہ عقد موافقت بستند

وقایع سید عبد اللہ خان اعتماد الدولہ محمد امین خان و سید غیرت خان و سید
جمال الدین خان ہمشیرہ زادہ خود و صمصام الدولہ خان دوران بہادر و ظفر خان
بہادر و سنجر خان والا شاہی و راجہ گوپال سنگھ راجہ بہادر و حیدر قلی خان و راجہ رتن چند
و دیگر امرایان عظام و منصب داران کرام را بر رکاب ظفر انتساب بندگان حضرت
خلافت و ہمراہی امیر الامرا حسین علی خان بہ دکھن رخصت نمود و خود از انجا کوچ کردہ
بعد دو سہ کوچ در کوچ در موضع نندگانوں بر سانا متصل سرائے جہانہ استقامت
گزید امیر الامرا سید حسین علی خان یک کرور ہشتاد لک روپیہ خزانہ ہمراہ خود گرفتہ
با امرایان مذکور و منصب داران ہمراہ رکاب خلیفہ زمان خدیو کیہان بہ عزم انتقام
با نظام الملک روانہ دکھن شد از اکبر آباد ہفت کروہ آں طرف مابین فتح پور سیکری
دایرہ نمود از غرایب آنکہ ہمراہ حبشی نام فقیر از فرقہ سیورہ رفیق راجہ رتن چند بود راجہ
مذکور اعتقاد کمال داشت و او نیز فقیر کامل بود فقیر مذکور بہ استدعا راجہ سطور برایت
شگون سفر امیر الامرا سید حسین علی خان و کیفیت مقدمات مستقبل کہ حسین علی خان چوں
بر نظام الملک می رود چہ پیش خواہد آمد با یک کس پیادہ تا بہ صحرا رفت از آنجا کہ
صحرا آنجا کان رمنہ بادشاہی بود و قراولان کہ بہ محافظت صحرا بود فقیر را گرفتہ کوفتند و شلق
بسیار نمودہ در قید داشتند و بر آں تہمت آں بستند کہ در رمنہ بادشاہی شکار
باختہ و جانوران را کشتہ ہر چند فقیر مذکور میگفت کہ من با جانوران و شکار کارے نمی دارم
بہ موجب فرستادہ امیر الامرا و راجہ رتن چند برائے دریافت شگون بہ صحرا آمدہ ام مارا

بگذارند قراولان هرگز نگذاشتند آخر شش کس فقیر مذکور که با او بود آمده به امیرالامرا و راجه رتن چند خبر رسانید آنها خلاص کنانیده طلب داشتند فقیر مذکور کیفیت شگون با اینها گفت و مانع آمد که درین شگون سفر صلاح نیست امّا امیرالامرا قبول نه کرد و از انجا کوچ نمود بعد قطع منازل و طے مراحل چون در منزل بھوساور رسید خدمت توپ خانه سرکار والا را که به حیدر قلی خان مفوض بود از تغیر او بنام سید غیرت خان همشیره زاده خود تجویز نموده به منصوبه آنکه حیدر قلی خان مغل است و مارا با مغلان پرخاشش درمیان است و این خدمت حضور عمده چرا نه برایں خدمت یکے از اقربا ما باشد مقرر ساخت که فردا پس فردا حضور خلیفه زمان برده خلعت ایں خدمت به سید غیرت خان به دهانند و دخیل این کارخانه گردد **وقایع** چون قضاء امیرالامرا و سید غیرت خان ناگهان در رسید عزل خدمت و برآوردن توپ خانه از حیدر قلی خان مذکور مرکوز خاطر نام برده ها گردید اعتماد الدوله محمد امین خان بهادر و حیدر قلی خان از استماع ایں خبر چون مار بر خود پیچیدند و با خود ها مصلحت نمودند که چون توپ خانه از ما گرفتند بعد آن از ما چه می تواند شد پس درین صورت هر چه شود به عمل شود سر کوفتن مار قبل از ایذا بهتر باشد هر دو کس درین باب فکر با بسیار می نمودند هیچ صورت نمی بست میر حیدر بیگ خان نام مغل اهل توران از همراهان اعتماد الدوله محمد امین خان بهادر که از روز قید و کشتن بادشاه شهید فرخ سیر آه سرد از دل پر درد می برآورد و میگفت که کشندگان بادشاه مرحوم منم با اعتماد الدوله محمد امین خان بهادر گفت که ایں خدمت مرا بفرمایند من انعام رسانم و بجا آرم اعتماد الدوله محمد امین خان بهادر آفرین کرد و به او فرمود میر حیدر بیگ خان تسلیمات بجا آورد و ایں کار بر ذمه خود گرفت **وقایع** چون امیرالامرا سید حسین علی خان بهادر ششم ذی حجه سنه هزار یک صد و سی و دو هجری مقدسه با بادشاه زمان و دیگر امرایان و خوانین

بلند مکان روز چهارشنبه وقت دو پهر کامل متصل توده بهیم رسیده مابین دو کوه
مابین دایره نمود ودران مکان خیمه زد وضابطه آں بود که حضرت خود بدولت اول
داخل دولت خانه می شدند بعد ازاں امیر الامرا سید حسین علی خان که با امرایان و سی هزار
سوار وبیں قدر پیاده عقب سواری حضرت می آمد در دولت خانه بادشاهی آمده رخصت
حاصل نموده واز بندوبست خاطر جمع کرده به ڈیره خود می رفت به بهماں دستور دراں
مکان اول حضرت خود بدولت با حیدر قلی خان و محمد امین خان و قمرالدین خان و سید
غیرت خان و دیگر امرایان عظام ومنصب داران کرام در لشکر رسیدند واز سواری
فرود آمده حضرت به دیوان خاص تشریف بردند محمد امین خان و قمرالدین خان در
پیش خانه خود بهماں جا ماندند دریں اثنا امیر الامرا سید حسین علی خان با فوج خود در
دولت خانه بادشاهی رسید فوج همراهی مشار الیه بدستور ایستاده مانده امیر الامرا
با میر مشرف و خلیل خان و میر نواب اولیا و دیگر معدودے از امرایان و همراهان در
دولت خانه آمد وساعتے نشست حضرت چوں اندرون تشریف داشتند یان
فرستاده رخصت فرمودند امیر الامرا پان گرفته با همراهیان برآمده در صحن بر پالکی خود
خود سوار شده از دست چپ نے حقه گرفته به کشیدن تماکو مشغول گشت دروان
شد میر حیدر بیگ خان با چندے دیگر مغلان که دراں جا ایستاده بودند التماس
والتماس در دست خود داشت از دست ظلم اعتماد الدوله محمد امین خان نالش نمود
والتماس داد امیر الامرا چوں در دست چپ نے حقه داشت از دست راست التماس
وے گرفته بخواندن مشغول شد دریں اثنا میر حیدر بیگ خان که جان خود را فدای کار آقای
خود ساخته بود نزدیک پالکی رسیده پیش قبض که در کمر خود داشت برآورده به سرعت
واستعجال کمال بر شکم امیر الامرا سید حسین علی خان زد و کارش تمام کرد مغلان
دیگر که با او بودند بر پالکی امیر الامرا هجوم آورده پالکی را واژگون کرده لاش امیر الامرا بر

زمین انداختند میر حیدر بیگ خان سرِ امیر الامرا سید حسین علی خان از تن جدا ساخت میر مشرف که در سپاه گری و شجاعت مشهور و معروف و پسر نواب اولیا که با امیر الامرا قرابت قریبه داشت و خیلے با اعتبار بود با جماعه خود ها بجوم آورده دست به شمشیر کردند میر مشرف که پیش آورده امیر الامرا بود و به منصب پنج ہزاری ذات پنج ہزار سرافرازی داشت بر مغلان زد و برد نموده دو زخم شمشیر و تیر برخود برداشت میر نواب اولیا که ہنوز برِ جوانی نه خورده و لذاید دنیا را نه چشیده سبزهٔ نو بر رخسارها او دمیده بود به اسلح کوته در پیوسته میر حیدر بیگ خان را ہمراہ انگشت و خود ش نیز از دست مغلان بر لاشش امیر الامرا سید حسین علی خان شربت شهادت چشید و خاکروبے از نوکران قدیم الایام امیر الامرا بود و ہمیشه مشمول عنایات او بود شمشیر علم کرده بر لاش او بعد جدال و قتال بسیار جان خود را فدار آقا خود ساخت لوچه ها لشکر رسیده قابو یافته در مقعد امیر الامرا سید حسین علی خان چوبے از کریل خار دار کوفتند میر مشرف و خلیل خان و دیگر ہمراہانش بعد کشته شدن او به دیره خود ها آمدند و ہوشیار نشستند اعتماد الدوله محمد امین خان بهادر و حیدر قلیخان بندگان حضرت قدر قدرت را بر فیل سوار کنانیده و خود ها به خبرداری و ہوشیاری پرداختند حکم والا صادر شد که خزاین و دیگر اموال مقتول را تاراج کنند و بغارت برند ہمچنان شد مردم لشکر و لچه ها بر دیره و اموالش ریخته غارت نمودند و اثر آن را نه گذاشتند سید غیرت خان و سید جمال علی خان ہمشیره زاد ها سید حسین علی خان به استماع این خبر از دیره خود ها ہر دو کس بر فیلے سوار شده رسیدند و بجنگ تیر و تفنگ در پیوستند حیدر قلی خان که در پیش گاه خلافت و جہانبانی حاضر بود شخصے از برق اندازان خود فرمود که چه می بینی بزن برق انداز بر سید غیرت خان تفنگ راست کرده سر داد ناگہان گولی از دست او بر سینه اش رسید سید غیرت خان بر حوض فیل پا دراز کرده افتاد

و جان بحق داد سید جمال علی خان یک زخم تیر بر سر خورده از فیل جست زده گریخت اعتماد الدوله محمد امین خان و حیدر قلی خان فیل سواری سیدت غیر تخان برزمین نشانیده لاش او را نیز برزمین انداختند یک کرور هشتاد لک روپیه نقد و دیگر اموال مقتولان در تصرف لچه ها در آمد راجه رتن چند از دیره خود خواست که بر پالکی سوار شده بگریزد هرکاره ها این معنی را خبر رسانیدند جمعی شتافته او را با پالکی گرفته راجه مذکور بر پالکی سوار بود و سمرنے در دست داشت اشک از چشمان می ریخت و سمرنے میگردانید راجه مذکور هر مرتبه رومالی بر چشمان می مالید حکم شد که در قید کنند بعد ضرب و سلق بسیار در زندان کردند حکما پسر چیورا جاٹ را که او نیز اراده گریز داشت مردم گرفته آوردند حکما مذکور اسلام قبول کرد حضرت از راه مصلحت منظور نه داشته خلعت داده رخصت فرمودند راجه محکم سنگه از رفقاء امیر الامرا سید حسین خان مقتول که به منصب پنج هزاری ذات پنج هزار سوار سرافرازی داشت و از قوم کهتری بود شرف ملازمت دریافت به عطاء خلعت خاصه و یک زنجیر فیل و لک روپیه نقد به جهت نگاه داشت سپاه امتیازے یافت به امارت پناه حیدر قلی خان و شهامت نشان قمر الدین خان حکم والا زینت نفاذ یافت که میر مشرف را استمال ساخته بیارند خان مشار الیهما به دیره میر مذکور آمده تسلی و دلاسا نموده بر دند به منصب هفت هزاری ذات هفت هزار سوار از اصل و اضافه ممتاز گردید ظفر خان بهادر و راجه گوپال سنگه بهدادر از بهره سعادت ملازمت افتخار حاصل نمود ظفر خان بهادر بمنصب هفت هزاری ذات هفت هزار سوار ممتاز گشت و بخشی سیوم مقرر گردید راجه گوپال سنگه نیز بمنصب چهار هزاری ذات چهار هزار سوار افتخار یافت اعتماد الدوله محمد امین خان بهادر به منصب هشت هزاری هشت هزار سوار و بخطاب اعتماد الدوله وزیر الملک پایه افزود و قلم دان و مسند وزارت مرحمت شد صمصام الدوله خان دوران

بهادر به منصب هشت هزاری هشت هزار سوار و به خطاب امیر الامرائی حاصل نمود و بخدمت بخشی گری اول امتیازے یافته بخشی الممالک گشت قمر الدین خان به منصب هفت هزاری هفت هزار سوار رتبه یافت و بخشی دوم مقرر گردید و نیز بخدمت داروغگی خواصان و دیوان خاص مامور گردید حیدر قلی خان به منصب هشت هزاری و هشت هزار سوار بدستور سابق بخدمت داروغگی توپ خانه سرکار والا مفتخر گشت همیں قسم جمیع بندہائے بادشاهی به ازدیاد مناصب و تفویض خدمات حضور و بیرون جات سر به اوج عزت و افتخار برافراختند شخصے در غارت گری و تاراج اموال امیر الامرا سید حسین علی خان مقتول دو خریطه پر از زر نقد یافته بود و انکرده بود خواست که پیش صراف برد و ایں زر داده اشرفیها بارکم بیار دهمیاں کرد چون هردو خریطه ها واکرد هردو خریطه پر از اشرفی ها دید برگشت و باز آمد شخصے در تاریخ ابتدائ سلطنت حضرت و تعریف حضرت بیت گفت ؎

روشن اختر بود اکنوں ماه شد　　　یوسف از زندان برآمد شاه شد

نقل سبحان خلیفة الرحمان بعد کشته شد حسین علی خان سه روز دراں مکان .. مقامات داشته بعد استمالت و تفویض خدمات فرامین بنام صوبه داران صوبه جات صادر فرمودند فرمان بنام نظام الملک آنکه امارت و ایالت مرتبت شهامت و بسالت منزلت رکن السلطنة اعتضاد الخلافت زبده مخلصان دور اندیش خلاصه دوستان وفا کیش مشمول اعنایات و مورد تلطفات شاهنشاهی باشند الحمد لله و المنة که حسین علی خان به سزائے اعمال و بر جزائے افعال خود رسید تنبیه و تادیب او بد قسمے که دل می خواست به وجه احسن صورت پذیرفته و به پاداش بے ادائی و ناهنجاری او نهجے که مرکوز خاطر فیض مظاهر ما بود حسب دل خواه صورت یافت چنانچه ششم ذی حجه سنه هزار و یک صد و دو هجری مقدسه خان مذکور از دست غازیان شهامت

کیش وفدویان دور اندیش در نواحی توده بهیم مابین دو کوه بقتل رسید وبهمان ساعت
بے غیرت همشیره زاده اش باسه چهار کس دیگر به ذلت وخواری مقتول گردیده و دیگر مردم
همراهانش آواره دشت ادبار گردیدند وکسانیکه در جناب خلافت ماسر به سجده آورده اند مدامان
یافته رتبه عزت وافتخار حاصل نمودند کله حسین علی خان مقتول نزد آن عمدة الملک فرستاده
شد باید که شکر وسپاس این مقدمه عمده به درگاه ایزد متعال بجا آورده دران جانب
مستقل گذاشته روانه این صوب شوند وزود وشتاب خود را در حضور رسانند و ما
را از دیدن خود ونمود را از دیدن ما مسرور سازند فرمان بنام راجه گردهر لعل بهادر
آنکه شهامت وجلادت مرتبت تهور وبسالت منزلت عمده راجها با اخلاص زبدهٔ
مخلصان با اختصاص راجه گردهر لعل بهادر بعنایت والتفات امیدوار بوده بدانند
مخفی ومحتجب نماند کیفیت مراتب اتحاد وعقیدت وحقیقت اخلاص وفدویت آن
زبده مخلصان یک رنگ مفصل ومشروحاً معروض قدسی گردید واین معنی منقوش مرکز
خاطر فیض مظاهر است الحمد لله والمنة که ششم ذی حجه سنه هزار ویک صد و
سی و دو هجری مقدسه روز چهارشنبه وقت دوپهر حسین علی خان و بے غیرت همشیره
زاده اش متصل توده بهیم از دست لشکریان جلادت نشان به قتل رسیدند
واز مردم همراهان آنها اکثرے مطیع اوامر احکام درگاهی گردیدند وبسیارے آواره دشت
ادبار شدند باید که شکر وسپاس این مقدمه عمده به درگاه الهی بجا آرند ودر صوبه متعلقه خود
نقاره بلند آوازه سازند وچون تنبیه وتادیب عبدالله خان پیش نهاد خاطر است
لازم آنست که دران جانب مستقل گذاشته با جمعیت شایسته روانه این صوب
شوند وزود وشتاب خود را درین جا رسانند درین باب تاکید دانند فرمان عالی شان
بنام راجه جے سنگھ سوائی آنکه امارت وایالت مرتبت شهامت وشوکت منزلت مخلص یکتا
دوست بے همتا زبده الاماثل والاقران عمدة القرین والاعیان بعنایت والتفات

شاهنشاهی امیدوار بوده بدانند بعنایت الهی ششم ذی حجه سنه هزار و یکصد و سی
و دو هجری مقدسه حسین علی خان و غیرت خان ناسپاسان به شمشیر قضا و پاداش بے
ادائی و ناهنجاری ها به قتل رسیده و بسزای کردار و اعمال خودها رسیده مردم همراهی آنها
اکثرے غاشیه اطاعت و فرمان برداری بر دوش گرفتند و بسیارے آواره
دشت ادبار گردیدند و ذلت اختیار نموده الحمد لله و المنة که تنبیه و گوشمال نام برده ها
بد خصال حسب دلخواه صورت گرفت و انتظام امور سلطنت بما تعلق گرفت از آنجا
که نظم و نسق خلافت از قدیم به مصلحت بزرگان آن والا دودمان صورت یافته و حالا
آن تهور و اخلاص نشان با اینهمه اخلاص و فدویت مصروف اند سا کارها حضور و
و انتظام ممالک محروسه به مصلحت آن اعتضاد الخلافت تعلق دارد و موقوف بر
رسیدن ایشان است و سهد اتنبیه و تادیب عبدالله خان پیش نهاد خاطر باید که بمجرد
ورود فرمان والاشان با جمعیت شایسته روانه حضور فیض گنجور شوند و روادار توقف و اهمال
یک ساعت نه گردیده بسرعت و استعجال خود را در ینجا رسانند فرمان والاشان بنام
عبدالصمد خان ناظم لاهور خان اعتضاد نشان مورد فیوضات رحمان زبده مخلصان بے
ریا خلاصه دوستان با وفا مشمول لطف و عنایات ایزد سبحان باشند سپاس بے قیاس
مر حضرت پروردگار که خس و خاشاک وجود بے بود حسین علی خان و غیرت خان از باد معدلت
و انصاف ازین عالم برداشته جهان را پاک و جهانیان را شاد گردانید یعنی ششم ذی حجه
سنه هزار و یک صد سی و دو هجری مقدسه نام برده ها از دست بهادران نبرد آزما به قتل
رسیدند چون عبدالله خان برادر حسین علی خان مذکور در نواحی شاه جهان آباد آوارگیها
دارد تنبیه و تادیب او لازم آمد فراین مطاعه در باب طلب امارت پناه نظام الملک ناظم صوبه
جات دکهن و دیگر دهر لعل بهادر ناظم صوبه اوده و امارت پناه راجه جے سنگهه والی صادر شده
آن جماعه بحضور می رسند باید که آن مخلص یک رنگ پیش از همه رسیده شریک کار بادشاهے

شوند و مجوز توقف و اہمال یک نہ گردیدہ زود و شتاب خود را بحضور رسانند

وقایع بعد اصدار فرامین و انتظار رسیدن عبدالصمد خان و نظام الملک و راجہ جے سنگھ سوائی و راجہ گردہر لعل بہادر چون از نام بردہا و ہیچ یکے نہ رسیدہ خلیفہ زمان ازان مکان بہ سمت دارالخلافہ شاہ جہان آباد کوچ نمود چورا جاٹ کہ در حقیقت رفیق سید عبداللہ خان بود با جمعیت کثیر شرف ملازمت دریافت مشمول عنایات شاہنشاہی گردید چون دران راہ اکثر دیہات تعلقہ زمینداری چورا مذکور واقعہ شدہ بودند بنا بر محافظت و احتیاط دیہات مذکور در جناب خلافت و جہانبانی التماس نمود کہ لشکر ظفر اثر بہ فلان راہ کہ مابین کوہ آسمان پیما و جنگل خار دار بود بگذرد منظور فرمودہ جاٹ مذکور بہ رہبری لشکر مقرر فرمودند جاٹ مذکور دیہات زمینداری و تعلقہ خود دست راست گذاشتہ لشکر را دست چپ در ملک راجہ جے سنگھ سوائی گذرانید دران راہ قلت آب بسیار بود مردم لشکر از مسافت بعید آب می آوردند و بہ صرفہ تمام ماندرو غن صرف می نمودند در اکثر منزل دران راہ مردم تشنہ ماندند و بہ سختی و شدت تمام گذرانیدند

وقایع جنگ رام دیوان امارت پناہ راجہ جے سنگھ سوائی با پنج ہزار سوار و زیادہ ازین پیادہ و عرض داشت راجہ مذکور بحضور رسیدہ سعادت زمین بوس دریافت مشمول عنایت و مہربانی گردیدہ بہ عطاء خلعت و حلقہ مروارید ممتاز شد مضمون عرضداشت راجہ مذکور آنکہ عرضداشت خانہ زاد عقیدت طراز جے سنگھ بعد ادائے آداب تسلیمات دکورنشات بموقف عرض بازیافتگان محفل فیض منزل خلد مشاکل میرساند فرمان والاشان قضا جریان بنام کمترین غلامان صادر شدہ بود شرف نزول اجلال فرمود فدوی آداب استقبال بجا آوردہ بر تارک افتخار جا داد و سرافراز و ممتاز گشت بہ قتل رسیدن حسین علی خان و غیرت خان بہ تیغ اعجاز خلافت و جہانبانی انچہ نوک ریز خامہ دربار شدہ بود شکر ایزد متعال بجا آورد کہ پاداش اعمال و افعال آنہا بہ سرعت و استعجال جلوہ گر گشت

خیریت وخوبیها، خلایق برایں بود که رو نمود الله تعالیٰ همبریں نمط جمیع گمراهان را رهنما
باد توجه رایات عالیات به تنبیه وتادیب عبدالله خان ورسیدن جان نثار با جمعیت
بحضور موردالنور انچه مرقوم قلم فیض شیم گردیده بود بالفعل جگرام نوکر خود را با پنج هزار
سوار وزیاده ازیں پیاده روانه درگاه آسمان جاه نمود بعنایت الهی موی الیه بهر خدمتے که مامور
خواهد بود می تواند سربراه نمود فدوی بنگاه داشت سپاه وفراهم آوردن آدم بکار در پیش کرده
انشاءالله زود وشتاب ازین کار انفراغ حاصل نموده خود را برکاب ظفر انتساب رسانیده
سعادت اندوز ملازمت می گردد زیاده حد ادب ندید **وقایع** حکم والا صادر شد که سید
نصرت یار خان بهادر را زود طلب دارند و بخشی الممالک صمصام الدوله خان دوران بهادر
تاکید بلیغ رفت که سید مذکور را حسب الحکم برنگارد مشار الیه حسب الحکم بمهر خود برڈاک
مشار الیه فرستاد مضمونش آنکه سیادت وامارت مرتبت صفوت وشهامت منزلت خلاصه
خاندان نجابت سلالهٔ دودمان سیادت مشمول عنایات خدیو کیهان باشند بعد هذا المکشوف
ضمیر اتحاد واخلاص تخمیر گردانیده می آید چون حسین علی خان وغیرت خان به پاداش اعمال
خودها به قتل رسیدند رایات عالیات به تنبیه وتادیب عبدالله خان متوجه شده حکم جهان
مطاع عالم مطیع شرف نفاذ یافت که فدوی ودیگر آن امارت پناه برنگارد وبا هر قدر جمعیت
که داشته باشند وتوانند بهم رسانند بحضور طلب دارد لهذا نگارش می یابد که آن والا
دودمان شهامت در ساعت ورود ایں حسب الحکم والا با هر قدر جمعیت که داشته باشند
و توانند بهم رسانند بهم رسانیده روانه درگاه فلک اشتباه شوند توقف واهمال ننمایند
انشاءالله مورد انواع عنایات ومهربانی خواهند شد زیاده چه نوشته آید **وقایع**
ثابت خان نام مغل از منصبان . صمصام الدوله خان دوران بهادر که اکثر محالات جاگیر
مشار الیه را سربراه مینمود وجمعیت با خود خوب داشت پنج هزار سوار وهمیں قدر پیاده
بجلدوی تمام بحضور فیض گنجور رسیده به وساطت بخشی الممالک صمصام الدوله خان دوران

بہادر شرف ملازمت دریافت دوست علی خان متبنا بخشی الممالک وغالب خان از همراهان مشار الیه که سابق در عهد بادشاه شهید خدمت داروغگی داغ و تصحیحه منصب داران والاشاهی داشت نیز ملازمت نمودند دوست علی خان وثابت خان بمناصب پنج پنج هزاری وپنج پنج هزار سوار وغالب خان به منصب چهار هزاری ذات چهار هزار سوار امتیازے یافت وعابدخان از همراهان بخشی الممالک نیز ملازمت نموده به منصب چهار هزاری ذات چهار هزار سوار ممتاز گشت سید نصرت یار خان بهادر بر طبق حکم معلے بالده هزار سوار وهمیں قدر پیاده رسیده زمین بوس نموده به منصب هفت هزاری هفت هزار سوار وبه عطاء خلعت خاصه وشمشیر مرصع اعتبارے یافت ویک لک روپیه بجهت سپاه به او لطف فرمودند عبدالصمد خان ناظم صوبه لاهور عرضه داشت ارسال داشته بود به نظر گذشت مضمونش آنکه عرضه داشت خانه زاد صافی نهاد عبدالصمد خان بعد تقدیم مراتب عبودیت وادائے لوازم اعتقاد وفدویت بموقف عرض باریافتگان پایه سریر خلافت مصیر میرساند به ورود فرمان سعادت عنوان والاشان قضا جریان وحی ترجمان که از راه نوازش و ذره پروری بنام پیر غلام صادر شده بود انواع عز وافتخار حاصل نموده آداب استقبال بجا آورده بر تارک اعتقاد جا داد از کشته شدن سید حسین علی خان وسید غیرت خان نوک ریز قلم فیض رقم گردیده بود اعجاز خلافت است که تام برد تا بپاداش افعال واعمال کردار خود ها رسیدند فعل حکیم خالی از حکمت نیست دنمی باشد خیریت خلایق درین بود که روز نمود الله تعالیٰ ظل خلافت وسایه سلطنت بر مفارق جمیع خلایق گسترده پاینده دارد حکم والا در طلب جان نثار بحضور فیض گنجور زینت نفاذ یافته بود فدوی بهمان ساعت تهیه اسباب نموده خواست که روانه آستان فیض نشان گردد اما چون درین ایام حسین خان افغان سرکرده افاغنه بلده قصور به غرور کثرت جمعیت درین سرزمین سر به فساد برداشته مرتکب انواع آزار واضرار خلایق این دیار گردیده بود فدوی درگاه والا سپاه این جا ها

زیادہ از اندازہ نگاہ داشتہ بہ تنبیہ و گوشمال آں بدمآل پرداخت بعنایت الٰہی و
واقبال شاہنشاہی او را بہ سزا ئے کردار رسانیدہ خلایق ایں دیار را از ظلم و تعدی او
محفوظ داشت مردم سپاہ کہ برائے ایں کار نو نگاہ داشتہ بود برائے طلب نود ہا کہ زیادہ از چہار لک
روپیہ برآمدہ ہنگامہ گرم کردند و نگذاشتند کہ ایں غلام روانہ درگاہ آسمان جاہ گردد ہر چند بہ دیوان
ایں صوبہ گفت کہ قبض زر مذکور بمہر خود نوشتہ داد قبول نہ کرد و زر مسطور نداد اگر دیوان
مسطور زر مذکور از خزانہ عامرہ بہ فدوی میداد از طلب ایں جماعہ کہ بکار بادشاہی نگاہ داشتہ بود
انفراغ حاصل نمودہ بہ رکاب ظفر انتساب میرسید لہذا لاچار شدہ چندے دیگر توقف
نمود اگر از راہ ذرہ پروری حکم معلیٰ بنام دیوان ایں صوبہ در باب دادن زر مرقوم از
خزانہ عامرہ بعد گرفتن قبض بمہر فدوی شرف نفاذ یابد جان نثار از طلب ایں مردم فارغ
شدہ زود بحضور کرامت ظہور برسد ثانی الحال فدوی با زر مسطور نقد از محصول جاگیر
خود در خزانہ رکاب سعادت عاید خواہد نمود یا متصدیان سرکار فیض آثار عوض زر
مرقوم دامہا از جاگیر فدوی وضع کردہ خواہند گرفت زیادہ حد ادب ندید آفتاب خلافت
وجہانبانی تاباں باد عرضہ داشت خانہ زاد طراز گرد ہر جبین نیاز بر زمین عبودیت سودہ
و زمین فدویت بلب ادب ملسوم نمودہ بعرض ایستادہا ئے پایہ سریر خلافت ابد مقرون
وسعادت یافتہ ہا ئے بساط دولت افزون میرساند فرمان وحی ترجمان مرحمت عنوان
مشتمل بر کشتہ شدن حسین علی خان و غیرت خان و رسیدن خانہ زاد با جمعیت شایستہ
بحضور فیض گنجور شرف صدور یافتہ بود استقبال نمودہ آداب و تسلیمات حصول ایں
سعادت عظمیٰ بجا آوردہ سرافراز و ممتاز گردید انتقام منتقم حقیقی است کہ نام بردہا بہ تیغ
اعجاز خلافت بسزا ئے کردار خود ہا رسیدند الٰہی ظل خلافت و سایہ سلطنت بر مفارق جمیع
بندہا ممدود و مبسوط دارا د تعصب و ناخوشی نام بردہا کہ در حق ایں غلام درگاہ والا بود و ثابت
قدمی جان نثار کہ در کار فیض آثار داشت بر عالمے ظاہر و بر بندگان حضور روشن است

فدویت و غلامی عقیدت طراز که در جناب خلافت منقوش و مرکوز خاطر فیض مظاہر است و از راہ غلام نوازی و بندہ پروری ارقام یافتہ تسلیمات و کورنشات بجا آوردہ زہے طالع ایں ذرہ صفت کہ از فدویت و عبودیت ایں خیر سگال بخاطر دریا مقاطر جا گرفتہ بموجب حکم والا ان شاء اللہ تعالیٰ زود بجناب کرامت مآب میرسد و سعادت ملازمت کیمیا خاصیت با فیض و برکت حاصل نماید عرضہ داشت کمترین عقیدت آگین نظام الملک آداب تسلیمات و کورنشات بجا آوردہ بموقف عرض مقربان بارگاہ عظمت و جاہ و سعادت اندوزان درگاہ سپہر اشتباہ میرساند نزول فرمان والا شان عنایت عنوان قضا جریان کہ بنام کمترین غلامان شرف صدور یافتہ بود باعث افتخار و سر بلندی جان نثار گشت فدوی آداب کورنش و تسلیمات بجا آوردہ قتل حسین علی خان و غیرت خان در عرصہ تودہ بہیم بہ انتقام ظلم و نالش جمہور الانام در رسیدن عقیدت سند با جمعیت شایستہ اندراج یافتہ بود الحمد للہ کہ این شعلہ آتش ظلم از آب عدالت جناب با فیض و برکت فرو نشست و انتظام مملکت از توجہ بندگان حضرت از سر نو صورت پذیرفت حق تعالیٰ شانہ سایہ خلافت بر مفارق جمیع بندہا ممدود و مبسوط داراد بہ مجرد ورود فرمان عالی شان فدوی درگاہ آسمان جاہ روانہ حضور پر نور گردید ان شاء اللہ تعالیٰ زود بعتبہ فلک رتبہ رسیدہ سعادت اندوز ملازمت سراپا فیض و برکت می گردد زیادہ چہ التماس نماید

وقایع چون خبر کشتہ شدن امیر الامرا سید حسین علی خان و غیرت خان و قید راجہ رتن چند بہ سید عبد اللہ کہ در موضع نندگانوں برسانہ متصل سرائے جہانہ دایرہ داشت رسید انگشت تحیر بر لب حیرت نہاد و دست تفکر بر زانو تردد زد بعد تامل و تفکر بسیار دم استقلال زدہ بہ تردد و سرانجام عزم دار الخلافت پرداخت سیتا رام یکے از معتبران خود با جمعے پیشتر از خود روانہ دار الخلافہ شاہ جہان نمود کہ پیش از رسیدن ما خزاین و دیگر لوازم شاہی

بدست آورده و اسباب و کارخانه جات محاربه تهیه سازد بعد روانه کردن سیتارام
مذکور سید عبدالله خان با تمامی لشکر روانه دار الخلافت گشت و عرضداشت بجناب
اقدس ارسال داشت مضمون آنکه عرضداشت کمترین عقیدت گزین عبدالله
خان بعد تقدیم مراسم غلامی و عبودیت و ادائے لوازم بندگی و فدویت بموقف
عرض مقربان بارگاه عظمت درباریان درگاه جاه و حشمت می رساند که چون در صوبجات
دکهن و دار السلطنة لاهور شورش خانه زادان عقیدت نشان درگاه فلک اشتباه
بمیان آمده و این معنی معروض قدسی گردیده فدوی درگاه سراپا جاه به خبرداری و
محافظت قلعه دار الخلافه و انتظام مهام آن صوبه امیر الامرا سید حسین علی خان
برادر خورد فدوی همراه رکاب سعادت به دکهن مامور گردید هر چند فدوی جدائی برادر
خورد خیلے شاق امیر الامرا مفارقت فدوی بسیار گران بود اما از راه اطاعت
حکم والا عذر نه کرده هر دو برادر یکے روانه دار الخلافت گشت و دیگی به دکهن همراه
رکاب ظفر انتساب کمر خدمت بست همین که فدوی بارگاه والا در راه بود و به دار الخلافه
نه رسیده مردم قابو یافته و برادر فدوی را تنها دیده ناحق و بے وجه شرعی او را با
غیرت خان و میر اولیا را در حضور بیجان کشتند و مال و متاع را به غارت بردند قبله
عالم و عالمیان سلامت این همه اگر از حکم والا به وقوع آمده و آن جماعه از حکم حضور
پر نور مرتکب اینهمه ایذا و خون ریزی شده اند مضایقه نیست غلام بحال نازد و خداوند
به هر دو اگر از حکم حضور نیست و آنها از خود مرتکب چنین امور شنیعه شده اند امیدوار
است که از راه عدالت و انصاف پروری قاتلان نام برده محبوس شوند و بجائے رفتن
نتوانستند فدوی درگاه بحضور میرسد و ورثه مقتولان نیز می آیند یقین که این مقدمه
از روئے شریعت در جناب خلافت صورت انفصال خواهد یافت التماس این
جان نثار آنست که تا رسیدن فدوی و دیگر ورثه مقتولان قاتلان از حبس خلاص نشوند

اگر احیاناً شخصے درباب خلاصی آنها ملتمس گردد درجه پذیرائی نیابد وزارت وکفایت
شجاعت وبسالت دستگاه رموزدان مجلس خاص نکته سنج دفاتر اختصاص عمده وزرای
رفیع الشان زبده خوانین بلند مکان مورد مراحم بیکران باشند عرضه داشت مرسوله
آن رکن السلطنة رسید بمطالعه درآمد آنچه از مراتب فدویت وجان فشانی در رسوخ
عقیدت وغلامی خود ودر مقدمه قضیه ناگزیر امیر الامرا سید غیرت خان ومیر اولیا
واستدعای حبس قاتلان نام بردها معروض داشته بودند مفصل ومشروحاً بوضوح
پیوست حقا ثم حقا که از وقوع این حادثه چه قدر تاسف وگرانی بخاطر اقدس راه
یافته خدا شاهد حال این معنی است میر حیدر بیگ خان که مصدر تقصیر عظیم شده بود
به عنایت الٰهی همان وقت به قتل رسید والله که این جانب از این معنے اصلا آگاه
نبوده واطلاع نداشت چون یک مرتبه هنگامه شد تاکید اکید آنچه بایستی به عمل آمد اما
چون آن بدانجام کار به انصرام رسانیده فایده نکرد درباب حبس قاتلان آنچه نوشته بودند
میر حیدر بیگ خان که قاتل معلوم بود بعنایت الٰهی او به پاداش کشته شد اسم دیگران
معلوم نیست وآن عمدة الملک هیچ نه نوشتند اگر صریح می نوشتند بعمل می آمد مراتب
رسوخ عقیدت وصافی طویت آن رکن السلطنة اظهر من الشمس است ومنقوش خاطر
فیض مظاهر است بعون ایزدی این جانب هم درانجا میرسم وآن مخلص نیز اراده حضور
دارند انشاء الله تعالیٰ این مقدمه بعنوان شایسته وآئین بایسته بروفق شریعت غرا و
عدالت عالم آرا صورت انفصال خواهد یافت **وقایع** سید عبد الله خان بعد ارسال
داشتن عرضه داشت ورسیدن جواب به جلدی تمام بلغر بسرعت هرچه تمام تر به
دار الخلافت رسیده سلطان محمد ابراهیم خلف شاهزاده رفیع الشان را که از مدتے در
قلعه محبوس بود برآورده بر تخت شاهی نشاند وچتر بر فرق ایشان گردانیده آداب
تسلیمات وکورنشات بجا آورده ودر دار الخلافه سکه وخطبه بنام مشار الیه رائج ساخت

وخزانه بادشاهی و اموال راجه رتن چند متصرف شده هنگامه نگاه داشت سپاه
در پیش کرد هشتاد روپیه مواجب سوار یک اسپه و یکصد پنجاه روپیه دو اسپه
و ده روپیه علوفه پیاده مقرر ساخت و یک ساله پیشگی علی العموم قرار داد و به
سرداران بارهه نوشتجات فرستاده طلب داشت و در شهر نداء عام داد و به
صوبه جات نوشت و زر فرستاد که هر که خواهش نوکری داشته باشد بیاید و
نوکر شود و قید اسپ کلان و خورد از میان برداشت و به داغ آنها اجازت نمود مردم
از هر طرف برای فراهم آمدند و هجوم کردند در چندے پنجاه هزار سوار و همین قدر پیاده
بقلم آمدند و نوکر شدند و از اعیان و عمدها بارهه نیز زیاده ازین از سوار و پیاده رسیدند
و به دادن جان که به اختیار جان آفرین است قرار کردند از ان جماعه اکثرها بر بهل و رتهها
و لدها سوار شده آمدند همگی یک لک و سی و پنج هزار و همین قدر پیاده با خان
مذکور جمع شدند و به جان بازی کمر محکم بستند غازی الدین خان والاشاهی بادشاه
شهید فرخ سیر که بعد وفات ایشان ترک منصب کرده و در دار الخلافه گوشه
اختیار نموده بود به سماجت و لجاجت سید عبد الله خان آمده ملازمت — سلطان
ابراهیم نمود به منصب هفت هزاری هفت هزار سوار دو اسپه سه اسپه و بخطاب
امیر الامرا بهادر و بخدمت بخشیگری اول امتیازے یافت همین قسم سید نجم الدین
علی خان جبین نیاز بر زمین عقیدت سوده به منصب هفت هزاری هفت هزار سوار ممتاز شد
و نیز سید شجاعت خان سعادت زمین بوس دریافت به منصب پنج هزاری ذات
پنج هزار سوار رتبه حاصل نمود و سید سیف الدین علی خان ملازمت نموده به منصب
پنج هزاری ذات پنج هزار سوار ممتاز گشت و سید شهامت خان به سعادت
ملازمت حاضر شده به منصب پنج هزاری ذات پنج هزار سوار نامزد گشت و سید
رفعت خان ملازمت نموده به منصب هفت هزاری هفت هزار سوار امتیازے یافته

واعتبار خان و دریا خان و شیخ صبغة الله خان لکهنوی و سید نجابت خان و سید
مظفر علی خان و سید اکبر علی خان و سید محمد خان و معصوم علی خان و رستم علی خان و سیادت
خان هر همه سعادت زمین بوس دریافتند سوای شیخ صبغة الله خان لکهنوی که منصب
قبول نکرده و خلعت و علم و نقاره و دیگر عنایات شاهی نگرفته همه‌ها بقدر مراتب پایه افزودند
و به منصب عمده سرافرازی یافتند **وقایع** چون سید عبدالله خان نگاهداشت کرده
سپاه بسیار فراهم آورد و افواه عام داد از حضور حضرت خود بدولت فرمان والا صادر شد
مضمون آنکه لایق العنایت والاحسان مورد مراحم بیکران مخلص باوفا محب بامروت و صفا
مشمول عنایات و تفضلات شاهنشاهی باشند برطبق نوشته آن عمدة الملک ایجاب
پس منظر برسیدن آن زبده مخلصان در حضور بود و چشم انتظار بر شاهراه نگرانی
داشت که امروز فردا آن رکن السلطنة به حضور آیند و ما را از ملاقات خویش مسرور می‌سازند
ناگهان خبر رسید و به وضوح پیوست که آن دوراندیش از نندگانون برسانه متصل
سرای جهانه به مجرد رسیدن خبر واقعه ناگزیر امیر الامرا و سید غیرت خان برخاسته روانه
دار الخلافه گردیده و در انجا رسیده سلطان محمد ابراهیم خلف رفیع الشان را از محبوس خانه
قلعه مبارک برآورده بر تخت شاهی نشانیدند و هنگامه نگاهداشت سپاه و فوج
بندی درپیش کرده اند از اطلاع این معنی خاطر خیلی متعجب گشت که آیا چه بخاطر گذشت
اگر واسطه واقعه نام بردها ست در مقدمه ارادت الله لاچارگیها است با اینهم در چنین مقدمات
و معاملات ارباب شرع شریف قصاص می فرمایند بعنایت الهی شخصی که مصدر تقصیر
شده بود به سزا رسید اگر بحسب بشریت حرفی دیگر بخاطر آورده اند موقوف
بر عنایات ایزد سبحان است نه که بر لشکر گران و توپهای فراوان خلافت نیابت نبوت
است نه از تهور و جلادت آن عمدة الملک اگر خود را به حضور می رسانیدند در هر امری
که التماس می نمودند درجه پذیرائی می یافت حالا هم چیزی نرفته باید که زود و شتاب خود را

بحضور رسانند دریں مقدمہ نہجے کہ باید معروض دارند چوں ہمگی ہمت والانہمت تمامی
مصروف بر رفاہ خلائق است لہذا دل نمی خواہد کہ اسم آں زبدۂ مخلصان بہ زبونی
بر زبان خلق اللہ رفتہ ونکبتے من جانب اللہ برسد لازم آنست کہ ایں مراتب والا
بگوش ہوش جا دادہ نیک دریابند و فہمیدہ و سنجیدہ بہ عمل آرند۔ عرضہ داشت کمترین
غلامان عقیدت نشان عبداللہ خان بعد ادائے شرائط تسلیمات وکورنشات و تقدیم
مراتب نیاز و سجدات بہ موقف عرض باریابان محفل سپہر شاکل میرساند بہ ورود فرمان
والاشان مرحمت عنوان کہ بنام ایں جاں نثار شرف صدور یافتہ بود مفتخر و ممتاز گشت
مرقوم قلم عنایات رقم گردیدہ بود کہ فدوی درگاہ بحضور کرامت ظہور سعادت حاصل نمود
در ہر امر کہ و بہر قسمے کہ التماس می نمود درجہ پذیرائی می یافت و طبق آں بعمل می آید و
وخلافت و نیابت نبوت است نہ از تہور و جلادت فدوی درگاہ آسمان جاہ بحضور
فیض گنجور رسیدہ سعادت حاصل نماید قبلۂ عالم و عالمیان سلامت در واقع رسیدن
عقیدت طراز بجناب کرامت مآب سعادت بلکہ عبادت است امّا حالتے کہ بحال
امیر الامرا برادر ایں ذرہ صفت گذشتہ بر بندگان حضور پرنور روشن است جاں
نثار اگر در حضوری بود ہماں حالت بر فدوی پیش می آمد بلکہ واللہ اعلم چہا می گذشت
بہمیں سبب فدوی غیر از روگردانی از جناب خلافت بودہ دیگر مصلحت و سلامتی خود
ندانست خلافت ہرچند نیابت نبوت است امّا نیابت نبوت ہم محض بنا بر رفاہ و
محافظت خلائق است اگر در حضور امنیت میدانست چگونہ ذرہ مثال عدول حکم
والا می نمود خلافت پناہ سلطان محمد ابراہیم ہم از خاندان و برادران آں خدایگان
بالفعل بوسیلہ سلامتی خود بہم رسانیدہ انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب ہمراہ رکاب ایشان
از سعادت ملازمت بہرہ یاب می گردد و حقیقت حال معروض میدارد انصاف و
دادرسی وابستہ بر توجہ بندگان حضور فیض ظہور است زیادہ حد ادب نہ دید

وقایع سید عبداللہ خان با سلطان محمد ابراہیم و لشکر گران و فوج فراوان
و جمیع امرایان و منصب داران مرقوم الصدر از دارالخلافت شاہ جہان آباد کوچ
کردہ بیرون شہر خیمہ زد چون این خبر بہ خاقان زمان خلیفۃ الرحمان خدا آگاہ
محمد شاہ خلد اللہ ملکہ و سلطانہ رسید بسرعت تمامتر کوچ بہ کوچ متوجہ شدہ زود
سرزمین کامان را مخیم سرادقات عالیات فرمودند سید عبداللہ خان از انجا کوچ
نمودہ بہ فرید آباد رسید معروض قدسی گشت کہ محمد خان بنگش و عزیز خان بہادر چغتہ
از اکبرآباد رسیدہ در نواحی سرائے چہاتہ با فوج عظیم دایرہ دارند چون با خان شار الیہما
فوج سنگین ہمراہ بود دسواسے بخاطر مبارک رسید کہ مبادا خان مذکوران بطرف آخر
نہ روند حکم والا اصدار شد کہ حیدر قلی خان و قمرالدین خان رفتہ خان مذکوران را استمال
ساختہ بحضور بیارند خان مذکوران بر طبق حکم اقدس رفتہ محمد خان بنگش و عزیز خان بہادر
را بحضور آوردند نام بردہا با جمعیت خود ہا سعادت قدم بوس دریافتند ہر دو کس
ہفت ہفت ہزاری و ہفت ہفت ہزار سوار منصب یافتہ بہ عطاء خلعات خاصہ و سرپیچ
مرصع ممتاز شدند بندگان حضرت سلیمان منزلت از راہ استمالت بست و
چہار کرور دام از صوبہ الہ آباد و اکبرآباد در سیر محمد خان بنگش مقرر کردہ صوبہ داری
صوبہ الہ آباد بہ خان مذکور مقرر فرمودند و پرگنہ بالی و سرداؤں سرکار خیرآباد
و پرگنہ بدہہ و سندیلہ وغیرہ از توابع سرکار لکھنو صوبہ اودہ در سیر عزیز خان بہادر
چغتہ مقرر کردہ مستمال ساختند و در جناب خلافت و جہانبانی پیش آوردند بایزید
خان میواتی کہ در سواد میوات گردن عزت و افتخار برافراختہ تسلط دران دیار خوب
داشت و یکے از ناموران آن سرزمین بود با جمعیت شایستہ سعادت ملازمت
دریافت بہ عطاء خلعت خاصہ ممتاز شد و کہیان جاٹ از شرکا و چوراکہ اہل تمن
و رئیس ہم قوم و صاحب تسلط آن سرزمین بود نیز بہرہ سعادت ملازمت اندوخت

مشمول عنایات خاقانی گردیده حکم والا صادر شد که عقب لشکر منصور قیام داشته به حفظ و حراست واماندگان اردوے معلیٰ پردازد **وقایع** چون خبر آمدن سید عبداللہ خان در نواحی بلول معروض جناب قدسی گردیده بندگان حضرت قدر قدرت از نندگانوں بر ساناکوچ کرده نزدیک شیرگڈھ معموله پرگنه بلول مذکور باتصال دریا، جمنا رسیده معرکه جنگ آراستند و جنگ گاه همانجا قرار دادند بسیاری از مردم غربا و ضعفا و اہل بازار لشکر را گذاشته در موضع شیرگڈھ و دیگر دیهات نواحی رفته سکونت داشتند و اکثرے از اہل دَوَل و امرایان و منصبداران قبایل و دیگر اسباب که همراه داشتند به بلده متھرا و دیگر دیهات و قصبات متصله فرستاده سبک بار شدند و جریده ماندند از کثرت لشکریان و اسباب آنها دیهات و قصبات پر شد. **وقایع** سید عبداللہ خان از بلول کوچیده در موضع بلوچ پور من اعمال پرگنه بلول رسیده آبادی ده مذکور را جنگ گاه خود قرار داد و همانجا ایستاد رعایا برآمده خانه ها را گذاشته بجائے دیگر رفتند سید عبداللہ خان دیه مذکور را محکم گرفت درین اثنا سید کامل خان و سید مکمل خان سادات بارہه از منتسبان سید عبداللہ خان که در لشکر حضرت قیام داشتند و مشمول عنایات شاهنشاهی بودند نیم شب با جمعیت خودها از لشکر برآمده داخل لشکر سید عبداللہ گردیدند همچنین راجه محکم سنگھ کھتری که به منصب پنج هزاری ذات پنج هزار سوار سرافرازی داشت و ساخته پرداخته امیرالامرا سید حسین علی خان بود و بعد کشته شدن خان مذکور به رکاب ظفر انتساب رسیده سعادت ملازمت دریافته خلعت خاصه و لک روپیه نقد بجهت نگاه داشت سپاه یافته بود نیز نیم شب از لشکر برآمده به سید عبداللہ خان آمیخت محکم سنگھ مذکور در وقت برآمدن از لشکر چون خیمه و تمامی اسباب خود را همان جا گذاشته در لشکر سید عبداللہ خان

آمده بود حکم والا صادر شد که خیمه و اسباب وی را بتاراج دهند لُچه ها رسیده خیمه و اسباب وی را آتش دادند و بشارت بردند راجه محکم سنگه نزد سید عبداللّٰه خان رسیده دلنشین ـــــــ خان مذکور چنین کرد که همین قسم امرایان دیگر نیز برخاسته می آیند چوں راجه مذکور رسیده و کامل خان و سید مکمل خان نیز آمدند سید عبداللّٰه خان یقین دانسته آں روز توقف در جنگ نمود و دغا خورد **وقایع** بندگان حضرت شب دوازدهم شهر محرم سنه مذکور فوج بندی کرده جمعی را برائے محافظت بنگاه گذاشتند و جماعه را در رکاب سعادت نگاه داشتند مفصل آنکه اعتماد الدوله محمد امین خان بهادر و قمر الدین خان پسر خان مذکور را با ده هزار سوار و همین قدر پیاده و حیدر علی خان میر آتش را با هفت هزار سوار و زیاده ازیں پیاده جمعیت خان مذکور و مروم توپ خانه سرکار والا و صمصام الدوله خان دوران بهادر منصور جنگ با ده هزار سوار و زیاده ازیں پیاده سوای جمعیت او و شیر افگن خان و هزبر خان و میر افگن خان و ثابت خان و امین الدین خان را در رکاب سعادت مقرر نمودند راجه گوپال سنگه زمیندار بهداور با پنج هزار سوار و راجه بهادر را چهار هزار سوار و جگرام دیوان راجه جے سنگه سوائی را با پنج هزار سوار و زیاده ازیں پیاده و ظفر خان بهادر با شش هزار سوار و سید نصرت یار خان بهادر را با ده هزار سوار و محمد خان بنگش را با سه هزار سوار و عزیز خان بهادر چغته را با دو هزار سوار و میر شرف را با پنج هزار سوار برائے محافظت بنگاه مامور فرموده اطراف بهرکدام مقسوم فرمودند **وقایع** همان شب سید عبداللّٰه خان مذکور نیز فوج بندی کرده به این تفصیل غازی الدین خان میر بخشی را با بست هزار سوار و همین قدر پیاده و سید شجاعت علی خان را با پنج هزار سوار و زیاده ازیں پیاده و سید نجم الدین علی خان را با ده هزار سوار و سید سیف الدین

خان را با ده هزار سوار و پیاده و سید شهامت خان را با هفت هزار سوار و شیخ صبغة الله
خان عرف شیخا لکهنوی را با هزار سوار و راجه محکم سنگهه را با چهار هزار سوار همرای خود
مقرر نموده باقی ها را برای محافظت بنگاه خود مامور نموده اطراف بهر کدام مقسوم کرد
وقایع به تاریخ سیزدهم شهر محرم الحرام سنه هزار و یکصد و سی و دو هجری
مقدسه روز چهارشنبه صبح پیش از طلوع آفتاب بندگان حضرت بر فیل سوار شدند
با صمصام الدوله خان دوران بهادر و حیدر قلی خان بهادر و قمر الدین خان و ثابت
خان و سعادت خان و دلیر دل خان و شیر افگن خان و هزبر افگن خان بر میدان
شجاعت ایستاده حیدر قلی خان داروغه توپ خانه دو جریب پیش رفته توپخانه
سرکار والا را پیش سواری مبارک بر رخ عبد الله خان چیده آماده جنگ گردید
حکم والا صادر شد که رتن چند محبوس را بیارند و به قتل رسانند همچنان کردند محبوس مذکور
را بر فیل سوار کنانیده آوردند بعد صدور حکم مکرر به قتل او از فیلی که بر او سوار بود فرود
آورده به قتل رسانیدند ظفر خان بهادر و سید نصرت یار خان بهادر و راجه بهادر
و گوپال سنگهه راجه بهدوار و جگرام دیوان راجه جی سنگهه سوائی و محمد خان بنگش و
عزیز خان بهادر و میر مشرف با فوج خود ها بنگاه را در میان خود ها کرده بر همه
بهر چهار طرف به محافظت و احتیاط پرداختند حیدر قلی خان بهادر اشرفی ها
بسیار و روپیه های بی شمار و حلقه دستی طلا لا تعد و لا تحصی با خود داشته به گوله اندازان
و برق اندازان رعایت می نمود و در هر ضرب انعام میداد هر قدر توپ خانه پیش میرفت
همانقدر فوج زمین را پیش میگرفت مردم توپ خانه به سبب رعایت و یافتن انعامات
و سخاوت حیدر قلی خان بهادر از توپ ها یکی را سر میدادند و دومی را پر می ساختند
صمصام الدوله خان دوران بهادر منصور جنگ به دل و جان در تردد و جان فشانی دست
چپ حضرت مقید و سرگرم بود و تردد ها می نمود دوست علی خان تبنای صمصام الدوله

با پنج ہزار سوار پیش سواری صمصام الدوله فیل سوار قدم استقلال برزمین نهاده جنگ می نمود آخر یک زخم تفنگ برپا برداشت امّا باوجود زخمی شدن از جنگ دست بر نه داشته همان قسم قایم بود و تیراندازی و تفنگ اندازی مینمود غالب خان از همراهان صمصام الدوله نیز دست راست ایستاده مظهر تردد گشته زخم تیر و تفنگ خورده اعتماد الدوله محمد امین خان بهادر و قمر الدین خان پسر خان مذکور دست راس حضرت مصدر کارزار می شدند و مجرائے نیکو خدمتی و حسن ترددات بظهور می رسانیدند سعادت خان و ثابت خان نیز کمر خدمت بسته در جان فشانی حاضر بودند جد و جهد می نمودند سید عبد الله خان با جمیع همراهان خود ایستاده و توپها بر رخ نهاده تردد بجا می آورد چوراجاٹ که رفیق سید مشار الیه بود جماعه همراهی خود را به سمت مغرب بر بنگاه بادشاهی فرستاد آں گروه شقاوت پژوه تیغ ها را علم کرده بر بنگاه آمدند و دست انداختند راجه بهادر و راجه گوپال سنگه راجه بهدادر که محافظ آں حد بودند به مقابله آنها رسید زده زده از لشکر برآوردند و بنگاه را محفوظ داشتند باز جاٹان به سمت جنوب بر بنگاه وار دوے معلیٰ افتاده و اکثر امتعه مردم لشکر و بعض اشیاء سرکار والا را دست برد کردند ظفر خان بهادر و محمد خان بنگش که به حفظ و حراست آں حد بودند به دفع و رفع شورش مقاهیر پرداخته زده از آنجا بیروں کردند من بعد آں مفسدان کوته اندیشان به طرف شرق غلو و فساد برداشته بر اهل بازار وار دوے معلیٰ اگزند و آسیب رسانیدند میر مشرف با غلو خان ترین لکهنوی تنبیه آں جماعه نموده غنیم لئیم را به جهنم رسانیده بحفاظت و حراست اردوے معلیٰ لازمه جان فشانی بجا آوردند مرتبه آخر چوں غلو و هنگامه چوراجاٹ بدسمات بدیں غایت به میان آمد جمعے از اهل بازار لشکر قریب ده دوازده هزار کس از ذکور و اناث که هنگامه جنگ سلطانی را ندیده بودند هراس خورده

و از عمق دریاء جمناں نہ اندیشیدہ مضطرب الحال بہ دریا افتادند عالمے
بہ دریا فرو رفت و بسیارے بدستیاری حیات زندہ برآمدہ بہ آں طرف
رفتند تا ۳ پہر و چہار گھڑی روز ہنگامہ بار شدہ رواں ماندہ از ہر طرف
کہ غلو و ہنگامہ جانان می شد ہنگامہ از آں سمت برگشتہ بسمت دیگری رفت
و باز چوں در انجا شور میشد از آں جانب بجانب دیگر میرفت چون شب شد
باز غلو و ہنگامہ ہماں قسم برپا شد بہر جا کہ آواز غلو و فساد میرسید بہادران لشکر
رسیدہ خبر میگرفتند و تردد ہا می نمودند قضارا از لشکر فیروزی اثر بان بر باروت
خانہ سید عبد اللہ خان افتاد و باروت خانہ آتش بر گرفت قریب ۳ ہزار
کس از زن و مرد کہ گرد باروت خانہ بودند در آتش سوختند جماعہ کہ وارث
داشتند بر چہار پائی نیم جاں بہ مکان خود بار فتند و جماعہ کہ وارث نہ داشتند
در شب طعمۂ درندگان شدند **وقایع** چوں از لشکر سید عبد اللہ خان
دریاء جمناں مسافت بعید داشت و دراں مکان آب نہ بود و ریزش گولہا
و بان از لشکر حضرت بر لشکر سید عبد اللہ خان بسیار شد و مردم بسیار از آں
طرف کشتہ شدند و زخمہا برداشتند مردم سپاہ عبد اللہ خان بہ بہانہ آب
و تشنگی لب رو بفرار نہاد و راہ راست شاہ جہاں آباد گرفت خان مرقوم وقت
نیم شب با چندے مردم امرا و عمدہ قریب پنج شش ہزار سوار در پے تردد
و کارزار ماندہ ہشت پہر کامل چوں رستخیز برپا ماند از طرفین بسیارے بہ درجہ
شہادت رسیدند و زخمی شدند آخر شب جمعیت سید عبد اللہ خان بس قلیل
ماند کہ زیادہ از ہزار سوار نخواہد بود چہاردہم شہر محرم الحرام سنہ یک ہزار و یک صد
و سی و دو ہجری مقدسہ صبحے پیش از طلوع آفتاب نایرہ جدال و قتال و جنگ
تیر و تفنگ گرم گشت سنجر خان والا شاہی رفیق صمصام الدولہ خان دوران بہادر

منصور جنگ دست چپ مشار الیہ با جماعہ خود از اسپان فرود آمدہ پائے استقلال برزمین نہاد و تفنگہا را سرداد و شیخ صبغۃ اللہ خان لکھنوی کہ ہمراہ سید عبد اللہ خان بود در پیش فیل سواری خان مذکور تردد می نمود با ہفتاد کس جوانان کار طلب از ضرب بند و تہا خان مذکور در میدان شجاعت افتادہ مصروف کار آقاء خود گردید و دیگر رفقاء خان مرقوم نیز اکثر از اں شربت شہادت چشیدند دبکار آمدند و ما بقی ہا بررخ نقاب کشیدہ روانہ امکنہ خود ہا گردیدند چوں با سید عبد اللہ خان مذکور مردم بس قلیل ماندند حیدر قلی خان از قلت جمعیت او واقف گشتہ بر فیل سواری او ہجوم آوردہ فیل را برزمین نشاند سید عبد اللہ خان دو زخم شمشیر بر سر و بر دست راست خوردہ اسیر پنجہ تقدیر شد **وقایع** بعد فتح و نصرت حکم والا صادر شد کہ نوبت بنوازند چنانچہ بہ عمل آمد چوں آواز و صداء کوس بہ گوش خلق اللہ رسید سرور و خوشی ہاء بے پایاں بہم رسانید خورم و شادمان شدند و دست دعاء سلامتی ذات مقدس بر آسمان برداشتند چوراجاٹ کہ از لشکر حضرت برخاستہ با سید عبد اللہ آمیختہ بود لشکر سید عبد اللہ خان مذکور بعد دستگیر شدن خان مزبور لوٹ کردہ بخانہ خود رفت در اثناء راہ ہر کرا یافت بتاراج داد سلطان محمد ابراہیم آوردہ سید عبد اللہ خان مذکور با چندے امرایان از لشکر خود بر آمدہ سمت مغرب رفت چوں بموضع نیکھور معمولہ پرگنہ بلول مسکن سادات بٹش منصب داہل تمن رسید سادا تان آنجا سلطان مرقوم را توانستند نگاہ داشت سلطان مسطور با رفقاء خود در باغے متصلہ آبادی دیہ مسطور رفتہ نشست ہمراہان سلطان مرقوم معروض داشتند کہ اگر مرضی مبارک برفتن جائے دیگر است حاضر ایم بہر جا و بہر مکان کہ امر شود برسانیم سلطان مذکور از راہ ہوش گفت کہ ایں جنگ امتحان نصیبہ ما بود اگر سلطنت

شاہنامہ منور کلام

در نصیب ما میشد همچنان پرتو ظهور می یافت حالا ما را هیچ جا رفتن نیست
درین اثنا و چون تفحص سلطان مذکور شد و خبرداران خبر دادند حکم والا زینت
نفاذ یافت که حیدر قلی خان و ظفرخان بهادر و قمرالدین خان رفته سلطان را بحضور
بیارند همچنان شد خان مذکوران رفته حضور سلطان مرقوم آداب تسلیمات
و کورنشات بجا آوردند سلطان برخاست و همراه آنها روان شد بعد رسیدن
در حضور حضرت بغل گیری کرده بسیار تواضع و مدارا نمودند و نزدیک خود نشانیدند
پرسیدند که چگونه آمدن شما شد سلطان گفت به نهجے که آمدن شما شد حضرت
فرمودند که شما را که آورد گفت شخصے که شما آورد وقایع از وقوع چنین فتح
عظیم حضرت خود بدولت سرور و شادمانی ها حاصل نمودند و بعد دل جمعی ازین
کار سلطان محمد ابراهیم و سید عبد الله خان اسیران را حواله حیدر قلی خان مذکور
هر دو اسیران مذکوران را جدا جدا به احتیاط و محافظت تمام در قید نگاه داشت
اعتماد الدوله محمد امین خان بهادر و قمرالدین خان پسر خان مذکور هر یک یک صد
اشرفی نثار گذرانیدند به عطاء خلعات خاصه و شمشیر مرصع و یک یک زنجیر فیل
و یک یک کرور دام انعام افتخار حاصل نمودند اعتماد الدوله محمد امین خان بهادر
بخطاب وزیر الملک اعتماد الدوله نامزد گشت حیدر قلی خان یک صد و پنج
اشرفی پیش کش گذرانیده خلعت خاصه و سرپیچ مرصع و قبضه شمشیر و
دیک زنجیر فیل و یک راس اسپ عراقی با ساز طلا مرحمت شده و خان
مذکور بخطاب معز الدوله مخاطب گشت صمصام الدوله خان دوران بهادر
منصور جنگ یک صد اشرفی پیش کش کرده به عنایت خلعت خاصه و سرپیچ
مرصع و یک راس اسپ عربی و یک زنجیر فیل و به خطاب امیر الامرا ممتاز شد
و کرور دام انعام مرحمت گردید مظفر علی خان و اکبر علی خان همراهان سید عبد الله

خان نیز سعادت زمین بوس دریافتند بعنایت والتفات شاہنشاہی افتخار افتخار حاصل نمودند ہمین قسم جمیع بند ہاے بادشاہی نثار نیاز گذرانیده مشمول عواطف بادشاہی گردیدند **وقایع** بندگان حضرت ظل سبحان در مکان فتح دو روز مقام داشته و بہ تسلی و دلاسا و استمالت جمیع بند ہا پرداخته سیوم روز بہ شاہ جہان آباد کوچ فرمودند در اثناء راه چون آفتاب تابش نمود و از کثرت لشکر و سواری حضرت غبار بسیار بود مظفر علی خان و اکبر علی خان کہ بعد فتح از سعادت ملازمت بہره اندوخته بودند از لشکر با فوج خود برآمده راه دست راس گرفتند و خواستند کہ بیرون لشکر در زیر درختے ساعتے آرام گیرند درین اثناء خبر داران نوع دیگر معروض جناب قدسی نمودند و التماس کردند کہ از ہمراہان مخالف جماعه از لشکر برآمده بیرون لشکر آوارگیہا دارند حکم والا صادر شد کہ معز الدولہ حیدر قلی خان و قمر الدین خان رفته تنبیہہ سازند خان مشار الیہما از سر سواری جلوریز و اسپ خیز رسیده سید مظفر علی خان و اکبر علی خان را محاصره نمودند نزدیک آن بود کہ از طرفین شمشیر بر آید و جنگ بمیان آمد چون سید مظفر علی خان و سید اکبر علی خان حقیقت حال را گفته فرستاده معز الدولہ حیدر قلی خان و قمر الدین خان کسان خود را مانع آمده خان مذکوران را بخدمت در حضور آوردند حضرت ظل سبحان استفسار کیفیت فرموده رخصت فرمودند **وقایع** راجہ جے سنگھ سوائی بہ مبارکباد فتح بہ عتبہ فلک رتبہ رسیده شرف ملازمت دریافت یک ہزار اشرفی و پنج راس اسپ پیش کش گذرانیده بعنایت خلعت خاصه و سرپیچ مرصع و مالا مروارید امتیاز یافت و بخطاب راجہ اندر دہراج جے سنگھ سوائی رتبہ حاصل نمود عبد الصمد خان ناظم صوبہ لاہور با ذکریا خان پسر خود سعادت زمین بوس دریافت یک ہزار اشرفی و بست و یک راس اسپ عراقی و عربی پیش کش

والاگذرانید بہ عطاء فیل وخلعت خاصہ وسرپیچ مرصع ممتاز شد
وقایع وزیر الملک اعتماد الدولہ محمد امین خان بہادر بر مسند وزارت نشستہ بہ اجرائے کار بادشاہی پرداخت وعملہ وفعلہ را بہ اخذ جزیہ مامور ساخت بر طبق حکم اقدس اعلے فرامین متضمن بر فتح وقید شدن سید عبداللہ خان وسلطان محمد ابراہیم بنام صوبہ داران ممالک محروسہ فرستاد اول بنام مرشد قلی خان ناظم صوبہ بنگالا آنکہ امارت وایالت پناہ شہامت وبسالت دستگاہ یکہ تاز میدان شجاعت شہسوار معرکہ تہور وجلادت ہمان اعتضاد نشان مورد مراحم ایزد سبحان باشند درین ایام خجستہ فرجام چوں توجہ رایات عالیات بجانب دار الخلافہ اتفاق افتاد سید عبداللہ خان جمعے از اوباشان وگروہے از شقاوت پژوہان آں دیار فراہم آوردہ با گرامی قدر سلطان ابراہیم در سرزمین پرگنہ ہلول رسیدہ مصدر شورش وبے ادائی گردیدہ بود ہرچند بعض مقدمات متضمن بر وعظ ونصایح از پیشگاہ خلافت وجہانبانی بہ او ارشاد گشتہ اما از واژگونی بخت ونامساعدت طالع گوش نکردہ بہ جنگ پیش آمدہ ازاں جاکہ ہمگی ہمت وتمامی نیت ما معروف بر رفاہ وآسودگی خلایق است بعون ایزدی واعانت صمدی بہ جد وجہد جوانان کار طلب چہاردہم شہر محرم الحرام سنہ ہزار ویک صد وسی ودو ہجری مقدسہ روز چہارشنبہ چہار گھڑی روز برآمدہ با سلطان محمد ابراہیم زندہ اسیر پنجہ تقدیر شد وہمراہانش اکثرے در تہ تیغ بے دریغ آمدہ باقی ہا آوارہ دشت ادبار گردیدند الحمد للہ والمنۃ کہ چنیں فتح عظیم نصیب اولیاے دولت گردیدہ باید کہ شکر وسپاس ایں معنی بدرگاہ ایزد متعال بجا آوردہ نقارہ بلند آوازہ سازند۔ دوم فرمان بنام راجہ گردھر لعل بہادر ناظم صوبہ اودھ آنکہ عمدہ راجہا والاتبار زبدہ مخلصان

والاقتدار مخلص خاص محب با اختصاص ہموارہ مشمول عنایات ایزد سبحان و مورد تلطف رحمان باشند عبداللہ خان کہ بہ سبب نحوست ایام و گرفتاری ساعت نافرجام قدر عطاء دولت خلافت و مزہ نعمات عنایات سلطنت نہ دانستہ با سلطان محمد ابراہیم بغرور کثرت جمعیت در حد بلول رسید مصادر بے ادائی ہا و شوخیہا گردیدہ بود بہ عنایت الٰہی و بہ جد و جہد غازیان شہامت کیش و مخلصان وفا اندیش مخذول گردیدہ چہاردہم شہر محرم الحرام سنہ ہزار و یک صد و سی و دو ہجری مقدسہ با سلطان محمد ابراہیم زندہ اسیر گشتہ و ہمراہانش بہ انواع ذلت و خواری درتیہ مزلت آوارگیہا اختیار نمودہ شکار جلادت منشان اہل پیکار شدند باید کہ آں رکن السلطنۃ شکر ایں ہمہ عطیہ الٰہی بجا آوردہ خود خورم و دیگران را خورسند ساختہ نقارہ ایں شادی بے پایان و شادمانی فراوان بلند آوازہ سازند سیوم فرمان بنام نظام الملک ناظم صوبہ جات دکھن آنکہ سیادت و امارت مرتبت شہامت و نجابت منزلت رکن السلطنت اعتضاد الخلافت والاودومان شہامت خلاصہ خاندان نجابت عمدہ خوانین بلند مکان زبدہ مخلصان والاشان بعنایت و التفات امیدوار بودہ بدانند بعنایت ایزد سبحان و التفات و عنایات رحمان دریں ایام خجستہ فرجام لولے عالم آرائے بہر کارسے و امریکہ گردن افراختہ فتح غیبی رو دادہ و بہ ہر سو و ہر جانبے کہ توجہ رایات عالیات گشتہ کارہا حسب دل خواہ صورت سرانجام یافتہ الحمد للہ و المنۃ کہ حسین علی خان و غیرت خان بپاداش اعمال آں قسم بہ سزاء کردار خود ہا رسیدند عبداللہ خان کہ در دار الخلافت شاہ جہاں آباد رسیدہ مصدر شورش و پرخاش گشتہ بود چہاردہم شہر محرم الحرام سنہ ہزار و یک صد و سی و دو ہجری مقدسہ با سلطان محمد

ابراهیم در نواحی بلول زنده اسیر و دستگیر گردید و دیگر همراهانش اکثرے
پائمال فیلان کوه نهیب شدند و جماعتے که پا به گریز نهاده در بادیه ذلت
تنهائی اختیار نمودند شکار جلادت نشان صاحب پیکار شدند این فتح نمایان
و شادی بے پایان بران زبده مخلصان مبارک و میمون باد و در حدود متعلقه
محو دجانبان را شاد و جهانی را شادی آباد گردانند و نقاره بلند آوازه سازند

فرمان بنام سربلند خان بهادر ناظم صوبه کابل آنکه امارت و ایالت مرتبت
بسالت و جلادت منزلت یار باوفا مخلص بے همتا عمده خوانین بلند مکان
زبده مخلصان والا شان بهواره هم آغوش جمعیت و شادمانی باشند به عون
ایزدی و تلطف صمدی فتح تازه و شادمانی بے اندازه مقرون حالی این خیر خواه
خلایق گردید یعنی چهار دهم شهر محرم الحرام سنه هزار و یک صد و سی و دو هجری
مقدسه عبد الله خان با سلطان محمد ابراهیم و دیگر مردم کثیر اسیر و دستگیر گردید
غالبا از خارج واضح و لایح شده باشد لله الحمد که حسین علی خان و غیرت
خان آن قسم بسزا رسیده و عبد الله خان بجنس در قید آمده شکر این مراتب
را حدے و پایانے نیست باید که سپاس این نعمی به درگاه حق جل و اعلے
بجا آورده عالمیان را شاد و عالم را شادی آباد گردانند و نقاره بلند آوازه
سازند زیاده چه نوشته آید وقایع چون به سبب هرج مرج و قحط
سالی بر خلق الله بے جمعیتها گذشته بود و هنوز غله رو به ارزانی نه آورده بود
از شروع جزیه مهاجنان و بیوپاریان و دیگر محترفه قوم هنود با خود ها فراهم آمده باتفاق
نالش نمودند و دکاکین شهر دار الخلافه بند نمودند اظهار تظلم وزیر الممالک اعتماد
الدوله محمد امین خان بهادر کردند راجه اندر دهراج جے سنگه سوائی شفیع حال آن
جماعه شده دست شفاعت بجناب اقدس و اعلے پیش نهاد و التماس

گردد که دریں هندوستان دو طایفه اند هندو و مسلمان هندوستان بیشتر
مسکن هنودان بوده بعد آن بجهاد مجتهدان رواج اسلام گشته حضرت
بادشاه هنداند و هر دو فرقه در دعاگوئی برابر بلکه قوم هنود بیشتر زیراکه اهل
اسلام هم مشرب و هم مذهب اند و هندوان در ظل حمایت و سلطنت آن
خداوند آسودگی ها دارند و از درگاه مجیب الدعوات قیام سلطنت و سلامتی ذات
مقدس استدعامی نمایند چوں بعد کشته شدن حسین علی خاں و غیرت
خان قبل از جنگ سید عبد الله خان فدوی درگاه در ملک زمینداری خود منادی
گردانیده جمیع هنودان خدا آگاه را از دیهات و قصبات و پرگنات و بلاد طلب
فرداً فرداً هر همه را به دعا فتح بندگان حضرت و قوام سلطنت مشغول ساخته و
به آنها قول و قرار کرده که هرگاه بعنایت الهی فتح بندگان حضرت صورت پذیر
فدوی ملتمس گشته اول حکم بمعافی جزیه بگیرد و ثانیاً یومیه و معاش برای نام بدها
حاصل نماید چنانچه جماعه کثیر از فرقه هنود روز و شب به دعا فتح و فیروزی و سلامتی
ذات مقدس مشغول گشته و دست دعا بر آسمان داشته خواهان جمعیت و فتح
و نصرت بندگان حضرت بودند به عنایت الهی دعا آں جماعه به درگاه الهی مستجاب
گشته امیدوار است که جزیه ایں فرقه معاف شود و به طایفه مذکور یومیه و مدد معاش
مقرر گردد که به وظایف دعاگوئی ازدیاد عمر و دولت و قوام سلطنت بندگان حضرت
مشغول باشند و فدوی درگاه با آنها راست قول گردد راجه گردهر لعل بهادر ناظم صوبه
اوده نیز دریں باب ملتمس گشت که بیشتر راجه چهبیلی رام عم فدوی در خدمت بادشاه
شهید فرخ سیر قبل از جنگ محمد معز الدین ملتمس گشته قرار گرفته بود که چوں بعون
ایزدی فتح و سلطنت نصیب حضرت شود احدے به علت اخذ جزیه از فرقه هنود مزاحم
نگردد شاه شهید التماس راجه مذکور قبول فرمودند بعد از انکه فتح و نصرت نصیب

بادشاه شهید شد به التماس و قرار داد راجه چهبیلا رام جزیه فرقه هنود را
معاف فرمود و طایفه هنود را ممنون و مرهون احسان راجه مذکور فرمودند
حالا فدوی امیدوار است که به التماس جان نثار جزیه معاف شود تا احسان
فدوی بر ایں گروه ثابت گردد و عنایات حضرت بحال ذره مثال بر عالمیان شایع
شود ازاں جا که هر دو راجه بالاتفاق در مقدمه معافی جزیه التماسے شدند بندگان
حضرت ظل سبحانی خلیفة الرحمان خلد الله ملکه و سلطانه از راه عنایت جزیه کل
قوم هنود که چهار کرور روپیه حاصل جزیه کل ممالک محروسه بود معاف فرمودند
و حکم فرمودند که جزیه ایں فرقه تا قوام سلطنت و علالت معاف شناخته فرزندان
کامگار و امرایان نامدار نسلاً نسلاً بطناً بطناً و متصدیان مهمات و متکفلان
معاملات به هیچ وجه من الوجوه بعلت طلب جزیه از فرقه هنود مزاحم و متعرض نشوند
خلق الله بسلامتی ذات مقدس و قوام سلطنت دعا کردند و خوش شده بکسب
و پیشه خود مشغول گشتند از غرایب آنکه شخصی در وقت شب بیرقی بر کٹهره
چبوتره کوتوالی دار الخلافت بسته غایب شده بر آن بیرق بخط و مضمون فارسی
نوشته بود که بادشاه از قلعه برآمد و خبردار شود و چون صبح شد کسان کوتوال
بیرق مذکور را گرفته نزد کوتوال بردند کوتوال چون بر مضمون آن مطلع شد بحضور
فیض گنجور معروض داشت و هم واقعه نگار و هرکاره چبوتره کوتوالی داخل وقایع
و سوانح نموده از روی آن معروض قدسی گشته حکم والا صادر شد که منادی گردانند
و دارنده بیرق را پیدا سازند کوتوال چون منادی گردانید نرنجن نام فقیر پیدا شد
فقیر مذکور از فرقه مسلمین و طریقه آزادان بود و سر برهنه می داشت و لنگ پوش
بود گفت که دارنده بیرق منم کوتوال حضور حضرت برد و حاضر ساخت وزیر الممالک
اعتماد الدوله محمد امین خان بهادر حاضر بود در جناب خلافت و جهانبانی التماس

نمود که فقیر مذکور حواله بنده شود من تحقیق کرده به عرض رسانم منظور شد چون
وزیرالملک فقیر مذکور را بخانه خود آورد از روایات روایتے است که وزیرالملک فقیر
مذکور را ضرب و شلق بسیار نموده دور ساخت عاقبت الامر وزیرالملک بمرض
درد شکم مبتلا گشت و بهمان آزار درمیان یک هفته وفات یافت هر چند حکماء
هندو یونانی دواها کردند و حکمت ها نمودند فرصت نشد مرض روز به بود و علاج
هرگز اثر پذیر نمیشد روایتے است که در وقت ضرب و شلق فقیر میگفت و بزبان
می آورد که وزیر نمک حلال است هر چه بود بهر گرفت قمرالدین خان پسر وزیر
الملک که منصب پنج هزاری ذات پنجهزار .... سوار سرافرازی داشت
و خلف رشید وزیرالملک بود در ماتم پدر نشست بعد سیوم روز به بخشی الممالک
صمصام الدوله امیرالامرا خان دوران بهادر منصور جنگ حکم والا زینت نفاذ
یافت که قمرالدین خان را از ماتم برداشته بیارند همچنان شد صمصام الدوله
امیرالامرا خان دوران بهادر منصور جنگ قمرالدین خان را از ماتم برداشته آورد
خلعت خاصه ماتمی مرحمت شد و بخطاب اعتمادالدوله امتیازے یافت هر چند
مزاج جماعه امرأیان برایں بود که از انتقال محمد امین خان مرحوم منصب وزارت
بر اعتمادالدوله پسر خان مرقوم شود و جمعه بران بودند که وزارت از انتقال خان
مرقوم به صمصام الدوله مقرر گردد حضرت از راه مصلحت مقدمه وزارت موقوف
داشته برائے اجرائے کار به نیابت وزارت به عنایت الله خان عالمگیری که به این
کار آشنا و دیانت دار و آزموده کار بود مقرر کرده خلعت دادند خان مذکور به تمشیت مهمات
کار بادشاهی پرداخت عبدالصمد خان ناظم لاهور و راجه گردهر حل بهادر صوبه دار
اوده که در حضور بودند به موجب حکم اقدس واعلیٰ رخصت حاصل نمودند روانه
محال متعلقه خود ها گردیدند شیر افگن خان به صوبه داری ملتان عزامتیازے یافت

و به عطاء خلعت خاصه و یک زنجیر فیل و قبضه شمشیر ممتاز شد در ین ضمن عسکری
خان فوجدار پانی پته وغیره عرضداشت ارسال داشته التماس نموده بود که
زمینداران نروک از توابع پانی پته قلعچه مستحکم بسته مصدر شورش و فساد
گشته تن به ادای مال واجب نمیدادند فدوی درگاه جمعیتی که همراه داشت بر آنها
تاخت نموده مفسدان مذکور بغرور کثرت جمعیت از قلعه برآمد مستعد جنگ گردیدند
بهادران لشکر از اسپان فرود آمده به تنبیه آنها پرداختند و زده زده در قلعه
انداختند درین اثناء بسیاری از مفسدان به جهنم واصل شدند و ازین
طرف اکثری شربت شهادت چشیدند و بازخمها برداشتند و قلعه را به
محاصره در آوردند حالا جنگ تیر و تفنگ درمیان است ان شاء الله تعالیٰ
به اقبال لایزال بادشاهی مفسدان را به تنبیه می رسانند بندگان حضرت
به شیرافگن خان حکم فرمودند که مفسدان مذکور را به تنبیه رسانیده بمکان متعلقه
خود برود و نیز حکم شد که دو هزار سوار و همین قدر پیاده از همراهی اعتماد الدوله
و دو هزار سوار و همین قدر پیاده از توپخانه سرکار والا و هزار سوار و همین قدر
پیاده از همراهی بخشی الممالک صمصام الدوله امیر الامرا بهادر و هزار سوار از رفقاء
ظفرخان بهادر همراه شیرافگن خان تعین نمایند چنانچه به عمل آمد خان مذکور با جمعیت
خود و مردم متعینه رفته از آن جا معروض داشت که مفسدان مذکور از رسیدن
فوج بادشاهی تاب استقامت نیاورده آواره دشت ادبار گردیدند فدوی درگاه
قلعه مفسدان مذکور مسمار ساخته روانه محال متعلقه خود گردید **وقایع** دلیرخان
متبناء محمد خان بنگش ناظم صوبه اله آباد به نیابت پدر با فوج شایسته دران صوبه
قیام داشت در نواحی بهٹنڈه متعلق فوجداری خان مرقوم چون سه سال زمیندار
سر بفساد برداشته دلیرخان مذکور با فوجی که داشت بر زمیندار مذکور رسید

ازانجاکه زمیندار مسطور قریب بست هزار سوار و همین قدر پیاده باخود فراهم
آورده بود خان مرقوم به مفاصله دو کروه ڈیره کرده خواست که سپاه دیگر
نگاه داشت کرده به تنبیه آن مفسد پردازد درین اثنا زمیندار مذکور سبقت
نموده بجنگ درپیوسته خان مزبور با جمعیت موجوده سوار شده آخرش جنگ
تیر تفنگ بمیان آمد دلیر خان مسطور با مردم همراهان و اقربان شربت شهادت
چشید چون این معنی معروض قدسی گردید بندگان حضرت ظل سبحان حیدر قلی
خان و ظفر خان بهادر و قمر الدین خان بهادر و دیگر امرایان عظام را برائے
تعزیت و تسلی و دلاسا رخان مذکور فرستاده امرایان مسطور به تسلی محمد خان
بنگش پرداخته خان مذکور را از ماتم بیرون آورده برآشته آوردند خلعت خاصه ماتمی
پسر مرحمت شد زبانی سشنکر راو هرکاره دارالخلافه بعرض مقدس و معلی رسید که
در پرگنه ناگور سرکار نارنول بخانه لچهمی رام قانون گو پرگنه مسطور یک پسر و دو
دختر بیک مرتبه تولد شده زوجه اش بعد ساعتے فوت شد هرگاه متوفی را
برچوبها نهادند و خواستند که موافق رسم هندوان آتش دهند و مرده را بسوزند
ازان زن مرده یک دختر دیگر تولد شد جمله یک پسر و ۳ دختر شدند
آخرش ۳ طفل فوت شد یک دختر زنده است بندگان حضرت فرمودند
که قدرت الهی وقایع غرّه رمضان المبارک سنه هزار و یکصد و سی و سه هجری
مقدسه مطابق سنه ۳ جلوس والا حضرت قدر قدرت به سواری تخت روان
سوار شده با جمیع امرایان عظام و منصب داران کرام در عیدگاه دارالخلافه
رسیده بعد اداء نماز و شنیدن خطبه دو خلعت و یک هزار روپیه به موذن و
خطیب انعام داده به سواری فیل سوار شده مراجعت نموده داخل دولت خانه
شدند در راه هر دو طرف از دست مبارک روپیه ها و گلهاء طلا و نقره بر خلق الله

می افتادند وقت مراجعت در اثنا راه نزدیک جامع مسجد بسبب شوخی اسپ
شخصے تخت رواں سایہ دار کہ کوتل بود برزمین افتاد مسلم ماندہ یک نفر کہار را
دست شکستہ دیگ نفر کہار زخمی شدہ کہاران دیگر تخت رواں مذکور اسپ
مرقوم را گرفتند چوں مالک حاضر شد این معنی معروض قدسی گشت از راہ
انصاف و عدالت حکم فرمودند کہ اسپ مذکور را حوالہ مالک نمایند چنانچہ بعمل آمد
وقایع بخشی الممالک صمصام الدولہ خان دوران بہادر امیر الامرا منصور جنگ
در روشن الدولہ ظفر خان بہادر ہر یک یک ہزار مہر و سعید نصرت یار خان بہادر
یک صد مہر و راجہ اندر دہراج جے سنگھ سوائی پانصد مہر و ارادت مند خان و
راجہ گوجرمل ہر یک پنج مہر و رائے محکم سنگھ و رائے کنجن و گھیبان جاٹ و خواجہ
عباد اللہ خان ہر یک دو مہر و راجہ راج بہادر یازدہ مہر پیشکش گذرانیدند
ہر ہمہ رایان و خوشبوے لطف گردید چون دیوان عام برائے جشن نوروز نزدیک
تیاری بود حکم فرمودند کہ زود معہ کوٹھریہا تیار نمایند ما بدولت نہم شہر شوال روز
یک شنبہ کہ ساعت سعید است خواہم نشست و جشن خواہم فرمود
وقایع چوں دیوان عام معہ کوٹھریہا از پوشش زربفت و مخمل بوٹہ دار
طلا و یوم طلا تیار شدہ و چہل قمقمہ طلائی در دیوان عام آویزان نمودند نہم شوال المکرم
سنہ ۳ جلوس مبارک سنہ ہزار و یکصد و سی و دو ہجری مقدسہ ہفت گہڑی روز
برآمدہ حضرت ظل سبحانی یک زنجیر فیل تصدق دادہ و بمیزان تک نشستہ بہ سواری
تخت رواں سوار شدہ در دیوان عام تشریف آوردند و نماز دوگانہ ادا کردہ
بر تخت شاہی مرصع طاوسی کہ در عہد سلاطین پیشین بہ نہ کرور و نہ لک و نہ ہزار
و نہ صد و نود و نہ روپیہ و نہ تنکہ پل سیاہ و نہ خرمہرہ تیار شدہ بود نشستہ جلوس
فرمودند موافق حکم مروارید و یاقوت ہر چہار طرف نثار شدند و امرایان عظام

مجری نمودند و طوایف دست چپ و دست راس هر دو طرف سرود و رقص نمودند
و اسپان و فیلان بنظر گذشتند از ان جمله یک زنجیر فیل باسم خوشی خان
که بران بادشاه شهید فرخ سیر فتح یافته بودند با سه فیل ماده نوبت نواخته
و نثار انداخته به نظر گذشت بخشی الممالک صمصام الدوله امیر الامرا خاندوران
بهادر منصور جنگ یک لک روپیه و مالا مروارید قیمت بست و پنج هزار
روپیه نثار گذرانید خلعت خاصه و جیغه مرصع و شست مرصع انعام شد
معز الدوله حیدر قلی خان بهادر نیز یک لک روپیه و اعتماد الدوله قمر الدین خان
یک لک روپیه پیشکش گذرانیدند بهریک خلعت خاصه و سرپیچ مرصع مرحمت
شد راجه اندر دهراج هزار مهر گذرانیده خلعت خاصه و سرپیچ مرصع لطف گردید
روشن الدوله ظفر خان بهادر ده هزار مهر نثار گذرانید خلعت خاصه و سرپیچ
مرصع امتیازی یافت میر جمله بهادر صدر الصدور یک لک روپیه و یک راس
اسپ نثار کرد خلعت خاصه و سرپیچ مرصع مرحمت شد محمد خان بنگش یک
هزار مهر و آئینه مرصع گذرانید خلعت خاصه عنایت شد شاه عبد الغفور درویش
یک هزار مهر پیشکش کرد و عبد الرحیم پسرش بست هزار روپیه گذرانید و
به هر دو خلعت عطا شد ارادت مند خان هزار مهر پیش نهاد خلعت خاصه و هزاری
ذات منصب اضافه مرحمت شد یک لک روپیه مرسوله نواب قدسیه القاب
فاطمه زمان مریم دوران والده ظل سبحان بنظر گذشت معاف فرمودند و خواجه
عباد الله قبضه شمشیر و خواجه معز خان آئینه مرصع و حمایت الله خان چونری معه
ڈنڈی سنگ یشم و مظفر خان الا مروارید و نصرت یار خان و محل دار خان
و راجه لچهی رام و راجه راج بهادر بهر همه خنجر مرصع و طالع یار خان و حکیم علوی خان
هریک جلد مصحف و جواهر خان انگشتری مرصع و حافظ خان جیغه مرصع و دستار داده

شیر افگن خان یک صد مهر و زمرد تمان کمر مرواریه شصت دانه و مرسوله جعفر
خان ناظم صوبه بنگالا یک هزار اشرفی و یک لک روپیه و بو علی خان و جبار قلی خان
هریک بندوق و منوهر سنگه هزاری یک دست سپر و کسل سنگه هزاری یک ضرب
بندوق و فضل علی خان پنج مهر و خنجر مرصع و غلامی سبزی فروش پنج ڈالی
سبزی پیشکش والا کردند غازی الدین خان و محمد خان بنگش و عظیم الله خان و
ارادت مند خان و سیف الله خان وغیره بهریک پیاله ارگجه و خوشبوئے و برگ
تنبول انعام شد بعد دو پاس و دو گهڑی روز برخاستند و به اندرون محل تشریف بردند
وقایع به تاریخ دهم شهر مذکور یک پهر و پنج گهڑی روز برآمده بسواری تخت
روان موده در دیوان عام تشریف آورده بر تخت طاؤسی نشسته طوایف و
نٹوه ها رقص سرود نمودند معیار اسپان و فیلان بنظر گذشت اسمعیل خان و
الله وردی خان هریک پنج مهر و علی رستم خان و علی اسد خان هریک نه مهر
و میر کلان دو مهر و بهادر سنگه جهانگیری زوج و غالب خان دو مورچهل پر هما و رعد
انداز خان و دیانت رای و سلطان علی خان هریک پنج مهر و رنجک دانی و حبیب الله
و میر امن هزاری دو قطعه دراج و حکیم مسیح الزمان پنج سوره و رائے رایان
کنچمن چونری پر هما و هنگا هزاری دو مورچهل گذرانید مرسوله محمد یار خان آورده کامیاب
خان یک خنجر مرصع معه علاقه مروارید و دوات مرصع و چونری مرصع و عطر دانی بلور
و پیاله معه رکابی سنگ یشم به نظر گذشت امین الدین خان بهادر را خطاب امین الدوله
بهادر ممتاز نموده خلعت خاصه و سرپیچ مرصع انعام فرمودند ارادت مند خان و
اعظم خان و عبادالله خان و دلیر دل خان بهریک خلعت خاصه و سرپیچ مرصع
و سیف الله خان و لطف الله خان را خلعت و صمصام الدوله را طره گلها و پیاله
خوشبوئے انعام شد قمرالدین خان را خلعت خاصه و جیغه مرصع و حیدر قلی خان

و ظفر خان را از روئے عنایت و مہربانی بہر یک خلعت خاصہ شش پارچہ مرحمت شد وقایع یازدہم شہر مسطور یک پہر ۳ گھڑی روز برآمدہ بسواری تخت روان مونڈہ در دیوان عام تشریف آوردہ بر تخت طاوسی نشستہ بہ تماشا رقص و سرود طوائفان و نٹوہا ملاحظہ نمودہ معیاد اسپان و فیلان بنظر گذشت مرحمت خان پسر امیر خان مرحوم از دکھن آمدہ بمعرفت ظفر خان یک صد مہر و یک ہزار روپیہ نثار گذرانید خلعت خاصہ و سرپیچ مرصع و برگ تنبول مرحمت شد عنایت خان نبیرہ اسد خان مرحوم خط و محمد خان و عرب علی خان ہر یک بندوق و بولیخان دو مہر و محمد صلاح کمان و جے سنگھ زمیندار نمودہ عرضداشت معہ سی مہر ارسال داشتہ بود بنظر گذشت خدمت گار خان را خلعت خاصہ و جمدہر مرصع انعام فرمودند اسلام خان و افضل خان و موسی مارتین فرنگی و مظفر خان را بہر یک خلعت خاصہ و جیغہ مرصع و احمد قلی خان و عقیدت خان و حکیم کاظم بہر یک خلعت خاصہ انعام شد بعد دو پہر و دو گھڑی روز گذشتہ داخل محل شدند وقایع دوازدہم شہر مسطور یک پہر پنج گھڑی روز برآمدہ در دیوان عام بسواری تخت روان تشریف آوردہ بر تخت طاوسی نشستہ جشن فرمودند امرایان عظام مجرئے نمودند طوایف زنان وغیرہ رقص و سرود نمودند معیاد اسپان و فیلان بنظر گذشت خواجہ یار خان یک صد مہر و رحمت خان و حسن خان ہر یک دو مہر و نعمت علی خان سرپیچ مینی گذرانید غازی الدین خان و ارادت مند خان و قمر الدین خان ہر یک خلعت خاصہ و جیغہ مرصع و عابد خان و کوکل تاش خان و منور علی خان و فضل علی خان و جانشں خان و محمد رحیم خان کوکہ بہر یک خلعت خاصہ و سرپیچ مرصع و شایستہ خان خلعت خاصہ و جیغہ مرصع و چین برلاس خان و تربیت خان و اسماعیل عطار خان بہر یک خلعت و صمصام الدولہ

و راجه دهراج و میر جمله و لطف الله خان بهریک پیاله ارگجه و پان انعام شد الله وردی
خان را خلعت خاصه و جیغه مرصع داده معه اضافه پنج هزاری و ده هزار سوار ممتاز فرمودند
عبد الوهاب خان را خلعت خاصه و سرپیچ مرصع و سیف الله خان را پان انعام شد
محمد قاسم پسر ظفر خان بهادر را خلعت خاصه و جیغه مرصع مرحمت گردید بعد دو پهر
دو گهڑی روز برخاسته اندرون محل تشریف بردند **وقایع** سیزدهم شهر مذکور
یک پهر و سه گهڑی روز برآمده بر سواری تخت رواں سوار شده در دیوان عام
تشریف آوردند بر تخت مرصع نشسته طایفه زنان وغیره رقص و سرود کردند
ملیعاد اسپان و فیلان بنظر گذشت کرامت خان و عبد الوهاب خان هریک
دو مهر و محمد اسحاق یک مهر و راو سکت سنگه پنج مهر و ولی محمد خان پنج مهر و
عظیم الله خان سرپیچ مرصع و علی قلی خان و میر معصوم هریک خط و هیکل هزار
پنج و تراج گذرانید راجه راج بهادر و کوکه خان و تراب علی خان و میر حسن
خان و عظیم الله خان و حامد خان و الله یار خان و اعتماد خان و طالع یار خان
بهریک خلعت خاصه و جیغه مرصع انعام شد راجه گوجرمل و عاقل بیگ و حمید
الدین خان و خواجه سلطان بهریک خلعت خاصه و سرپیچ مرصع و سپهدار خان
و تربیت خان بهریک خلعت خاصه و کمرشکه مرصع و خواجه سعد الدین خان و بوعلی
خان بهریک خلعت خاصه مرحمت گشت میر جمله طره گلها و امدادت مند خان را
ماهی مراتب انعام شد دلیر دل خان بیوتات بخطاب نصر الدوله بهادر ممتاز شد
میر قدرت الله و فتح علی خان و خواص خان و عافیت خان و عارف بیگ خان
و اسد علی خان و اعتبار خان و حافظ خان و ملک مراد بیگ خان و منصور علی
خان و مسعود خان و علی احمد خان و شیر محمد خان و صغیر علی خان و علی مدد خان
و علی شیر خان و محمد سعید خان و داراب خان و غالب خان بهریک خلعت خاصه

انعام شد صمصام الدوله و عظیم الله خان و قمرالدین خان و حیدر قلی خان و میر جمله و ظفر خان و غازی الدین خان و ارادت مند خان و صلابت خان و دلیر دل خان بهر یک برگ تنبول مرحمت فرمودند حکم شد که اعتماد الدوله قمرالدین خان از خطاب مدار الدوله می نوشته باشند بعد دو پهر و یک گهڑی روز برخاسته باندرون محل تشریف بردند **وقایع** بتاریخ چهاردهم شهر مذکور روز جمعه در دیوان عام و خاص بند و بست زنانه شد. پانزدهم شهر مسطور یک پهر دو گهڑی روز برآمده به سواری تخت رواں در دیوان عام تشریف آورده بر تخت مرصع نشسته امرایان مجرا نمودند طوایف زنان وغیره رقص و سرود نمودند معبا و اسپان و فیلان بنظر گذشت نصرت یار خان مالامرداوید و محمد علی و افضل خان و محمد حامد و محمد شجاعت بهریک کمان و سید صلابت خان و تهور خان و اخلاص خان و علاء الدین خان و محمد خان و صلابت خان و سیف خان بهریک خلعت خاصه و سرپیچ مرصع و خیر الله بیگ خان و مصطفی قلی خان و بختاور خان و اهتمام خان بهریک خلعت خاصه و جیغه مرصع و عرب علی خان و مخلص خان و نعمت علی خان و جان نثار خان بهریک خلعت خاصه و هوشیار خان خلعت خاصه و کمر متکه مرصع و محمد خان و احمد خان وغیره ۳ نفر را خلعت انعام شد خانه زاد خان و نند رام و هوزه خان و شفیع الدین خان و کامیاب خان و توکل خان و فتح الله خان و امیر احمد خان و شرف علی خان و حنفی خان و سربراه خان و حکیم الملک و اهلیت خان و عرب خان و نصرت خان و اسد الدین خان و میر خان و نحیف علی خان وغیره بهریک به خلعات امتیازی یافتند لطف الله خان صادق را خطاب شمس الدوله بهادر تهور جنگ ممتاز فرمودند خلعت خاصه و جیغه مرصع حواله وکیل محمد خان بنگش نموده که برساند بعد دو پهر و ۳ گهڑی روز برخاسته اندرون محل تشریف بردند

وقایع شانزدہم شہر مرقوم یک پہر یک گھڑی روز برآمدہ بہ سواری تخت رواں
مونڈہ سوار شدہ در دیوان عام تشریف آوردند بر تخت مرصع طاؤسی نشستہ
طایفہ زنان وغیرہ رقص و سرود نمودند معیاد اسپان و فیلان بنظر گذشت مرسلہ
عبد الصمد خان صوبہ دار لاہور یک ہزار مہر و زکریا خان پسرش یک صد مہر بنظر
گذشت و نندرام و فوجدار خان ہر یک پنج مہر و تھان سنگھ دو مہر و عین خان یک
صد مہر و ایلچی بلخ پنج مہر و سید حکمت خان دو مہر گذرانیدند نصرت یار خان
خلعت خاصہ و شمشیر مرصع و حمایت اللہ خان و رضاد فاخان و فتح الزمان خان
و حکیم الملک و خبردار خان و فوجدار خان و فدائی خان و عزت علی خان و بہجت
خان و امین الدولہ و راجہ بچھی رام ہر یک خلعت خاصہ و سرپیچ مرصع و ریول
بیگ خان و ابراہیم خان و خواجہ التماس خان و دربار خان و فتح مبارک خان
و جہان خان و حقیقت خان وغیرہ ہر یک خلعت خاصہ و سرپیچ مرصع مرحمت
شد رستم خان و ہدایت اللہ خان و خبردار خان و لودی خان و دلیر ہمت خان
و عنایت خان و شرف الدین علی خان و میارام و رای محکم سنگھ و امیر الدین خان
و علی مراد خان و علی محمد خان و سنجر خان و شمشیر خان ہر یک خلعت انعام شد
مہدی علی خان و صف شکن خان و رحیم اللہ خان و فتح مبارک خان و داور داد خان
و منعم خان وغیرہ ہر یک خلعت خاصہ و میر مشرف را خلعت خاصہ ششش پارچہ
لطف گردید دیروز عنایت اللہ خان نایب دیوان اعلی آئینہ سنگ یشم و ترنج
مرصع گذرانیدہ بود خلعت خاصہ شش پارچہ و جیغہ مرصع و کمرخنکہ عنایت گشت
حیدر قلی خان و صمصام الدولہ ہر یک گلہا و ارگجہ و پان انعام شد **وقایع**
بتاریخ ہفدہم شہر مرقوم بوقت دو پہر دو گھڑی روز برآمدہ بسواری تخت رواں سوار
شدہ در دیوان عام بر تخت مرصع نشستہ طایفہ زنان وغیرہ سرود   نمودند

وقایع شانزدهم شهر مرقوم یک پهر یک گھڑی روز برآمده به سواری تخت روان
موئده سوار شده در دیوان عام تشریف آوردند بر تخت مرصع طاوسی نشسته
طایفه زنان وغیره رقص و سرود نمودند معیا داسپان و فیلان بنظر گذشت مرسله
عبدالصمد خان صوبه دار لاهور یک هزار مهر و زکریا خان پسرش یک صد مهر بنظر
گذشت و نندرام و فوجدار خان هر یک پنج مهر و تهان سنگه دو مهر و عین خان یک
صد مهر و ایلچی بلخ پنج مهر و سید حکمت خان دو مهر گذرانیدند نصرت یار خان
خلعت خاصه و شمشیر مرصع و حمایت الله خان و رضا دفا خان و فتح الزمان خان
و حکیم الملک و خبردار خان و فوجدار خان و فدائی خان و عزت علی خان و نجیب
خان و امین الدوله و راجه بچهی رام بهر یک خلعت خاصه و سرپیچ مرصع و رسول
بیگ خان و ابراهیم خان و خواجه التماس خان و دریا خان و فتح مبارک خان
و جهان خان و حقیقت خان وغیره بهر یک خلعت خاصه و سرپیچ مرصع مرحمت
شد رستم خان و هدایت الله خان و خبردار خان و لودی خان و دلیر همت خان
و عنایت خان و شرف الدین علی خان و میارام و رای محکم سنگه و امیرالدین خان
و علی مراد خان و علی محمد خان و سنجر خان و شمشیر خان بهر یک خلعت انعام شد
مهدی علی خان و صف شکن خان و رحیم الله خان و فتح مبارک خان و داور داد خان
و منعم خان وغیره بهر یک خلعت خاصه و میر مشرف را خلعت خاصه شش پارچه
لطف گردید دیروز عنایت الله خان نایب دیوان اعلی آئینه سنگ یشم و تسبیح
مرصع گذرانیده بود خلعت خاصه شش پارچه و جیغه مرصع و کمرخنجر عنایت گشت
حیدرقلی خان و صمصام الدوله بهر یک گلها و ارگجه و پان انعام شد وقایع
بتاریخ هفدهم شهر مرقوم بوقت دو پهر دو گھڑی روز برآمده بسواری تخت روان سوار
شده در دیوان عام بر تخت مرصع نشسته طایفه زنان وغیره سرود نمودند

بعد آں نماز بابت ختم جشن ادا نمودند دست دعا بر آسمان برداشته بعد انقضائے دعا و
خیریت براه کھڑکی دیوان داخل دولت خانه شدند عرب خان پنج هزاری بسالت
خان پیش کھڑکی خط گذرانید **وقایع** بست و یکم شهر شوال سنه جلوس مبارک
زیر جهروکه قلعه شیران داطعمه دانیده طفلے استغاثه نمود چوں مدعی علیه هم حاضر
شد در وقت گفتگو باهم معلوم شد که پدر طفل مدعی منصبدار بود بندگان حضرت طفل
مذکور را بمنصب دو صدی ذات نو سرافراز فرمودند **وقایع** عرضه داشت راجه
گردهر بهادر ناظم صوبه اوده از نظر گذشت معروض داشته بود که سکها کور مقهور زمیندار
مواضع پرگنه کھیری و لاهرپور وغیره از توابع سرکار خیرآباد صوبه اوده دیهات پرگنه
مذکور وغیره ده وداز ده پرگنه سرکار مذکور مملوک تسرفا درینه رعایا بتعدی متصرف
شده سر بفساد برداشته و راه قطاع الطریقی وغارت گری در پیش گرفته
مرتکب انواع آزار و اضرار خلایق گشته بوضع سیبا معموله پرگنه صدرپور که در
جنگل غاردار و جاے مستحکم واقعه شده مسکن خود قرار داده قلعچه مستحکم بسته
تن به اداے مالواجب نمیداد فدوی درگاه سواے جمعیت خود که ده هزار سوار
وزیاده ازیں پیاده موجود داشت ده هزار سوار وهمیں قدر پیاده دیگر نگاه
داشته و با جمع از زمینداران ایں صوبه اطاعت گزیں که همگی پنجاه هزار سوار و زیاده
ازیں پیاده باشند قلعچه مفسد مذکور که هر چهار طرف خندق عمیق و درختان نے نیزه
داشت محاصره نموده سه ماه کامل به تردد آں پرداخت و روز سیاه و حالت تباه
براو آورد چوں بعض زمینداران رفقاء فدوی که در باطن با مفسد مذکور اتفاق داشتند
در مورچال قلعچه مذکور بودند مفسد مقهور به آنها ساخته با رفقاء خود در شب براه
مورچال آنها برآمد و جان خود را بسلامت برد فدوی درگاه ازیں معنی آگاهی یافته
قلعچه مذکور را مسمار ساخته زمینداران مذکور که در مورچال آنها مفسد مقهور برآمده

در قید گردید ظاهر شد که مفسد مذکور حالا در قلعچه موضع کیتهر معموله پرگنه لاهرپور که
از قلعچه سبنا هم مستحکم تراست امان گرفته جان نثار بعد مسمار نمودن قلعچه سبنا
همانوقت بی تامل وبلا توقف کوچ کرده روانه سمت کیتهر که نسبت کروه از ین جا
بسمت شمال مسافت دارد وارد گشته انشاء الله تعالی به اقبال شاهنشاهی
استیصال مفاسید بواقعی می نماید واثر آن را نمیگذارد **وقایع** امارت
وایالت پناه شهامت وبسالت دستگاه عمده راجهای عالی تبار زبده مخلصان
ذو الاقتدار بعنایت والتفات امیدوار بوده بداند مخفی ومحتجب نماند عرضه
داشتے که در بنولا مشعر بر مفسدی وغارت گری سنگها گور معهور ورسیدن
خود به قلعچه موضع سبنا معمول پرگنه صدرپور مسکن مفسد مذکور با فوج چهل هزار سوار
وهمین قدر پیاده از نوکران وزمینداران اطاعت گزین آنصوبه وبرآمدن آن مفسد
مسطور با رفقاء خود بسلامت بعد جنگ سه ماه از قلعچه مسطور باز وساخت بعض
از زمینداران همراهی آن امارت پناه که در مورچل قلعچه مرقوم شریک تردد بودند
وقید کردن زمینداران مذکور ورسیدن مفسد مسطور در قلعچه موضع کیتهر من اعمال
پرگنه لاهرپور وگرفتن قلعچه مسطور وکوچ کردن خود بتعاقب او ودایر از این معنی که بعنایات
الهی مفسد مذکور را استیصال بکمال می نماید واثر آن را نمیگذارد ارسال داشته بودند
رسید بمطالعه در آمد موجب تحسین وآفرین گردید برآمدن او از قلعچه سبنا بساز زمیندارا
بالتماس معتبران آنجاکه در حضور اند وپایه اعتبار دارند معروض قدسی گشت این معنی بعید
از روباه بازی او نیست ونخواهد بود از انجاکه مفسد مذکور در سرکار خیرآباد وانهدام مساجد
وامتناع اذان وتخریب شرفا وفضلا وغربا نموده دیهات محالات سرکار مذکور را
تبعه ری در تصرف خود آورده بجاها متعدد قلعه جات مستحکم بسته انواع غارت گری
وقطاع الطریقی می نماید وباعث آزار واضرار خلایق آند یار گشته بی چراغ ساخته

لہذا حکم محکم شرف نفاذ می یابد کہ آن رکن السلطنۃ زود رسیدہ قلعچہ کیتھر را محاصرہ
در آوردہ مفسد مذکور را زندہ اسیر و دستگیر ساختہ روانہ حضور پرنور گرداند و اگر دست
بشمشیر کند کلہ او را بریدہ بحضور ابلاغ دارد ہرگاہ خبر دستگیر یا بہ قتل رسیدن او
معروض خواہد گردید آں عمدۃ الملک بانواع الطاف و مہربانی گوناگوں سرفراز
و ممتاز خواہند شد زیادہ چہ نوشتہ آید **وقایع** خانہ زاد خان پسر سربلند خان
بہادر ناظم صوبہ کابل کہ در جنگ افغانان جلالکسا و تنبیہ آنہا مصدر تردد و مجرے
گردیدہ بود چہار ہزاری سہ ہزار سوار بود ہزاری ذات یک ہزار سوار اضافہ دادہ
بخطاب بہادری ممتاز فرمودند عماری کامہ طور و کلس طلا و چوڈول بابت احوال
حضرت بیگم مرحومہ بنت حضرت اخلد مکان مع پوشش مروارید بہ مہر النساء
عرف مہر پرور انعام فرمودند ششم ذی حجہ سنہ ۳ جلوس والا دو پہر و گھڑی
روز گذشتہ روز جمعہ بہ سواری تخت رواں سوار شدہ بہ مسجد جامع رسیدہ نماز
جمعہ ادا کردہ خطبہ شنیدہ طواف آثار مبارک نمودند در مراجعت کردہ آمد و رفت
نیم کردہ طے نمودہ داخل دولت خانہ شدند بعد آں آخر روز در دیوان خاص برآمدند
حکیم معتبر الملک و احمد قلی خان و اعلے خان آمدہ مجرا نمودند حضرت بزبان مبارک
تعریف دوا حکیم مذکور فرمودند مومی الیہ تسلیمات بجا آورد بعد آن داخل محل شدند
ہفتم شہر مسطور پنج گھڑی روز برآمدہ در تسبیح خانہ آمدہ بر کرسی نشستہ حکیم معتبر
الملک و حکیم الحکماء و موسی مارتین فرنگی حاضر بودند بعد جواب و سوال برآمدند حضرت
بدولت خانہ تشریف بردند دیوان موقوف دو سبد پر از بادرنگ آوردہ جاوید
خان داخل محل شدہ شقہ بخط خاص بقلم فرنگی برآمدہ کہ خواجہ اعتبار خان یک ہزار
روپیہ برائے صرف حضور بقصر رسید خواجہ مذکور موافق حکم بعمل آورد لفافہ بنام
میر جملہ بہادر صدر الصدور بہادر رشتہ گرملیہ سفید وغیرہ مرسلہ محمد یار خان داخل

محل شده لفافه بنام بخشی الممالک صادر فرمودند الوش خاصه بحکیم معتبر الملک
مرحمت شد کرم الله و رباری ابلاغ حکم والا نمود که خواص خان یک زوج کرن
پھول بہ قیمت چہار صد روپیہ داخل محل نماید بنا بجہ بعمل آورد خواجہ محرم خان
چنگیزی گلہا مرسلہ قمر الدین خان داخل محل کرد عرضی مرسلہ صمصام الدولہ بہ اندازدان
محل داخل گردید دو قطعہ لفافہ یکے بنام عنایت اللہ خان دوم بنام شاہ عبد الغفور
برآمد دو گھڑی شب گذشتہ در دیوان خاص بند و بست زنانہ شدہ ابراہیم وغیرہ
سیزدہ نفر شب باز یعنی پنکھہ وال در بند و بست زنانہ باریافتہ بعد یک پہر
پنج گھڑی شب گذشتہ باز ان مذکوران برآمدند ہشتم شہر مسطور سنہ الیہ چہار
نیم گھڑی روز برآمدہ در تسبیح خانہ تشریف آوردہ حکیم معتبر الملک و حکیم الحکما
و حکیم کاظم علی خان و موسی مارتین فرنگی و احمد قلی خان وغیرہ مجری نمودہ بعد جواب
و سوال دیوان موقوف نمودند داخل محل شدند لفافہ بنام قمر الدین خان صادر شد
نہم شہر مسطور سنہ نیم گھڑی روز برآمدہ بر کرسی نشستہ حکیم معتبر الملک و حکیم الحکما و
حکیم الممالک و حکیم مسیح الزمان خان و حکیم کاظم علی خان نبض مبارک ملاحظہ نمود
بعد آں طالع یار خان و احمد قلی خان مجری نمودہ بعد جواب و سوال حضرت داخل دولتخانہ
شدند یک نیم گھڑی روز ماندہ عدالت فرمودند ارادت مند خان صحت یافتہ نہ مہر گذرانید
عبد الرحمان خان و صابر علی خان و شاہ محمد بیگ خان و ابو الخیر و سبحان وردی خان
و دولہ خان ناظر روبرو دیوان عام و طالع یار خان و ابو المکارم وغیرہ بہر یک بابت
جشن خلعت انعام شد نظام الدین خان پیشدست بخشی والا شاہی بند ملے
شاہ شہید مرحوم مقرر شد خلعت انعام شد حکم شد کہ ماہ ذی قعدہ را ماہ
مبارک می نوشتہ باشند بعد ازاں فرمودند کہ ذی قعدۃ المبارک مینوشتہ باشند
متصل قدیم الخدمت حضرت شاہ اعلے را خلعت خاصہ و گوشوارہ مروارید قیمتی

دو هزار روپیه و یک راس اسپ دوصد مهر انعام شد گل نیلوفر و عطر مرسله قمرالدین
خان بنظر انور گذشت لفافه بنام بخشی الممالک صادر شد کنول گٹه ها وغیره مرسله
محمدیار خان داخل شده غلام رسول خان واقعه نگار سکندرآباد نوشته که ثابت خان
فوجدار اینجا برائے تنبیه فتح سنگهه زمیندار کثیر معموله پرگنه کول که هزاران میواتی با
خود داشت و قافله اکبرآباد و پورب رانمی گذاشت سوار شده زمیندار مسطور از ده
برآمده به جنگ درپیوست در آنجا از طرفین اکثر مردم کشته و زخمی شدند آخرش
خان مذکور فتح یافته زمیندار مسطور هزیمت خورده آواره دشت ادبار گردیده حکم شد که مجرا
کلی شده یک خوان پر از سیب ولایتی فرستاده قمرالدین خان مسطور بنظر گذشت
ملاحظه نموده یک سیب نوش جان فرمودند دهم شهر مسطور یک پهر چهار گهڑی روز
برآمده در دیوان خاص تشریف آورده یک راس اسپ مشکی و یک نفر شتر و یک
راس نرگاو و یک مرکب خر و یک نفر غلام سیاه و گوسفند و میش و طلا و نقره و دلائے
سبز وغیره چهار رنگ و اطلس سبز و جواهر و شمشیر و جمدهر و یک هزار روپیه نقد خیرات
داده داخل محل شدند آخر روز در آئینه محل آمدند قمرالدین خان را گل نیلوفر از
گلهاء مرسله محمد یار خان که در دست مبارک بود انعام دادند داخل محل شدند
وقایع یازدهم شهر مذکور چهار گهڑی روز مانده بر کرسی نشسته قمرالدین و بخشی
الممالک و مظفرخان و حیدرقلی خان و راجه دهراج و ارادت مند خان و کوکلتاش
خان و عزیزخان بهادر و عنایت الله خان و راجه گوجرمل و جواهرخان وغیره مجرا نمودند
بعد آن نه راس اسپ بنظر گذشت میر جمله بهادر بعد برخاست موافق حکم والا
یک راس اسپ گذرانید فرمودند که اسپ لاغر است فربه نموده بنظر بگذرانند کنول
گٹه و گلهاء کنول و کرلیه ها و کدوها مرسله محمد یار خان داخل شده فرمان و انعام
بابت جشن به سربلند خان بهادر ناظم صوبه کابل و خانه زاد خان پسرش برائے هر یک

فرمان و خلعت و سرپیچ مرصع حوالہ گرز برداران کردند کہ برسانند عبد الصمد خان ناظم
صوبہ لاہور فرمان و خلعت خاصہ و سرپیچ مرصع و ذکریا خان پسرش ناظم صوبہ کشمیر
فرمان و خلعت خاصہ و سرپیچ مرصع و سعادت خان ناظم صوبہ اکبرآباد فرمان و خلعت
خاصہ و سرپیچ مرصع نظام الملک ناظم صوبہ جات دکھن فرمان و خلعت خاصہ و
سرپیچ مرصع و جیغہ مرصع محمد غازی الدین خان پسرش خلعت خاصہ و جواہر راجہ گوپال
سنگھ راجہ بھداور و سید حسن خان فوجدار جمون بہریک خلعت خاصہ مبارز خان
ناظم حیدرآباد و راجہ گردھر بہادر ناظم صوبہ اودہ بہریک خلعت خاصہ و جواہر خلعت
خاصہ و جواہر برائے مظفر علی خان ناظم صوبہ اجمیر حوالہ دو نفر گرز بردار کردہ فرمودند
کہ خان مذکور را تا ورود حکم والا از صوبہ بود بیشتر رفتن نہ دہند **وقایع** دوازدہم
شہر مسطور ہر دو دیوان موقوف شدہ لفافہ بخشی الممالک و لفافہ بنام اعز خان
صادر شدہ پالکی جھالردار بہ فخر الدین خان برادر ظفر خان مرحمت شد **وقایع**
سیزدہم شہر مرقوم کنول گٹہا وغیرہ مرسلہ محمد یار خان بنظر گذشت بہ امین الدین
خان ارشاد فرمودند کہ در دیوان عام سوائے اہل خدمت کسے عرض نکند میر توزک
اہتمام نماید دہ نفر قول را سزاول مقرر فرمودند کہ کٹہرہ دیوان عام از طلا تیار بکنانند
وقایع چہاردہم شہر مرقوم یک پہر دو گھڑی روز برآمدہ دیوان عام فرمودند
کوہ شکوہ نام وغیرہ ہفت راس اسپ و پنج زنجیر فیل بنظر گذشت دو گھڑی
نشستہ برخاستند صمصام الدولہ و ظفر خان ہر یک ہژدہ مہر و قمر الدین خان بست
و یک مہر و عظیم اللہ خان و ارادت مند خان ہر یک نہ مہر و خواص خان و حیات خان
و جواہر خان و محلدار خان و راجہ گوجرمل و لطف اللہ خان و زمرد خان و راجہ اندر سنگھ
و اعتبار خان ہر یک پنج مہر و دربار خان و جاوید خان و خبردار خان و راجہ لچھی رام
و محمد رحیم خان و ہوشیار خان و تربیت خان و دلیر دل خان و یاقوت خان ہر یک

فرمان و خلعت و سرپیچ مرصع حواله گرز برداران کردند که برساند عبدالصمد خان ناظم
صوبه لاهور فرمان و خلعت خاصه و سرپیچ مرصع و ذکریا خان پسرش ناظم صوبه کشمیر
فرمان و خلعت خاصه و سرپیچ مرصع و سعادت خان ناظم صوبه اکبرآباد فرمان و خلعت
خاصه و سرپیچ مرصع نظام الملک ناظم صوبه جات دکهن فرمان و خلعت خاصه و
سرپیچ مرصع و جیغه مرصع محمد غازی الدین خان پسرش خلعت خاصه و جواهر راجه گوپال
سنگه راجه بهداور و سید حسن خان فوجدار جمون بهر یک خلعت خاصه مبارز خان
ناظم حیدرآباد و راجه گردهر بهادر ناظم صوبه اوده بهر یک خلعت خاصه و جواهر خلعت
خاصه و جواهر برائے مظفر علی خان ناظم صوبه اجمیر حواله دو نفر گرز بردار کرده فرمودند
که خان مذکور را تا ورود حکم والا از صوبه بیرون پیشتر رفتن نه دهند **وقایع** دوازدهم
شهر مسطور هر دو دیوان موقوف شده لفافه بخشی الممالک و لفافه بنام اعز خان
صادر شده پالکی جهالردار به فخرالدین خان برادر ظفر خان مرحمت شد **وقایع**
سیزدهم[۱۳] شهر مرقوم کنول گٹه ها وغیره مرسله محمد یار خان بنظر گذشت به امین الدین
خان ارشاد فرمودند که در دیوان عام سوائے اہل خدمت کسے عرض نکنند میر توزک
اہتمام نماید ده نفر قول را سزاول مقرر فرمودند که کٹهره دیوان عام از طلا تیار بکنانند
وقایع چهاردهم شهر مرقوم یک پهر دو گهڑی روز برآمده دیوان عام فرمودند
کوه شکوه نام وغیره هفت راس اسپ و پنج زنجیر فیل بنظر گذشت دو گهڑی
نشسته برخاستند صمصام الدوله و ظفر خان هر یک هژده مهر و قمرالدین خان بست
و یک مهر و عظیم الله خان و ارادت مند خان هر یک نه مهر و خواص خان و حیات خان
و جواهر خان و مکلدار خان و راجه گوجرمل و لطف الله خان و زمرد خان و راجه اندر سنگه
و اعتبار خان هر یک پنج مهر و دربار خان و جاوید خان و خبردار خان و راجه لچهی رام
و محمد رحیم خان و هوشیار خان و تربیت خان و دلیر دل خان و یاقوت خان هر یک

دو مہر و عقیدت خان و سلطان خان دو مہر و عنایت خان فوجدار حصار دو مہر و
فقر اللہ پسر ش و منور خان و غضنفر خان فوجدار جمون پنج راس اسپ نیاز
و پیش کش بابت اول مرتبہ دیوان عام گذرانیدند عبد الرفیع بخشی و واقعہ نویس
سہارن پور مقرر شد خلعت انعام شد **وقایع** پانزدہم شہر مسطور سنہ الیہ
چہار گھڑی روز برآمدہ برکرسی نشستہ ظفر خان بہادر جواب و سوال نمودہ داخل محل
شدند دو گھڑی روز باقی ماند در جامہ خانہ تشریف آوردند مستحقان را از دست
مبارک خیرات دادند فرمان والاشان بنام نظام الملک ناظم صوبہ جات دکھن صادر
شد کہ قبایل سید حسین علی خان مقتول در قلعہ دولت آباد است فوج خود ہمراہ دادہ
بحضور بفرستند **وقایع** شانزدہم شہر مرقوم سنہ الیہ ہر دو دیوان موقوف
ہنگام شام راجہ اندر و ہراج و حیدر قلی خان و قمر الدین خان مجرا نمودند حضرت
بہ مستحقان را خیرات دادند **وقایع** ہفدہم شہر مسطور یک پہر پنج گھڑی
روز برآمدہ برکرسی نشستہ ارادت مند خان دیوان خالصہ شریفہ بخطاب شرف الدولہ
بہادر ممتاز شد اللہ وردی خان قرقرہ و کلنگ گذرانید جگل کشور را خلعت خاصہ
و گوشوارہ مروارید مرحمت فرمودند میر ابو طالب قلعہ دار اگر سین و واقعہ نگار صوبہ مالوا
از تغیر میرزا باقر خان مقرر نمودند خلعت انعام دادند برائے اہلیہ موسی مارتین فرنگی
کہ در بند رہت خلعت زنانہ وادر سیہ مرحمت شد **وقایع** ہژدہم شہر مسطور فتح
مبارک وغیرہ پنج راس اسپ بنظر گذشت نوزدہم شہر مرقوم سنہ الیہ دولت آگم
ہرکارہ صوبہ لاہور معرفت راجہ گوجرمل بعرض رسانید کہ بتاریخ نہم شہر شوال عبد الصمد
خان ناظم صوبہ لاہور در حویلی خان جہان بہادر مرحوم واقعہ کنارہ دریا جمنا ل
رفتہ آرایش جشن نمود و بہ متصدیان بلدہ و پسران خوانین و منصب داران
ہمراہی خود طعام خورانیدہ خوشبوئے و برگ تنبول دادہ فاتحہ سلامتی ذات

مقدس خواند دو گھڑی روز مانده در حویلی خود آمده حکم شد که بخشی الممالک سیف الدوله
بنویسند که پسند خاطر انور گردید مخلصان با اعتقاد را چنین می باید نسبت دیگم شهر
عزبور سنه الیه راجه اجیت سنگه زمیندار جوده پور از ایام تسلط عبد الله خان
و حسین علی خان خدمت صوبه داری گجرات و صوبه دار الخیر اجمیر مقرر داشت چون
راجه مسطور عرایض با نیاز و مبارک باد ارسال نه داشته بندگان حضرت خدمات
هر دو صوبه را از راجه مسطور تغیر نموده نظم و نسق صوبه گجرات به حیدر قلی خان و بندوبست
صوبه اجمیر به مظفر علی خان سید والی پوری مقرر فرمودند حیدر قلی خان نایب مستقل
خود به گجرات فرستاده و مظفر علی خان چون بے سرانجام و پریشان حال بود شش
لک روپیه بطریق مدد خرج از سرکار والا به او حکم شده چون در خزانه عامره بالفعل
موجودات نه بوده حکم شد که دو لک روپیه نقد بدهند و تتمه باقساط برسانند همچنان
شد مظفر علی خان مذکور دو لک روپیه گرفته روانه محال متعلقه خود گردید چون
بیرون شهر دار الخلافه منزل او نمود هنگامه نگاهداشت سپاه گردانید مواجب سپاه
بے اندازه مقرر نمود مردم از سوار و پیاده از هر طرف براو فراهم آمدند و نوکر شدند
تا به رسیدن منوهر پور بست هزار سوار و زیاده ازین پیاده نوکر او شدند دو لک
روپیه که از سرکار والا یافته بود در اندک فرصت به خرج سپاه او در آمد وقایع
راجه اجیت سنگه ناظم معزول از راه غرور و کثرت جمعیت خود صوبه اجمیر را از
وجود خود خالی نکرده خود ش در صوبه مذکور قایم ماند حکم والا بنام مظفر علی خان
صوبه دار منصوب صادر شد که در منوهر پور باشد و پیشتر نرود و منتظر حکم والا
باشد تا هنگامیکه حکم اقدس شرف نفاذ یابد بر طبق آن بعمل آرد مظفر علی خان تا سه ماه
در منوهر پور قیام داشت چون سپاه بے انداز بوده مواجب بیش قرار داشت
طلب لکها افزود و چهار لک دیگر تتمه شش لک روپیه که بخان مذکور به مدد ر د

واقعات حکم شده بود به او نرسیده مردم سپاه حالت بد وعسرت گمان بهم رسانیدند
نوبت بر فروخت سلاح و پارچه و دیگر اشیا به بیان آمد چون این هم وفا نکرد
کار به فاقه ها رسید درین اثنا سپاه از بس شداید فاقه ها بر اطراف وجوانب
آنجا از خود تاخته مواشی کثیر قریب بست هزار راس مواشی جمع کرده آوردند
چون به سبب کثرت طلب عنان تسلط وضبط از دست مظفر علی خان رفته بود
مردم سپاه در مقدمه قسمت مواشی باهم گفتگو کردند واز هر طرف فراهم آمده کار
تا بخانه جنگی رسانیدند درین هنگامه وگفتگو بهمدیگر چون شب شد مواشی مسطور
بیک مرتبه حمله کرده رو به صحرا نهادند و همه از لشکر بدر رفت و به مکان خود !
رسید منازعت ومخاصمت سپاه از میان برخاست آخر کار چون سپاه دید
که مواشی که بهزار تردد وجان فشانی آورده بودیم باین قسم از دست رفت و آئنده
راز میندداران خبردار و هوشیار شدند مدتے باید تا بدست آید و حالت مظفر علی
خان براین قسم که برائے قوت محتاج ونوبت فاقه ها بر پایان براین نوع هر همه
به اتفاق وصلاح یک دیگر فاتحه خیر خوانده برخاسته به امکنه خود ها رفتند مظفر
علی خان چون این هنگامه دید لا علاج شده عاقبت الامر دیوان راجه جے سنگھ
سوای که برائے امداد و کومک به موجب حکم اقدس همراه او بود با چندے سوار و
پیاده وجمعیت خود به قصبه آنبیر مسکن خود برد **وقایع** به نیروی آسمانی
که شامل حال اولیاء دولت است چورا جاٹ مفسد که سرکرده جاٹان بود و کیفیت
تمرد ومفسدی او در صدر ترقیم یافته رخت اقامت ازین عالم برداشته بعالم
بقا شتافت شخصے از اقربا او فرزند نداشت چون به قضاء الهی فوت شد و مال
کثیر داشت پس ماندگان متوفی محکما پسر چورامن کور را طلب داشته اموال متوفی
به او دادند و خاوند زمینداری ومکان او کردند ذو القرن پسر دوئم چورامسطور

با محکما تقاضا نمود که در مال متوفی حصه ما را نیز بده و ما را شریک گرداں در ایں
مقدمہ باہم گفتگو شد محکما پسر اولین که باسے متوفی محکم گرفته بود بجنگ
مستعد شد ذوالقرن پسر دوئمی که بنا زعت برخاسته بود فوج بندی کرده
بر مکان او چپیده ہنگامہ جنگ تیر و تفنگ درمیان بود کہن سالان آں گروہ
که چورامسطور خبر رسانیدند و بقید براں شدند که ہر دو پسران تو باہم گفتگو و جنگ
ہمدیگر دارند خوب نیست بہتر آنست که تو رفته رفع بکنی بہ مشیت الٰہی چورامذکور برائے
رفع خرخشه نزد محکما رفت محکما مذکور پدر را دشنام داد و با او نیز مستعد جنگ شد
بحسب تقدیر چورامسطور غضب خورده زہر قاتل که ہمیشه با خود میداشت برآورده
خورده در باغے آنجا رفته چپیده جان بحق تسلیم نمود چوں دیر شد مردم برائے
خبرگیری نزد او رفتند ایں حالت دیدند **وقایع** چوں خبر متفرق شدن سپاه
مظفر علی خان ناظم صوبه اجمیر بعرض قدسی رسید صوبه داری صوبه مذکور از تغیر مظفر
علی خان به سید نصرت یار خان بہادر که بمنصب ہفت ہزاری ہفت ہزار سوار سر
افرازی داشت مفوض فرمودند قبل از رسیدن خان مشار الیه از استماع ایں خبر
راجه اجیت سنگھ که در صوبه اجمیر با فوج عظیم دم نخوت میزد سر بفساد برداشته
دوازده ہزار شتر سوار که بر یک شتر دو دو کس برق اندازان و تیر اندازان سوار بودند
ہمراه پسر خود داده بر قصبه نارنول فرستاد آں جماعه از پہل کرده شتافته قصبه مسطور
را محاصره نمودند نایب بایزید خان میواتی فوجدار آنجا که با جمیعت قلیل دراں قصبه بود
برآمده جنگ نمود چوں تاب نیاورد ہزیمت خورده شبا شب نزد بایزید خان مسطور
در میوات رسید آں جماعه غارت گراں در قصبه نارنول درآمده مال و متاع مردم را به
غارت بردند متاع کم قیمت انداخته گراں بہا برداشته بمکان خود شتافتند چوں ایں
معنی معروض قدسی گشت به بخشی الممالک صمصام الدوله امیر الامرا بہادر حکم شد

بخشی الممالک ڈیرہ خود را برآورد و تہیہ اسباب نمود دریں اثنا حید قلی خان
کہ مقرب درگاہ والا بود بعد عرض معروض و گرفتن توپ خانہ سرکار والا بہ ہمراہ خود
بہ ارادہ مہم راجہ اجیت سنگھ نیز ڈیرہ خود را بیرون آورد عاقبت رفتن خان مذکور نیز اتفاق
نیفتاد و بصلاح نیامد قمر الدین خان بموجب حکم تہیہ اسباب نمود چوں رفتن خان مذکور
ہم نشد راجہ اجیت سنگھ بہماں دستور فوج خود را بر قصبہ الور بخارا فرستادہ قصبہ
مسطور را خراب ساخت و باز بر قصبہ شاہ جہان پور فوج راجہ مسطور تاخت آورد
بعد معروض قدسی سید نصرت یار خان بہادر را حکم شد کہ زود رسیدہ راجہ مسطور
را تنبیہ سازد و از صوبہ اجمیر راجہ مقہور را برآرد خان مسطور جمعیت شایستہ با خود
نگاہ داشتہ بیرون شہر دار الخلافہ بسمت اجمیر دایرہ کرد آخر ش از روئے ہرکارہ با بعرض
اقدس رسید کہ راجہ اجیت سنگھ صوبہ اجمیر را گذاشتہ بہ محال وطن و زمینداری
خود رفت **وقایع** جمعے مردم افاغنہ از قوم روہیلہ قریب بست ہزار سوار
و پیادہ در نواحی بانس بریلی و سنبھل مراد آباد فراہم آمدہ مرتکب آزار و اضرار خلائق
آں دیار میشدند و بر شاہ راہ تاخت آوردہ مال مسافرین و مترددین بغارت
می بردند و زمینداری شرفا و غربا متصرف میشدند و از زمینداران آنجا ہر کہ
بہ آنہا رجوع می آورد کار سازی دیگرے را بجا می ساختند بسبب شورش
مفسدان مذکور در بندوبست و عمل فوجداران و گماشتہ ہا جاگیرداران
آں ضلع خلل راہ یافت و در مال بادشاہی نقصان پذیرفت و طرق و شوارع
آں حدود مطلق مسدود گشت چوں ظلم آں جماعت بغایت رسید و ستم
آں گروہ بغایت کشید عظمت اللہ خان فوجدار مراد آباد نایب اعتماد الدولہ
قمر الدین خان بہادر کہ سپاہی درست و بانفس بود جمعیت شایستہ با خود
فراہم آوردہ و فوجدار بریلی را با نیز خود متفق ساختہ بر آنہا تاخت آورد

مقاہیر مذکور از کثرت جمعیت خود چوں غرور در سر داشتند از امکنہ خودہا
برآمدہ دو گروہ پیش رسیدہ بجنگ تیر و تفنگ در پیوستند بہادران
اسلام از ہرطرف جد و جہد و تردد نمودند و بہ اسلحہ کوتہ در آمد تا دو گھڑی
کامل جنگ شمشیر و جمدہر باہم ماند دریں زد و برد اکثرے از لشکر اسلام بہ
درجہ شہادت رسیدند و در میدان شجاعت افتادند چوں باعظمت اللہ
خان مردم قلیل ماندند خان مذکور با پسران و ہمراہان و برادر و برادر زادگان
خویش از فیلان و اسپان برجستہ پیادہ پا در پے تردد و کارزار شدند
بعون ایزدی و قوت صمدی قریب چہار پنج ہزار کس از مقاہیر در تہ تیغ بے
دریغ آوردہ بجہنم واصل ساختند و مابقی ہا راہ ہزیمت دادہ بر پشت آنہا شدند
مقہوران باقی ماندہ ہا بررخ دریار و نہادہ گریختند چوں بر دریا رسیدند کشتی
ہا کہ خان مذکور قبل ازیں پراگندہ ساختہ بود ندیدند بہ دریا افتادند و بہ تحت
السریٰ شتافتند فتح عظیم نصیب لشکر اسلام شد و امنیت آں دیار از
سر نو صورت پذیرفت **وقایع** از روے سوانح و افراد وقایع صوبہ اکبرآباد
بعرض اقدس رسید کہ نیل کنٹھ ناگر نایب امارت پناہ سعادت خان ناظم صوبہ
مذکور بجہت بندوبست آں طرف با فوج دہ ہزار سوار و زیادہ ازیں پیادہ دایرہ
داشت پنجم ذی حجہ سنہ ۳ جلوس مبارک بردیہے از دیہات آں ضلع متعلقہ
زمینداری پسران چوراجاٹ متوفی تاختہ بندی و مواشی کثیر ازاں دیہہ متصرف
شدہ خواست کہ ازاں جا مراجعت نماید دریں اثنا محکم سنگھ پسر چورا مقہور
با جمعیت پنج شش ہزار کس از سوار و پیادہ رسیدہ نایب مذکور را با فوج
قتل نمودہ چوں جنگ بمیان آمد از قضاء الٰہی نیل کنٹھ مذکور ضرب گولی بندوق
خوردہ در حوضۂ فیل جاں بحق تسلیم نمود و مردم فوج نایب مسطور ہر کہ قابو

یافت رو بفرار نهاد و باقی ما اسپان و سلاح به جاثان بد ذاتان داده اسیر
پنجه سفیدان مذکوران شدند محکم سنگھ مذکور تمامی افیال و دیگر مال بابت
مذکور و مردم سپاه متصرف شده با اسیران مذکور بمکان خود رفت و
بقدر حالت از همه اسیران تاوان گرفت چون سعادت خان مسطور در حضور
پرنور بود به موجب حکم اقدس به محال متعلقه شتافته چون خان مسطور بصوبه
مذکور رسید بدن سنگھ برادر زاده چورامذکور رسیده خان مرقوم را دید خان
مسطور بنا بر مصلحت او را خلعت فاخره و یک زنجیر فیل داده با خود گرویده
ساخت **وقایع** در دار الخلافت شاه جهان آباد لرزه زمین بغایت آواز
آواز بلند و نهایت جنبش آغاز شد هر روز شب و روز روشن به دفعات
می آمد به قسمی که عرابه در ته بر فرش سنگ و خشت روان می شود و آواز برمی آید
عمارات به نهجی به لغزش در می آمد که مردم از زیر عمارات مضطرب شده بیرون
آمده می ایستادند لحه و لحظه و اکثرے پاد گھڑی زلزله می ماند و فرو می شد تا
دوازده روز بلاناغه در هر روز دو مرتبه و سه مرتبه زلزله می آمد و بحال خلق الله
خیلے تهلکه راه می یافت بسبب کثرت زلزله حویلی ها و جا ها در دار الخلافت بسیار
شکست و ریخت شده بندگان حضرت قدر قدرت حکم فرمودند که قاضی و مفتی و
محتسب و صدر الصدور و دیگر فضلا و علما در جامع مسجد جمع شوند و نماز ادا
کرده دعا خیر خوانند همچنان شد میر جمله بهادر و قاضی القضاة قاضی وجیه الدین
خان با جماعه فضلا و علما هر روز در جامع مسجد رفته نماز ادای نمودند و دعاء خیر می
خواندند **وقایع** جعفر خان خلف مرشد قلی خان ناظم صوبه بنگالا یک کرور هشتاد
لک روپیه خزانه صوبه مذکور همراه خان زمان خان ناظم معزول صوبه پٹنا به حضور ارسال
داشته بود چون خزانه مذکور به اکبر آباد رسید بندگان حضرت ظل سبحان به بخشیان

عظام حکم فرمودند کہ ہر ہمہ از افواج خود ہا جماعے را بایکے از سرداران تعیین نمایند تا نام بردہا از ہر جا کہ خزانہ برسد بہ احتیاط و محافظت بحضور بیارند بخشی الممالک صمصام الدولہ خان دوران بہادر منصور جنگ سنجر خان راکہ بمنصب چہار ہزاری ذات دو ہزار سوار امتیازے داشت با دو ہزار سوار منصب داران بندہاے بادشاہی تعیین نمود و یک زنجیر فیل بانشان و دو نفر شتر با قیچی بان ہا کوتکی ہمراہ دادہ رواں ساخت روشن الدولہ عرف ظفر خان بہادر بخشی دوم نیز فخر الدولہ عرف فخر الدین خان برادر حقیقی خود را با دو ہزار سوار مقرر ساخت و اعتماد الدولہ عرف قمر الدین خان بخشی سیوم نیز ارادت خان مغل تورانی را با دو ہزار سوار مغلیہ فرستادہ و بخشی چہارم نیز ہمیں قسم فوج خود تعیین ساخت چنانچہ ہمہ سرداران تا بہ سراے جہانہ رسیدہ خزانہ را بتاہ راہ دست چپ گذاشتہ برکنارہ دریاے جمنا آوردہ بحضور آوردند و ہمہ ہا را ملازمت نمودہ ہر ہمہ بہ قدر مراتب بعنایات خلعات و دیگر تفضلات شاہنشاہی امتیازے حاصل نمودند **وقایع** چوں شورش راجہ اجیت سنگھ زمیندار جودہ پور و مکھا وغیرہ پسران چوراجاٹ بمیان آمد و تدارک و تلافی آں با وجود صدور حکم والا از امرایان عظام نشد و در ملک بے انتظامی و بے نسقی رو نمود باعث خفگی مزاج مقدس گشت بندگان حضرت قدر قدرت نظام الملک ناظم صوبجات دکھن و گردہر لعل بہادر ناگر صوبہ دار صوبہ اودہ را طلب حضور فرمودند فرامین مطاعہ بنام آنہا صادر فرمودند مشرح فرمان والاشان بنام نظام الملک آنکہ سیادت و امارت مرتبت شہامت و شوکت منزلت فضایل و فواضل پناہ افادت و افاضت دستگاہ جامع کمالات صوری و معنوی مجمع حسنات ظاہری و باطنی حق شناس حقیقت آساس محقق حقایق مرجع حوایج خلایق رکن

السلطنة اعتضاد الخلافت نکتہ سنج دفاتر خصوصیت کنہ یاب طوامیر اہل
بیت مزاج دان مجلس خاص رموز دان مقدمات اختصاص شہسوار میدان
شجاعت وفتح باب افواج جلادت عمدہ خوانین بلند مکان زبدہ مخلصان
والاشان مقنن قوانین جہانداری مرکز دایرہ دیانت و دین داری مقبول
درگاہ احدیت مشمول عواطف بارگاہ صمدیت صاحب السیف والقلم
ارباب اللواے والعلم یار وفادار لامع الدہر سپہ سالار نظام الملک
بہادر بعنایت و التفات امیدوار بودہ بدانند تردداتے کہ در مقدمات
تنبیہ وگوشمال نمک حرامان بدمآل از ان اعتضاد نشان در ملک دکھن بہ
دقوع آمدہ وہمہ وقت وہمہ حال منقوش خاطر فیض مظاہر است زہے ہمت
عالی نہمت آں شہامت مرتبت کہ در تخریب آں جماعہ سوائے حقوق نمک
خوارگی منظور نداشتہ در تاسیس اساس دین متین مظہر انواع تردد و
جاں فشانی شدند و در بندوبست وضبط و ربط وتنبیہ وتادیب مفسدان
دستاباں آں ملک جدوجہدے کہ از اں مشمول عنایات رحمان سرزد شد
حقا وثم حقا کہ از ہیچ یکے امکان نداشت اینہمہ نظم ونسق آں حدود کہ از وجود
باجود آں والادودمان شہامت صورت پذیر است ہمیشہ بدرگاہ ایزد
بے ہمال مشکور می باشد وتلافی ایں ہمہ مجراء حسن ترددات آں زبدہ مخلصان
مرکوز خاطر فیض مظاہر می ماند چوں دریں ایام اجیت سنگھ زمیندار جودھ پور
کہ از ایام تسلط عبداللہ وحسین خدمت صوبہ داری صوبہ اجمیر داشت و
تغیر آں بہ مقتضاء مصلحت موقوف بر وقت بود سر بفساد برداشتہ
جمعیت کثیر بر قصبہ نارنول فرستادہ مرتکب انواع ہتک حرمت شرفاء
آں قصبہ گردیدہ بسبب بعض نمک حراماں چوں تدارک وتلافی ایں ہمہ

بے ادائی ہا ر او نشد مفسد مسطور قصبہ شاہ جہاں پور راکہ مسکن شرفاء
و مہاجنان بود بغارت دادہ و باز چوں فکر استیصال او نشد تاخت قصبہ
انور بخارا جرات نمودہ قصبہ مسطور را خراب ساختہ و ہمچنیں محکم سنگھ
و ذو القرن وغیرہ پسران چورا جہنمی جماعہ کثیر فراہم آوردہ غارت گری
شاہ راہ و دیہات و قصبات اختیار نمودہ نیلکنٹھ نایب سعادت خان
ناظم صوبہ اکبر آباد راکہ بادہ ہزار سوار دراں ضلع دایرہ داشت بالشکر غارت
نمودہ مال و متاع اورا متصرف شدہ و دراں حدود شروع تحصیل
محالات خالصہ شریفہ و جاگیرداران نمودہ مال مسافرین و مترددین را بغارت
می برند دل چناں میخواہد بقسمے کہ بندوبست و تنبیہہ مفسدان دکھن از توجہ
آں والا دودمان شوکت صورت یافتہ و دلجمعی ہا حاصل گردیدہ
استیصال مفاسید ایں دیار نیز صورت گیرد و امنیت طرق و شوارع و محافظت
و حراست دیہات و قصبات و بلاد اینجا ہا شود و انتظام مقدمات سلطنت
نہجے کہ باید انجام یابد از ابتداے جلوس لغایت حال کہ سنہ رابع است
مقدمات حضور را اولاً اعتماد الدولہ محمد امین خان مرحوم سرانجام می داد
الحال بعد وفات مشار الیہ عنایت اللہ خان بہ نیابت وزارت کارہا را
سرانجام میدہد اما چوں وزیر باتدبیر مثل آں برگزیدہ حق مقرر نیست
خیلے ہرج مرج بحال خلق اللہ راہ می یابد و در ملک بے نسقی و بے انتظامی
است از انجا کہ نصب ذات مقدس بادشاہان و وزراء دانایان محض بنا بر
تسلط و انتظام ملک و آرام و آسایش خلایق است از بس بے انتظامی
ممالک محروسہ ہمیشہ طبیعت مکدر می باشد لہذا نگارش می یابد کہ آں
رکن السلطنۃ در انجا نایب مستقل مقرر نمودہ و فوجداران و تھانہ

داران وعمال در ہر محال گذاشتہ با جمعیت شایستہ روانہ این سمت شوند و زود و شتاب خود را نزد این جانب رسانند ہر چند جمیع اوقات آں یک جہتی آیات مصروف بر عبادت الٰہی است و طبیعت راغب بہ چنیں چیز ہا نیست و نخواہد بود نہایتش در مقدماتے کہ رفع کدورت و آرام خاطر فیض مظاہر یا آسودگی خلایق کہ بدایع و دایع الٰہی اند تواند بود بہ ازیں عبادتے نگفتہ اند و معہذا خوشی خاطر ما عنداللہ درحق آں جلالت منش جزاء کلی و چہ قدر خوبی ہا دارد دریں صورت پس و پیش نہ اندیشیدہ زود و شتاب خود را نزد این جانب رسانند و از ملاقات خویش مسرور سازند۔ چوں فرمان والا شان مصحوب گرز برداران در خجستہ بنیاد اورنگ آباد بہ نظام الملک رسید نظام الملک بہ آداب و ادای تسلیمات و کورنشات فرمان گرفتہ در جواب عرضہ داشت ابلاغ داشت و عوض خان ہمراہی خود را کہ بمنصب چہار ہزاری ذات سہ ہزار سوار سرافرازی داشت با جمعیت شایستہ بہ نیابت خود در دکھن گذاشتہ روانہ ہندوستان گشت مضمون عرضہ داشت آنکہ عرضہ داشت کمترین عقیدت گزین نظام الملک آداب تسلیمات و کورنشات بجا آوردہ و جبین نیاز و غلامی بر زمین عبودیت سودہ بہ موقف عرض مقربان بارگاہ عظمت و جاہ و سعادت اندوزان درگاہ سپہر اشتباہ می رساند نزول فرمان والا شان عنایت عنوان قضا جریان کہ بنام کمترین غلامان شرف صدور یافتہ بود باعث افتخار و سربلندی این جان نثار گشت فدوی آداب استقبال و تسلیمات و کورنشات بجا آوردہ بر تارک افتخار جا داد مقدمات فدویت و جاں فشانی کہ ایں پیر غلام از راہ حسن ظن در تنبیہ اشقیاء دکھن و شورش اجیت سنگھ زمیندار

جوده پور و پسران چوراجاٹ و بے انتظامی بعض مقدمات حضور پرنور
وطلب ذره مثال انچه نوک ریز قلم فیض شیم گردیده بود قبله عالم و عالمیان
سلامت خاکساری ایں ذره صفت در جناب خلافت روشن و مبرہن است
از دست ایں جزو ضعیف چه برآید ظہور حسن ترددات و سر انجام مقدمات
محض باقبال لایزال شاہنشاہی است بندگان جناب عالمیان مآب ہر ذره
راکه از خاک بردارند به آفتاب برابر شود و ہر مورے راکه از منتسبان آں
آنجناب خواہند دم ہمسری بر شیر زند تنبیه و گوشمال نمک حرامان چوں
نمک سرکار والا در ہر عضو آنہا آمیخته و افعال بد مآل به دنبال آنہا بود
بعون الہی و اقبال شاہنشاہی خود بخود به تدارک و تلافی نمک صورت گرفت
فدوی راکه ایں ہمه در جناب خلافت و ہم چشمان سرخروئی ہا حاصل گشته
به ازیں دولت عمده نخواہد بود شکر آں تا کجا ادا نماید الله تعالیٰ ایں جاں نثار
را در جناب خلافت و جہاں بانی ہمیشه سرخرو داراد شورش اجیت سنگھ
و پسران چوراجاٹ زیاده بر شعله کاه نیست در اندک توجه بندگان حضور
کرامت ظہور فرو می تواند نشست و مقدمات حضور پرنور چوں انتظام آں
بخاطر اقدس جاگرفته بعنایت الہی و اقبال شاہنشاہی بوجه احسن صورت مینوانند
بست ہرچند در ملک دکھن شورش غنیم ہمیشه می باشد علی الخصوص
دریں ہنگامه که فدوی آں جماعه را یک گونه گوشمال کرده سپاه را تخفیف
داده در خجسته بنیاد آمده نشسته بود روانه شدن خود بحضور مصلحت نمی
دانست اما چوں تاکید بلیغ بود لہذا عذر نه کرده عوض خان را با بیست ہزار
و ہمیں قدر پیاده بجائے خود و فوجداران با ضبط دریں حدود گذاشته
برطبق حکم والا روانه درگاه آسمان جاه گردید نہجے که مرضی مبارک و حکم اقدس

خواہد بود لوازم فدویت و جاں فشانی بجا خواہد آورد زیادہ حد ادب ندید

وقایع راجہ اجیت سنگھ زمیندار جودھ پور از صولت آمدن رکن السلطنت نظام الملک عرضہ داشت با نیاز و نثار بحضور ارسال داشتہ از نظر انور گذشت مضمون عرضہ داشت آنکہ عرضداشت کمترین عقیدت آئین اجیت سنگھ بعد ادائے آداب تسلیمات و کورنشات بموقف عرض ایستادہائے پایہ سریر خلافت مصیر میرساند تعصب و عناد ہمچشمان بدنہاد ایں ضعیف البنیاد بر بندگان حضور کرامت ظہور روشن و مبرہن است کہ در اوایل عہد بادشاہ شہید مرحوم ایں جان نثار را ناحق و بے موجب در جناب خلافت بدنام ساختہ حضرت را در حق فدوی راسخ الاعتقاد سو مزاج نمودند حسین علی خان را با فوج عظیم بر ملک جان نثار تعین کنانیدند در باطن عقیدت مواطن امر یکہ خلاف مرضی بندگان حضرت باشد چون اصلا نیست و نبود بعنایت الٰہی ناحق کوشان شرمندہ و پشیمان شدند فدویت و غلامی موروثی عقیدت کیش کہ بجناب بادشاہان متحقق و ثابت است محتاج بہ اظہار و التماس نیست چوں ہنگامہ حسین علی خان مرحوم بمیان آمد فدوی از راہ صدق عبودیت و صفا طویت مکرر بہ باریابان درگاہ فلک اشتباہ التماس نمود کہ ایں ہمہ سراپا تزویر و دغا است حضرت خود بدولت خبردار شوند و از قلعہ برآیند و بیرون خیمہ زنند جان نثار ہمراہ رکاب سعادت است ہیچ کس را مجال و طاقت نیست بحسب تقدیر التماس ایں ذرہ حقیر قبول نیفتاد و منظور نشد چوں کار بغایت رسید فدوی ہیچ سود ندید بعد از اں کہ بر آں سفاہت پیشگان مہم پیش آمد احقر بمقتضاء رویہ قدیمہ خود درمیان آمدہ رفع ساخت و چوں صوبہ احمد آباد و صوبہ اجمیر دراں وقت مفوض بایں ذرہ صفت گشت

نظر براین که مال خاوندان اکثر در حفاظت و حراست غلامان ماند عجب نبود
لهذا قبول کرده دخیل کار گشته و در هر دو صوبه شعار اسلام و دین و اجرای
احکام شرع متین چنانچه باید جاری داشته و هر گاه به مقتضای آرزوی این
نیاز مند دیرینه فتح و نصرت نصیب اولیای دولت گردیده و صوبه احمدآباد
به حیدر قلی خان مفوض گشته همان ساعت صوبه مذکور را بخان مذکور سپرده و باز
چون صوبه اجمیر به مظفر علی خان تفویض یافته به کسان خود تاکید بلیغ نمود که به
مجرد رسیدن خان مذکور به او واگذارند اما چون خان مذکور نرسیده همچنان
ملتوی ماند سخن چینان و بدطینتان چون راه دیگر ندیدند بر قصبه نارنول و شاه
جهان پور و الور بجارا که شورش میواتیان بمیان آمده بود دست آویز سخن
ساخته فدوی را بدنام ساختند غرض آن جماعه آن بود که برین دست آویز مهر
براین عقیدت آئین مقرر کرده و باز خود در میان آمده مبادله رعایت و احسانهای
سابقین این نحیف کنند اما چون جناب عالمیان مآب جای راستان است
واین مقدمه در ارادت الله نه بود پیش نرفت امیدوار است که تقصیر و بے
تقصیری این فدوی از راه عدالت و انصاف پروری تحقیق شود اگر سر مو مقدمه
نارنول و شاه جهان پور و الور بجارا بر این غلام ثابت شود بهر عقوبت که باشد
سزاوار است و اگر چنانچه بر فدوی ثابت نشود ملتمسان این مقدمه باید در جناب
خلافت رونمایند و فدوی را گر امر شود بدرگاه والا رسیده سعادت اندوز ملازمت
گردد و اگر مرضی بندگان حضور بران باشد که در محال وطن و زمینداری خود نشسته
به دعاگوئی دوام دولت ابد مدت اشتغال داشته باشد بقسمی که حکم والا زینت
نفاذ یابد بر تقدیم آن سعادت داند التماس این ذره آنست که گفته غرض گویان
در حق این نیاز مند منظور نه شود فرمان والاشان بنام راجه اجیت سنگه آنکه

شہامت و بسالت پناہ جلادت وتہور دستگاہ لایق العنایت والاحسان
مورد مراحم بیکران عمدہ راجہاء ہندوستان زبدہ مخلصان والاشان راجہ
اجیت سنگھ مشمول عنایات رحمان باشند عرضہ داشتے کہ دریں ولا مشعر
بر رسوخ عقیدت و اخلاص ارسال داشتہ بودند بنظر گذشت و بمطالعہ درآمد خصوصیت
واتحاد آں عوالی منزلت در جناب خلافت متحقق وثابت و در واقع تعلق صوبہ داری
صوبہ احمد آباد و صوبہ اجمیر باں اعتضاد نشان درانوقت حکمت الہی است
کہ پرتو ظہور یافتہ آثار و علامات سلطنت ما دال براں بود کہ بظہور آمد وقوع
ہر امور حکم بر ارادت اللہ است بقول آنکہ ع

سالے کہ نکوست از بہارش پیداست

عزل ہر دو صوبہ جات بہ مقتضاء مصلحت وتقاضاء وقت بود الحال نظم ونسق
صوبہ دار الخیر اجمیر بدستور سابق بالفعل باں والا منش تفویض یافتہ خلعت
خاصہ وجیغہ مرصع ویک راس اسپ ویک زنجیر فیل میرسد باید کہ بجمعیت
خاطر بہ نظم ونسق آنجا بردارند و امیدوار باشند انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب
صوبہ احمد آباد ہم باں شہامت مرتبت مفوض می شود چہ احتمال کہ عرض و
التماس احدے در حق ایشاں منظور شود خاطر خود رجمع دارد و ایں خیرخواہ خلایق
را بحال خود متوجہ بندارند وقایع چوں نظام الملک بموجب طلب حضور
روانہ آستان فیض نشان گردید در اثناء راہ در جینیکہ زمیندار چندیری مشار الیہ
دید یک زنجیر فیل و یک ہزار روپیہ تکلیف نمود نظام الملک اورا با فوجے کہ
ہمراہ او بود ہمراہ گرفت راجہ اودت سنگھ زمیندار اوندچہ نیز با فوج خود بانظام
الملک ملاقی شد یک ہزار اشرفی و دو راس اسپ تکلیف نمود نظام الملک
اورا نیز ہمراہ خود گرفت راو رام چند پسر راو دلیپ بوندیلہ ہمراہ شد راجہ

شہامت و بسالت پناہ جلادت و تہور دستگاہ لایق العنایت والاحسان مورد مراحم بیکران عمدہ راجہای ہندوستان زبدہ مخلصان والاشان راجہ اجیت سنگھ مشمول عنایات رحمان باشند عرضہ داشتے کہ دریں ولا مشعر بر رسوخ عقیدت و اخلاص ارسال داشتہ بودند بنظر گذشت و بمطالعہ درآمد خصوصیت و اتحاد آں عوالی منزلت در جناب خلافت متحقق و ثابت و در واقع تعلق صوبداری صوبہ احمدآباد و صوبہ اجمیر بآں اعتضاد نشان درانوقت حکمت الٰہی است کہ پرتو ظہور یافتہ آثار و علامات سلطنت ما دال براں بود کہ بظہور آمد وقوع ہر امور حکم بہ ارادت اللہ است بقول آنکہ ؎

سالے کہ نکوست از بہارش پیداست

عزل ہر دو صوبہ جات بہ مقتضاء مصلحت و تقاضاء وقت بود الحال نظم و نسق صوبہ دار الخیر اجمیر بدستور سابق بالفصل بآں والامنش تفویض یافتہ خلعت خاصہ و جیغہ مرصع و یک راس اسپ و یک زنجیر فیل میرسد باید کہ بجمعیت خاطر بہ نظم و نسق آنجا بر دارند و امیدوار باشند انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب صوبہ احمدآباد ہم بآں شہامت مرتبت مفوض می شود چہ احتمال کہ عرض و التماس احدے در حق ایشاں منظور شود خاطر خود جمع دار و ایں خیرخواہ خلائق را بحال خود متوجہ پندارند **وقایع** چوں نظام الملک بموجب طلب حضور روانہ آستان فیض نشان گردید در اثناء راہ درچینکہ زمیندار چندیری نثار الیہ دید یک زنجیر فیل و یک ہزار روپیہ تکلیف نمود نظام الملک او را با فوجے کہ ہمراہ او بود ہمراہ گرفت راجہ اودت سنگھ زمیندار اوندچیہ نیز با فوج خود بہ نظام الملک ملاقی شد یک ہزار اشرفی و دو راس اسپ تکلیف نمود نظام الملک او را نیز ہمراہ خود گرفت راو رام چند پسر راو دلپت بوندیلہ ہمراہ شد راجہ

چتر سنگھ زمیندار نرور رفیق شده خدمت بجا آورد چون نظام الملک بهادر
بعد قطع منازل و طے مراحل بست و نهم شهر ربیع الاول سنه ۳ جلوس والا
به اکبرآباد رسید سعادت خان ناظم صوبه مذکور به استقبال شتافته مشار الیه
را دید و تکلیف ضیافت نمود نظام الملک غره ربیع الآخر سنه ۴ بخانه سعادت
خان مسطور رفته سعادت خان مذکور دو زنجیر فیل و پنج راس اسپ عربی و
عراقی با ساز مکلف و نه خوان پارچه و دو خوان جواهر تکلیف نمود نظام الملک
یک زنجیر فیل و یک راس اسپ و چند تهان پارچه و یک قبضه خنجر مرصع
گرفت باقی را واپس داد و همان روز از اکبرآباد کوچ کرده به گودگهاٹ
منزل نمود بعد آن از آنجا کوچیده منزل به منزل براه کناره دریا جمن یازدهم
شهر ربیع الآخر سنه ۴ جلوس والا در باره پوله رسیده در آن جا دایره نمود
چون معروض قدسی گشت حکم شد که بخشی الممالک رفته بحضور بیارد چنانچه بخشی
الممالک صمصام الدوله خان دوران بهادر با جمیع امرایان و منصب داران سوار
شده نزد مشار الیه رفت و بحضور آورد نظام الملک دو زنجیر فیل و پنج راس
اسپ و یک هزار اشرفی نثار گذرانید خلعت خاصه و شست مرصع و یک زنجیر
فیل مرحمت شد نظام الملک آداب تسلیمات و کورنشات بجا آورد **وقایع**
پنجم جمادی الاول سنه ۴ چهار جلوس والا مطابق سنه هزار و یک صد و سی و چهار
هجری مقدسه حکم والا به تیاری دیوان عام صادر شد و نیز تاکید رفت که نظام
الملک و اعتماد الدوله و معز الدوله و روشن الدوله و بخشی الممالک صمصام الدوله
و یمین الدوله و فخر الدوله و دیگر امرایان عظام و منصبداران کرام در دیوان عام
حاضر شوند چنانچه نام بردها همه ها حاضر شدند بندگان حضرت قدر قدرت
سلیمان منزلت فریدون شوکت جم جاه محمد شاه خلد الله ملکه و سلطانه

از اندرون تشریف آورده زینت بخش تخت شاهی شده از راه عنایت خلعت خاصه ششش پارچه وکرمتکه وانگشتری وقلمدان مرصع قیمت لک روپیه وچهارقب به نظام الملک مرحمت فرموده بمنصب وزارت مقرر فرمودند نظام الملک آداب تسلیمات وکورنشات بجا آورده بموجب حکم والا در کچهری رفته به اجرای کار بادشاهی پرداخت تاریخ وزارت برآمد نصیب نظام الملک. **وقایع** چون قبل از جنگ افراط مناصیب وتنخواه جاگیرات که سابق در تیولی بادشاه زادها وشاهزادها وبیگمان وسلطانان بود به امرای عظام ومنصب داران کرام وراجهای نامدار وتعلق خدمات صوبه جات وسیر ومحالات بغایت شده بود وازین سبب آمدنی خزاین کم شده وطلب بندهای بادشاهی که نقدی می یافتند بسیار افزود عمدة الملک مدار المهام نظام الملک بعد دریافت کیفیت وتنقیح سررشته کاغذ بجناب اقدس معروض داشت که ضوابط عهد حضرت خلد مکان که آیه رحمت وباعث انتظام سلطنت است امید دارم که اجرائے کار ممالک محروسه وحضور پرنور بدستور عهد حضرت خلد مکان مقرر گردد منظور شد ختان نام از قوم گاؤ قصاب که مشهور ومعروف به خان محمد ونوکر کوکه خان کوکه بندگان حضرت ظل سبحان واز متوطنان دار الخلافه شاه جهان آباد وصاحب جمعیت بود مرتکب دزدی ودزد افشاری می شد چون در شهر دار الخلافت بدفعات وعلی التواتر بر خانه اکثرے از منصب داران ومهاجنان ڈاکه افتاد ومال ومتاع کثیر بغارت رفت ومردم از دست دزدان کشته شدند وزخمی شدند واین معنی معروض قدسی گشته نالش بسیار بمیان آمد از جناب خلافت وجهانبانی تاکید بلیغ رفت که دزدان ودزد افشاران را بجنس با مال مسروقه پیدا سازد واز عهده ادای مال دادخواهان برآید

کوتوال شہر بعد تفحص و تجسس کیفیت خناں مذکور بعرض رسانیده و التماس کرد
که خناں مذکور نوکر کوکه خان که پرزور و قوی ہیکل و در فنون بانک و پٹہ و زور آوری
و پہلوانی و سپہ گری یکتا است دزد و دزد افشار مقرریست و تحقیق شده که
جماعه کثیر رفیق و شریک این کاربد با او اند کوتوال این معنی را مچلکه داده که اگر
خلاف ظاہر شود گنه گار م روزے خناں مذکور ہمراه کوکه خان در قلعه آمده بود از زدی
جاسوسی جاسوسان چوں این معنی بعرض رسید حکم شد که قولان دستگیر سازند
خناں مسطور خبردار شده رواں شد خواست که از قلعه برآید و بدر رود قولان
براو ہنگامه کردند و ہجوم آوردند عاقبت الامر از سنگ و خشت زده او را سراسیمه
ساخته زنده دستگیر ساختند چوں به حضور حضرت آوردند حکم شد که در کوتوالی
چبوتره محبوس دارند ہمچناں شد کوتوال چوں ضرب و شلق براو بسیار کرد
بست ہزار روپیه نقد و دیگر اشیا و کلی مال مسروقه از خانه او برآمد و دزد
مسطور نشان داد که محمد غوث نیز ہمراہی و رفیق بنده است او نیز گرفتار
شده آمده در زمره بندہائے بادشاه نوکر بود پانصدی منصب و جاگیر خلاصه
داشت او نیز مقر این معنی شد و بسیار مال مسروقه را نشان داد به این قسم جماعه
کثیر مردم معتبر که روادار دزدی و دزد افشاری بودند ظاہر شده گرفتار آمدند خناں
مذکور چوں دید که حالا من جاں بر نمی شویم و مرضی مبارک بندگاں حضرت بر تماشا و
بسیار است بوساطت داروغه محبوس خانه بعرض رسانید که فدوی با شیر
می جنگد و شیر ہم در سرکار والا موجود است اگر حکم شود بنده را با شیر
بگذارند با و بجنگم شیر اگر بنده را کشت فبہا و اگر من شیر را بکشم جاں بخشی
شود داروغه محبوس خانه چوں این معنی را به رسانید منظور شد حکم والا
صادر شد که زیر جھروکه قلعه مبارک بارایستاده کنند و شیر و خناں دزد

راد ر به اندازند و به جنگا نند از آنجا که در نهاد عمده الملک مدار المهام نظام الملک کشتن آدم که هدم بنیان ربانی است نبود از یں معنی اطلاع یافته عرضی ابلاغ داشت که خناں دزد مصدر تقصیر عظیم است و از تحقیقات اموال مردم تعلق دارد بالفعل زر کلی از پیش او برآمده دزر خطیر که بدزدی از مال مردم بتصرف خود آورده برآوردنی است کشتن او بالفعل صلاح دولت نیست و از قید برآورده به اختیار خود بازگذاشتن قرین صلاح نمی ماند جنگ او با شیر موقوف شود منظور شد **وقایع** دوم شہر رجب المرجب ۱۱۳۴ھ ہجری مقدسه قریش خان از شیخ زادہاے پورب که در عہد پادشاه شہید مرحوم فرخ سیر خدمت چکله کوڑه جہان آباد وغیره و به منصب دو ہزاری ذات ہزار سوار سرافرازی داشت و سپاہیانه درست بود تازه به حضور فیض گنجور بوساطت اعتماد الدوله عرف قمر الدین خان بخشی دوم سعادت ملازمت دریافته به منصب چہار ہزاری ذات دو ہزار سوار سرافراز و ممتاز گشت خان مذکور حویلی شخصے در شاه جہان آباد واقعه گذر کیم موده کرایه گرفته معه قبایل و توابع و لواحق که ہمراه داشت استقامت گرفت ناگہاں از مالک حویلی در مقدمه کرایه وجه خود با کسان خان مذکور گفتگو میان آمد خواجه سراے که ہمسایه می ماند به حمایت مالک مذکور برخاست و با کسان خان مسطور گفتگو کرد قضاء در کش مکش اندک زخمے از کسان خان مسطور بر دست خواجه سرا مرقوم رسید خواجه سرا مسطور که با خوجه سرایان اندرون بادشاہی معرفتے داشت رفته نالش نمود و قول برآورد قول مسطور با خوجه سرا مستغیث چوں به طلب قریشی خان آمد قریشی خان ہر چند حقیقت حال گفت قول و خوجه سرا مسطور معقول نشدند دیگر رابه ده رسانیدند حکم و الاصادر

شد که خان زمان بهادر داروغه توپ خانه او را حاضر سازد اگر او ایستادگی نماید تنبیه سازد خان زمان خان بر طبق حکم والا هزاریان را با جمعی تعین نمود هزاریان بر حویلی خان مسطور هجوم کردند خان مرقوم چون دید که آبرو نمی ماند دست به شمشیر کرد آخر ش هزاریان از گرد و پیش بند و قها زده خان مذکور را کشتند و سرش بریده بحضور آوردند

کیفیت لغایت سال چهارم جلوس میمنت مانوس بادشاه غازی خدا آگاه محمد شاه خلد الله ملکه و سلطانه برای یادگاری نوشتم و شاه نامه منور کلام را با لاتمام رسانیدم تا یادگار بماند و در وقت خواندن یاد آید بست دوم ذی قعده سنه ۱۱۴۲ جلوس والا

دیگر ماخذ برائے معلومات مزید

نادر الزمانی ۔ از خوش حال چند ۔ فوٹو اسٹیٹ آف برلن ۔ کے ۔ پی جیسوال ریسرچ انسٹی ٹیوٹ پٹنہ

صحیفۂ اقبال ۔ از خوش حال چند ۔

عبرت نامہ ۔ از کامراج بن نین سکھ ۔ کے ۔ پی ۔ جیسوال ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ۔ پٹنہ

عبرت مقال ۔ از قاسم لاہوری ۔ اورینٹل پبلک لائبریری ۔ پٹنہ

تذکرۃ السلاطین چغتائیہ ۔ از محمد ہادی کامور خاں ۔ اورینٹل پبلک لائبریری ۔ پٹنہ

مرآۃ الاصطلاح ۔ از انند رام مخلص ، اورینٹل پبلک لائبریری ۔ پٹنہ

بیاضِ انند رام مخلص ۔ مخطوطہ

بیانِ واقع ۔ از عبد الکریم کشمیری (رسالہ) مخطوطہ

سیر المتاخرین ۔ از غلام حسین ، اورینٹل پبلک لائبریری ، پٹنہ

تاریخ ہندی ۔ از رستم علی ، ایلیٹ ، جلد ہشتم

تاریخ محمدی ۔ از مرزا محمد بن رستم خاں

بال مکند نامہ ۔ پٹنہ کالج لائبریری ۔ شعبۂ مخطوطات ۔ نیز اورینٹل پبلک لائبریری ، پٹنہ

تاریخ شہادت فرخ سیر و جلوس محمد شاہ ۔ از مرزا محمد آشوب
اورینٹل پبلک لائبریری ، پٹنہ

تبصرۃ الناظرین ۔ از سید محمد بلگرامی ، اورینٹل پبلک لائبریری ۔ پٹنہ

تاریخ علی ۔ اورینٹل پبلک لائبریری ۔ پٹنہ

اخبارات دربار معلیٰ ۔

منتخب اللباب ۔ از خافی خان ، اورینٹل پبلک لائبریری ، پٹنہ

مآثر الکرام و خزانہ عامرہ ۔ از غلام علی آزاد بلگرامی ۔ اورینٹل پبلک لائبریری ۔ پٹنہ

رسالہ آفریدی ۔ از قاسم علی قادری ۔ اورینٹل پبلک لائبریری ، پٹنہ

مثنوی عبد الجلیل بلگرامی ۔ اورینٹل پبلک لائبریری ، پٹنہ

منشآت امین الدین خان ۔ اورینٹل پبلک لائبریری ، پٹنہ

تذکرہ ۔ از کیول رام ۔

مطبوعات

تاریخ مظفری (اردو) - جلد اوّل و دوم
جنگ نامہ ہندی - از مرلی دھر
مآثر الامراء، مطبوعہ فارسی نیز مترجم

Cambridge History of India vol. III
Fall of the Maghal Empire by Sri J.N. Sarkar
Bihar during the fall of Maghal Empire
First two Nawabs of Oudh by Dr. A.L. Lal Srivastava
History of the Marhattas by Sardesi vol II
History of the Jats by Qanungo
Wilson's Annals of Bengal - 3 volumes
History as told by its own historian Elliot and Dowson
Later Mughal I and II by W. Irvine
Nizamul Mulk by Dr. Yusuf Husain Khan.
Parties and Politics at the Mughal court by Dr. Satish Chandra
Gazetteer of Oudh and North west Frontier
Ain-e-Akbari by Abul Fazl.

غلط نامہ دیباچہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷	۲	اگر در	اگرچہ
۷	۱۲	رو	رہ
۷	۱۵	وقائع رسوانح	وقائع وسوانح
۸	۱۹	لایا جاتا	لائی جاتی

غلط نامہ متن شاہ نامہ منوّر کلام

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۱۲	افتہ	یافتہ
۲	۱۱	عبداللہ	عبیداللہ
۲	۱۶	منظم	منتظم
۲	۱۷	بجیلہ	بحلیہ
۲	۱۷	بہرہ کمال	بہرہ بہ کمال
۳	۱	نردد شدہ	تردد شدہ بود
۴	۱۶	عنایت خاصہ	بعنایت خلعت ماصہ
۴	۲۰	نشستہ بازی کہ در	نشستہ آتش بازی کہ در
۵	۱۰	گردید	گردند
۵	۲۱	چوں دیدند	چوں حضرت دیدند
۶	۱	بند	بند وبست
۶	۱۲	ربقدرمراتب	بقدرمراتب
۶	۱۳	پنجاہ	پنج
۶	۲۰	حکم قتل	حکم بہ قتل
۷	۲	بر آمد	سر آمد
۸	۲	بخانہ در آمد	بخانہ شخصے در آمد

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹	۱۶	غسیریہ	غریلین
۱۱	۵	تاکید	تاکید نمود
۱۱	۱۴	قلعہ	قلیچہ
۱۱	۱۴	قلعہ	قلیچہ
۱۱	۱۸	جارا	آنجا
۱۳	۱۸	با	او
۱۴	۴	صد	یک صد
۱۴	۱۹	فداکردہ	دادہ
۱۷	۱۱	بچھیال	پکھال
۱۷	۱۳	پچپالان	پکھالان
۱۷	۲۰	ودشاہ جہانی	وزن شاہ جہانی
۱۸	۳	نصرت خاں	نصرت یار خاں
۱۸	۱۱	قبائل	قافلہ
۱۸	۱۳	ہزارکس بندوقچیاں	ہزارکس از بندوقچیاں
۱۸	۲۱	یمن الدولہ	یمین الدولہ
۱۸	۲۱	مقرب آں حضرت	مقرب الحضرت
۱۹	۶	ہلاک	ہلاک می شدند
۲۱	۴	راہ فضل	از راہ فضل
۲۱	۵	والا	معلی
۲۱	۱۹	لائق العنایت والا	لائق العنایت والاحسان
۲۳	۱۹	پوشیدہ آمد	پوشیدہ آمدہ بود
۲۴	۲۰	عبد خان	عبداللہ
۳۱	۶	بخشی الملک	بخشی الممالک
۳۲	۳	استچوں	است اماچوں
۳۴	۱	فرستادند	فرستادہ
۳۴	۱۶	شد	شدن

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۴	۱۸	بندوبست دوم	بندوبست بادشاہی
۳۶	۴	برنظر	از نظر
۳۷	۲	ورجناب	جواب
۳۸	۱۱	اثقاط	اقساط
۳۸	۱۷	آوردہ	دادہ
۳۹	۲۱	گورہ	گئو
۴۱	۸	دریں ب	دریں باب
۴۲	۸	رعایت مشمول	رعایت و مشمول
۴۲	۹	روایداد	رویداد
۴۲	۱۶	ودہ	دوازدہ
۴۳	۹	بمقابلہ واقع	مقابلہ قلعہ واقع
۴۳	۲۰	راجہ بے سنگھ	راجہ جے سنگھ
۴۳	۲۱	می رسید	می رسند
۴۶	۲	لبسید	برسید
۴۶	۱۶	رفیع الدرجات	رفیع الدولہ
۴۷	۴	ہمراہ ومی خواست	ہمراہ بود ومی خواست
۴۸	۱۹	باغم	باعم
۴۹	۱	جمع کردہ	زرخطیر خرج کردہ
۵۲	۲۱	جاں نشانی	جاں فشانی
۶۱	۱۹	مجوزاں	مجوز آں
۶۲	۲	خمیرگیہا	خیرگیہا
۶۶	۸	بگرد	بگیرد
۸۵	۶	مشلکاکل	مشاکل
۸۵	۱۳	صفت	ضعیف
۸۶	۱۵	وسردہالوں	بیرہ و باون
۸۸	۹	حیدرعلی خاں	حیدر قلی خان

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹	۱۹	باغلو خاں	باعلوی خاں
۹۱	۱۸	جمیعت سید عبداللہ	جمیعت باسید عبداللہ
۹۳	۸	شما آورد	شمارا آورد
۹۴	۱۹	اندر دہراج	ادھیراج
۹۶	۲	تلطف	تلطفات
۱۰۱	۳	نروک	نردک
۱۰۳	۲	ما	افتادہ
۱۰۶	۸	بولیخاں	بوعلیخاں
۱۱۸	۴	باختہ	تاختہ
۱۲۷	۱۱	آنر لہ	آنرا
۱۲۷	۱۶	ہمیشہ می باشد	ہمیشہ درمیان می باشد
۱۲۷	۱۹	بست ہزار	بیست سوار
۱۲۹	۱	اکثر	اگر
۱۲۹	۳	باند	باید
۱۳۰	۱	سلالت	بسالت
۱۳۰	۱۷	در جینیکہ	درجین سنگھ
۱۳۰	۱۹	روندچیہ	روندچہ
۱۳۴	۱۳	یکم مودہ	بیگم پورہ
۱۳۴	۱۶	خواجہ	خوجہ
۱۳۴	۱۸	خواجہ	توجہ

۱۳۵ سطر آخریں : اضافہ : خلافہ شاہجہاں آباد واقعہ کنگرہ خلیل خاں ہمراہی ملازمت
درایت پناہ نواب سنجر خاں

HISTORY OF FARRUKH SIYAR

AND

The Early Years of Muhammad Shah

(SHAHNAMA MUNAWWAR KALAM)

by

SHIV DAS LAKHNAWI

Edited by

Prof. S. H. Askari



IQBAL BOOK DEPOT
PATNA — 4